فقہ حنفی کے مسائل
(مترجم)
تصنیف
امام علامہ ابو الطیب حمدان بن حمدویہ طرسوسی رحمہ اللہ تعالیٰ
ترجمہ
مولانا علامہ غلام نصیر الدین چشتی
فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) لاہور

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (رواہ البخاری)

اللہ تعالیٰ جس شخص کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی فقاہت (سمجھ) عطا فرما دیتا ہے

السُّبَاعِيَاتُ فِي فِقْهِ الْحَنَفِي (عربی)

فقہ حنفی کے مسائل (مترجم)

مسبدہ

سات کے دائرے میں

سات کے ہندسے کی دینی اور دنیاوی اعتبار سے بڑی اہمیت ہے مثلاً قرآن پاک کی منزلیں سات ہیں، سورۂ فاتحہ کی آیتیں سات ہیں، زمینیں سات ہیں، آسمان سات ہیں، دنیا کے مشہور عجوبے سات ہیں۔ حضرت مصنف نے فقہ حنفی کی مستند کتب سے مسائل اخذ کر کے سات کے حوالے سے بیان کئے ہیں، مثلاً فرمایا کہ علماء سات ہیں، علم کے دنیاوی فائدے سات ہیں، مختصر یہ کہ اس کے اکثر مسائل سات کے گرد گردش کرتے ہیں کتاب مختصر بھی ہے اور مفید بھی۔

تصنیف

امام علامہ ابو الطیب حمدان بن حمدویہ طرسوسی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا غلام نصیر الدین چشتی

جامعہ نعیمیہ لاہور

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

تصحیح : شاہد محمود؛ مولانا محمد اکرم ساجد
طبع باردوم : صفر 1428ھ / فروری 2007ء
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
قیمت : -/80 روپے

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔اردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۳۱۲۱۷۳۔۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹
ای میل: info@faridbookstall.com
ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

Farid Book Stall®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فہرس

سات سات باتیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

سات کی اہمیت

☆ قرآن پاک کی سات منزلیں ہیں۔

☆ سورۂ فاتحہ کی سات آیات ہیں۔

☆ ہفتہ میں سات دن ہیں۔

☆ آسمانوں کی تعداد سات ہے۔

☆ زمینیں بھی آسمانوں کی مثل سات ہیں۔

☆ دنیا میں سات سمندر ہیں۔

☆ دنیا میں سات براعظم ہیں۔

رات دن گردش میں ہیں سات آسمان
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا! (غالب)

سباعیات

سات آسمان

(۱) ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ (البقرہ:۲۹)

پھر آسمان کی طرف استواء (قصد) فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے۔

سات بالیاں (خوشے، سٹے)

(۲) مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ

ان کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح ہے

سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (البقرہ:۲۶۱)

جس نے اگائیں سات بالیں ہر بالی میں سو(۱۰۰) دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے ۝

سات گائیں

(۳) وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ (یوسف:۴۳)

اور بادشاہ نے کہا: میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں فربہ کہ انہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور سات سوکھی۔

سات برس

(۴) قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ (یوسف:۴۷)

کہا: تم کھیتی کرو گے سات برس لگا تار۔

سات سخت سال

(۵) ثُمَّ يَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ . (یوسف:۴۸)

اس کے بعد سات سخت سال آئیں گے۔

سات زمین و آسمان کی تسبیح

(۶) تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ (الاسراء:۴۴)

اس (اللہ تعالیٰ) کی تسبیح کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے۔

سات راہیں

(۷) وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝ (المؤمنون:۱۷)

اور بے شک ہم نے تمہارے اوپر سات راہیں بنائیں اور ہم خلق سے بے خبر نہیں ۝

ساتوں آسمانوں کا مالک

(۸) قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ (المؤمنون:۸۶-۸۷)

تم فرماؤ: کون ہے مالک ساتوں آسمانوں کا اور مالک بڑے عرش کا ۝ اب کہیں گے: یہ اللہ ہی کی شان ہے، تم فرماؤ: پھر کیوں نہیں ڈرتے ۝

دو دن میں سات آسمان

(۹) فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ (حٰم السجدہ:۱۲)

تو انہیں پورے سات آسمان کر دیا دو دن میں اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے احکام بھیجے۔

سات آسمان اور زمینیں برابر

(۱۰) اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ (الطلاق:۱۲)

اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہیں کے برابر زمینیں۔

سات آسمان ایک دوسرے کے اوپر

(۱۱) الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ (الملک:۳)

جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا۔

سات راتیں

(۱۲) سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا . (الحاقہ:۷)

وہ (سخت آندھی) ان پر قوت سے لگا دی سات راتیں اور آٹھ دن لگا تار۔

سات آسمان بنانے کی حکمت

(۱۳) اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ (نوح:۱۵)

کیا تم نہیں دیکھتے! اللہ نے کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک ۝

سات آیتیں

(۱۴) وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝ (الحجر:۸۷)

اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں اور عظمت

والاقرآن O

سات مضبوط چنائیاں

(۱۵) وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ (النبأ:۱۲)
اور تمہارے اوپر سات مضبوط چنائیاں چنیں O

سات روزے گھر پر

(۱۶) فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ (البقرہ:۱۹۶)
پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ‘ یہ پورے دس ہیں۔

سات دروازے

(۱۷) لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ (الحجر:۴۴)
اس کے سات دروازے ہیں‘ ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے O

ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درجات ہیں:

(۱)جہنم (۲)لظٰی (۳)حطمہ (۴)سعیر (۵)سقر (۶)جحیم (۷)ہاویہ

سات اصحاب کہف

(۱۸) وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ (الکہف:۲۲)
اور کچھ کہیں گے سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا۔

سات سمندروں کی سیاہی

(۱۹) وَلَوْ اَنَّمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (لقمان:۲۷)
اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب قلم ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو‘ اس کے پیچھے سات سمندر اور ہوں تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی‘ بے شک اللہ عزت والا اور حکمت والا ہے O

کتاب ’’السباعیات فی الفقه (الحنفی)‘‘ کا مختصر تعارف

امام ابوالطیب حمدان بن حمدویہ الطرسوسی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تالیف ہے۔

یہ فقہ (اسلامی) کے موضوع پر ایک بڑی عمدہ‘ خوبصورت اور بڑی دلچسپ کتاب ہے۔ مؤلف (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے اس میں سینکڑوں فقہی مسائل کو جمع کر دیا ہے اور اس کو دلکش علمی اسلوب پر مرتب فرمایا ہے۔

جیسا کہ کتاب کے عنوان اور سرنامے سے ظاہر ہو رہا ہے کہ مؤلف نے اس کتاب میں فقہی مسائل کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ غالب طور پر ہر باب میں مسائل کو سات کے عدد میں منحصر کیا ہے اور اس سے ہر باب کے متعلقہ مسائل کا سمجھنا سہل اور آسان ہو گیا ہے۔

کتاب السباعیات کے مآخذ و مصادر

سب سے اہم مصادر اور منابع جس سے امام ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (السباعیات) میں علمی تشنگی بجھائی اور حکمت و فقاہت کے گوہر آبدار چنے ہیں‘ درج ذیل ہیں:

(۱) فتاویٰ ہندیہ (۲) فتاویٰ قاضی خان (۳) فتاویٰ بزازیہ

اسی طرح حدیث شریف کی کتب میں سے علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ’’الترغیب والترہیب‘‘ علامہ ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ’’الکامل‘‘ خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ’’تاریخ بغداد‘‘ حافظ ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ’’الحلیہ‘‘ اور ’’اخبار اصفہان‘‘۔ اس لیے بجا طور پر ہم کہ سکتے ہیں کہ بلاشبہ کتاب (السباعیات) کی تدوین میں فقہ حنفی کی معتمد کتابوں سے مدد لی گئی ہے اور ہماری دانست کے مطابق اس کا مؤلف وہ پہلا شخص ہے جس نے

اس منفرد اور یکتا انداز پر فقہ کے مسائل کی تدوین اور باب بندی کی ہے کیونکہ اس کے مؤلف نے اکثر واغلب طور پر ہر باب میں مسائل کو سات کے عدد میں منحصر کیا ہے (گنتی کی چند جگہوں پر یہ عدد سات کے ہندسہ سے ادھر اُدھر ہوا ہوگا ورنہ پورے سفر میں سات ہی ساتھ رہا ہے) مثلاً:

باب اوّل (جو باب العلماء ہے) میں مصنف فرماتے ہیں: ''العلماء سبعة'' علماء کی سات قسمیں ہیں۔الخ

دوسرے باب (جو باب العلم ہے) میں مصنف فرماتے ہیں: ''علم کے سات فائدے ہیں''۔الخ

البتہ ایک بات ہے کہ اختصار کی وجہ سے اکثر مقامات پر عبارت میں اجمال اور ابہام ہے جس کی وجہ سے تشریح، تفصیل اور تعلیق کی حاجت ہے۔

اسلوب کتاب

امام ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس کتاب میں ایجاز واختصار کا دلچسپ اسلوب اختیار کیا ہے؛ جس سے تعبیر اور الفاظ کے انتخاب میں مصنف کی دقت نظری کا پتا چلتا ہے اور مصنف کا یہ انداز بڑی حد تک امام ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اسلوب سے مشابہت اور مماثلت رکھتا ہے جو انہوں نے اپنی تین کتب ''النوازل' عیون المسائل'' اور ''خزانۃ الفقہ'' میں اپنایا ہے۔اس طرح ''السباعیات'' کا انداز ابن نجیم المصری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''الأشباہ والنظائر'' سے بھی بڑی حد تک مشابہت رکھتا اور ملتا جلتا ہے مگر اس کی ندرت' جدت اور انفرادیت اپنی جگہ۔

مؤلف آغاز میں موضوع کو ذکر کرتے ہیں پھر اس موضوع سے متعلقہ احکام کو بیان کرتے ہیں اور جیسا کہ ہم نے ذکر کیا مصنف احکام کو سات کی تعداد میں منحصر رکھتے ہیں۔ بہت کم ایسا ہوا کہ اس عدد کا دامن چھوٹا ہو اور مصنف مسائل کو پیش کرنے کے دوران حکم کو انتہائی اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور مذہب حنفی کے سوا دوسرے مذاہب فقہ کی آراء کو پیش نہیں کرتے۔ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بلاشبہ کتاب ''السباعیات'' فقہ حنفی میں ایک

مضبوط' قابل اعتماد اور معتبر متن لطیف ہے۔

السباعیات کا سن تألیف کیا ہے؟

اپنی سی کھوج اور بحث وتحقیق سے یہ نہیں کھلا کہ مصنف نے اس کتاب کو کس سن میں تألیف فرمایا؟ کیونکہ مؤلف نے کتاب کے اول یا آخر میں کہیں یہ ذکر نہیں فرمایا کہ اس کتاب کو انہوں نے کب تألیف کرنے کی ''بسم اللّٰہ'' کی اور کب ''الحمد للہ تمت بالخیر'' فرمائی' تاہم اتنی بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ یہ کتاب آٹھویں صدی ہجری میں تألیف ہوئی ہے' کیونکہ مؤلف آٹھویں صدی ہجری میں ہی اس دنیا میں رونق افروز رہے ہیں۔

علم الأعداد اور علم الحروف کی خصوصیات

علم الأعداد کی اہمیت پر مجھے ایک دو واقعات یاد آرہے ہیں' جن کا یہاں ذکر دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔

امریکن پادری کے اس اعتراض کا جواب کہ قرآن مجید میں ہر شے کا ذکر نہیں ہے

ایک امریکن پادری گولڑہ شریف آیا اور مجلس میں داخل ہوتے ہی سوال پیش کیا کہ مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ قرآن شریف میں ہر چیز کا ذکر موجود ہے حالانکہ حضرت امام حسین جن کی زندگی میں قرآن چھ برس تک نازل ہوتا رہا ان کا نام تک قرآن مجید میں موجود نہیں۔حضرت امام حسین نے اسلام کے لیے بڑی قربانی دی ہے' ایسے خادمِ اسلام کا ذکر تو قرآن میں ضرور ہونا چاہیے تھا۔

حضرت (سید مہر علی شاہ قدس سرہٗ العزیز) نے دریافت فرمایا کہ پادری صاحب! کیا آپ نے قرآن پڑھا ہے؟ کہنے لگا: میں نے قرآن پڑھا ہے اور اس وقت بھی میری جیب میں موجود ہے' فرمایئے! کہاں سے پڑھوں؟ آپ نے اپنے علماء کی طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا: سبحان اللہ! پادری صاحب کو بھی قرآن دانی کا دعویٰ ہے' یہاں عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں' مگر اس دعوے کی مجال نہیں۔پھر پادری سے مخاطب ہو کر فرمایا:

اچھا پادری صاحب! قرآن پڑھیے، کہیں سے پڑھ دیجیے۔ وہ مؤدب ہو کر بیٹھ گیا اور عربی لہجے میں ترتیل سے پڑھنے لگا: ''اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم'' قبلہ عالم قدس سرہٗ نے اشارے سے روک کر فرمایا کہ بس اعوذ تو قرآن کا حصہ نہیں۔ ''بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم'' ہے اور بقاعدۂ ابجد اس کے عدد ۷۸۶ ہیں، اب ذرا لکھیے:

امام حسین	عدد ہیں	210
سن پیدائش	عدد ہیں	4ہجری
سن شہادت	عدد ہیں	61
کرب وبلا	عدد ہیں	261
امام حسن	عدد ہیں	200
سن شہادت	عدد ہیں	50
	میزان:	786

حضرت نے فرمایا: پادری صاحب! قرآن مجید کی جو پہلی آیت آپ نے پڑھی، اس میں ہی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام، سن پیدائش، سن شہادت، مقام شہادت، ان کے بھائی صاحب کا نام اور سن شہادت اور دونوں بھائیوں کے امام ہونے کا ثبوت موجود ہے، آگے چلیے تو شاید ان کی زندگی کے کئی واقعات بھی مل جائیں۔

اس پر اس امریکی پادری نے کہا: عربوں کے علم ہندسہ اور جفر وغیرہ کا ذکر مستشرقین یورپ کی کتابوں میں میری نظر سے گزرا ہے، لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ مسلمانوں نے ان علوم کے اندر اتنی گہری ریسرچ (تحقیق) کی ہوئی ہے۔

حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ نے فرمایا: جب مسلمان کہتا ہے کہ قرآن شریف کے اندر ہر چیز کا ذکر موجود ہے تو اس بات کا ایک ظاہری مفہوم یہ ہوتا ہے کہ ہر اس چیز کا ذکر موجود ہے جو مذہب حقہ اسلام کی ضروریات میں داخل ہے، لیکن یہ کہنا بھی غلط نہیں کہ ہر وہ چیز جس سے اسلام کا ذرا سا اور دور کا بھی تعلق ہے، قرآن مجید میں بیان فرمادی گئی ہے، ایسی

چیزوں کے لیے اس ایک جلد کتاب کے اندر اظہار معنیٰ کے طریقے، لامحالہ متعدد متصور ہوں گے۔ آپ کو استاذ نے بتایا ہوگا کہ حروف مقطعات کے اندر معانی اور مطالب کا ایک جہان پوشیدہ ہے، اس قسم کی کیفیت دیگر حروف والفاظ قرآنی کی بھی ہے، اگرچہ ان معانی پر انسان اپنی کوشش اور تحقیق سے پوری طرح مطلع نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید کے باطنی رموز اور معانی پر اطلاع، تحقیق اور تفتیش سے زیادہ خدائے تعالیٰ کے فضل اور انسان کے نیک عمل پر موقوف ہے، اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے، حسبِ حاجت ان اسرار پر مطلع فرمادیتا ہے۔

(مولانا فیض احمد صاحب فیض، مہر منیر ص ۴۲۵۔۴۲۶، گولڑہ شریف، بار سوم ۱۳۷۶ھ)

اور سات کی بات اور

''الذین یؤمنون بالغیب'' کی تفسیر کے تحت حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ کو دیکھا اس کے لیے ایک سعادت اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا، اس کے لیے سات سعادتیں ہیں۔ (مسند احمد ج ۵ ص ۲۶۴، مطبوعہ مکتب اسلامی، بیروت، ۱۳۹۸ھ، بہ حوالہ تبیان القرآن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات آدمیوں پر اللہ اس دن اپنا سایہ کرے گا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کسی کا سایہ نہیں ہوگا:

(۱) امام عادل۔
(۲) وہ شخص جو اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے جوانی کو پہنچا۔
(۳) وہ شخص جس کا دل مساجد سے معلق رہے۔
(۴) وہ دو آدمی جو للہ فی اللہ باہم محبت کرتے ہوں، وہ اللہ کی محبت میں ملتے ہوں اور اللہ کی محبت میں جدا ہوتے ہوں۔
(۵) وہ شخص جس کو ایک صاحب اقتدار اور خوبصورت عورت گناہ کی دعوت دے، وہ جواباً کہہ دے میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔
(۶) وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ دیا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو محسوس نہ

ہونے پائے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا صرف کیا ہے۔

(۷) وہ شخص جس نے خلوت اور تنہائی میں اللہ تعالیٰ عزوجل کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سات چیزوں کے درمیان فرق بیان فرمایا

(۱) خبیث اور طیب کے درمیان جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ. (المائدہ:۱۰۰) آپ فرما دیجئے کہ خبیث اور طیب برابر نہیں۔

(۲) اندھے اور بینا کے درمیان جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ. (الرعد:۱۶) آپ فرما دیجئے: کیا اندھا اور بینا برابر ہیں؟

(۳) ظلمت اور نور جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ. (الرعد:۱۶) یا کیا اندھیرے اور نور برابر ہیں؟

(۴) جنت اور دوزخ میں فرق جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۵) دھوپ اور گھنے سائے کے درمیان۔ غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ چیزیں دراصل عالم اور جاہل کے درمیان فرق کو ظاہر کرتی ہیں۔ (تفسیر کبیر ج ۲ ص ۱۲۵)

(۶) زندہ اور مردے کے درمیان فرق جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ. (الفاطر:۲۲) زندہ اور مردے برابر نہیں ہیں۔

(۷) قدرت اور اختیار والا شخص اور بے قدرت اور بے اختیار برابر نہیں ہو سکتے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ (مفہوم از النحل:۷۵-۷۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بادروا بالاعمال سبعاً هل تنتظرون الا فقراً منسياً أو غنى مطغياً او مرضاً مفسداً او هرماً مفنداً أو موتاً مجهزاً او الدجال فشر غائب ينتظر أو الساعة والساعة ادهى وامر رواه ترمذی وقال حديث حسن.

سات باتوں کے ظاہر ہونے سے پہلے نیک کاموں میں جلدی کرو، کیا تم انتظار کر رہے ہو؟ (۱) فقر منسی (بھلا دینے والے فقر کا) یعنی (چناں قحط سالی شد اندر دمشق کہ یاراں فراموش کردند عشق) والا فقر (۲) غنائے مطغی (سرکش بنانے والی مال داری کا) (۳) مرض مفسد (بگاڑ کر دینے والے مرض کا) (۴) ہرم مُفنِد (عقلی اور دماغی قوتوں کو فنا کرنے والے بڑھاپے کا) (۵) ناگہانی موت کا (۶) دجال کا (۷) غائب و پوشیدہ شر (قیامت کے منتظر ہو) اور قیامت سخت خوفناک اور بہت تلخ وکڑوی ہے۔ امام ترمذی نے اسے روایت کیا اور فرمایا کہ حدیث حسن ہے۔ (ریاض الصالحین:۲۱۷)

وردِ خاص

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔(سات بار)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل علیٰ محمد عبدک ونبیک وحبیبک ورسولک النبی الامی وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم۔(سات بار)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اللھم اغفرلی ولوالدی وارحمھما کما ربیانی صغیراً واغفر اللھم لجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الأحیاء منھم والأموات برحمتک یا ارحم الراحمین۔(سات بار)

اسی طرح سورت فاتحہ، سورت اخلاص، معوذتین اور آیت الکرسی سب سات سات مرتبہ پڑھیں۔

عودہندی سے کام لو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کی شفاء ہے۔

امام مسلم روایت کرتے ہیں:

عود ہندی کو لازم رکھو، اس میں سات چیزوں سے شفاء ہے۔

علامہ نووی لکھتے ہیں:

اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ عود ہندی حیض اور پیشاب کو جاری کرتی ہے، مختلف زہروں کا تریاق ہے، شہوت جماع کے لیے محرک ہے، کیڑوں کو مارتی ہے، انتڑیوں کے زخم میں نافع ہے، منہ پر چھائیوں کے لیے اس کا لیپ مفید ہے، معدہ اور جگر کی گرمی اور سردی میں نافع ہے۔

امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں:

مدینہ منورہ کی سات عجوہ کھجوریں لے کر انہیں گٹھلیوں سمیت کوٹ لے۔

مدینہ طیبہ کی کھجوروں کی فضیلت کا بیان

عجوہ کھجوروں کے شفا بخش ہونے پر اشکال کا جواب، علامہ غلام رسول سعیدی دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

علامہ یحییٰ بن شرف نووی لکھتے ہیں:

ان احادیث میں مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت کا ذکر ہے اور خصوصاً عجوہ کھجور کی فضیلت کا بیان ہے، باقی اس حدیث میں مدینہ منورہ کی کھجوروں کی اور سات عدد کھجوروں کی جو تخصیص ہے، یہ ان اُ[illegible]یں سے ہے جن کی حکمت کا صرف شارع علیہ السلام کو علم ہے، ہمیں اس کی حکمت کا علم نہیں لیکن ہمیں اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کی فضیلت کا اعتقاد رکھنا لازم ہے، جس طرح ہمیں نمازوں کی رکعات کی تعداد اور زکوٰۃ کی مقدار کی حکمت کا علم نہیں ہے لیکن اس پر ایمان لانا واجب ہے۔

علامہ وشتانی ابی مالکی لکھتے ہیں:

علامہ مازری مالکی نے کہا ہے کہ طبی نقطہ نظر سے مدینہ منورہ اور عجوہ کھجوروں کی تخصیص کی وجہ نہیں معلوم ہوسکی، ہوسکتا ہے کہ عجوہ کھجوروں کی یہ تاثیر عہد رسالت کے ساتھ خاص ہو کیونکہ ہمارے زمانے میں عجوہ کھجوروں سے شفاء کا حصول دوام واستمرار کے ساتھ ثابت نہیں ہوسکا۔

قاضی عیاض نے کہا ہے:

ہوسکتا ہے کہ عجوہ کھجوروں کی یہ تاثیر مدینہ منورہ کے ساتھ خاص ہو کیونکہ بعض جڑی بوٹیوں کی تاثیرات کسی خاص علاقے کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔

امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کسی ایسے مریض کی عیادت کرتا ہے جس کی موت ابھی مقرر نہیں ہوئی اور سات بار یہ دعا کرتا ہے ''اسأل اللّٰہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک'' تو اس کو شفا دی

جاتی ہے۔ (امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ ہجری، مسند احمد ج ۱ ص ۲۴۳-۲۳۹، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

سات چیزوں کا حکم، سات چیزوں کی ممانعت

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا ارشاد فرمایا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ ہمیں مریض کی بیمار پرسی، چھینک کا جواب دینے، قسم پوری کرنے، مظلوم کی امداد، سلام کو جاری کرنے، دعوت کو قبول کرنے، جنازوں کے ساتھ جانے کا حکم فرمایا اور سونے کی انگوٹھیاں پہننے، چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے، میاثر، قسی، استبرق اور دیبا وحریر پہننے سے منع فرمایا۔

سات بار سورۃ الضحیٰ پڑھنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ گم شدہ چیز مل جائے گی

حضرت شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الضحیٰ کا ایک مُجرب اور آزمودہ خاصّہ ذکر فرمایا ہے، لکھتے ہیں کہ:

اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو اس سورت (الضحیٰ ۹۳) کو انسان ''سات'' مرتبہ پڑھے اور اپنے سر کے اردگرد انگشتِ شہادت پھیرتا رہے، جب سات بار پڑھ چکے تو کہے: ''اَصْبَحْتُ فی امان اللّٰہ وأمسیتُ فی جوار اللّٰہ امسیت فی امان اللّٰہ واصبحت فی جوار اللّٰہ خوانده دستک زنند'' اور تالی بجائے۔ (تفسیر عزیزی)

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز عرض کیا: یارسول اللہ! جب سے مسلمان ہوا ہوں مجھے شدید درد ہوتا ہے، یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ جان لیوا ثابت ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: درد کی جگہ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھو، پھر تین مرتبہ ''بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم'' اور سات مرتبہ یہ پڑھتے ہوئے درد کی جگہ پر ہاتھ رکھو: ''اَعُوْذُ باللّٰہ وقُدْرَتِہٖ مِن شَرِّ ما اَجِدُ وَاُحَاذِرُ''۔ (تفسیر عزیزی ص ۲۲۶، مطبوعہ عبد الاحمد و برادران، افغانستان)

عمل سورۂ فاتحہ

درمیان سنت وفرض کے بسم اللہ شریف کو سورۂ فاتحہ سے ملا کر حاجت پوری ہونے کے لیے مفید ہے اور دردِ چشم کے لیے اسی وقت پڑھ کر اپنے لعابِ دہن پر دم کر کے آنکھوں میں لگائے اور بخار کے لیے سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے، مریض کو پلائے

اور تھوڑا سا سینہ اور سر پر چھڑک دے۔ اور بچھو ڈنگ مار دے تو پانی میں تھوڑا سا نمک ڈال کر اس جگہ پر ملے اور سورۂ فاتحہ سات بار دم کرے اور تھوڑا سا پانی پلا بھی دے اور چیچک و خسرہ کے لیے نقش مظہر و مضمر لکھ کر گلے میں ڈالیں اور نسیان کے لیے چینی کے برتن میں زعفران گلاب سے لکھ کر چالیس دن پلائیں اور ردِ سحر کے لیے بھی یہی ترکیب مجرب ہے۔

موافق نقل معمولات

نقش مضمر

۷۶۸

۲۵۶۲	۲۵۶۵	۲۵۶۹	۲۵۵۵
۲۵۶۸	۲۵۵۶	۲۵۶۱	۲۵۶۶
۲۵۵۷	۲۵۷۱	۲۵۶۳	۲۵۶۰
۲۵۶۴	۲۵۵۹	۲۵۵۸	۲۵۷۰

نقش مظہر

مالک یوم الدین	الرّحیم	الرّحمٰن	الحمد للّٰہ رب العلمین
نستعین	وایاک	نعبد	ایاک
انعمت	صراط الذین	المستقیم	اهدنا الصراط
آمین	علیهم ولا الضالین	غیر المغضوب	علیهم

کنٹھ مالا اور ہر قسم کے ورم، درد کے لیے سات تار نیلے سوت کے لے کر مریض کے قد کے برابر ناپ لیں، پھر اس میں ۴۱ گرہیں لگائیں اور ہر گرہ پر یہ دعا پڑھ کر دم کریں: ''اعوذ بعزۃ اللّٰہ وقدرۃ اللّٰہ وقوۃ اللّٰہ وبرھان اللّٰہ وسلطان اللّٰہ وکنف اللّٰہ وجوار اللّٰہ وامان اللّٰہ وذل اللّٰہ ومنح اللّٰہ وکبریا اللّٰہ ونظر اللّٰہ وبھاء اللّٰہ وجلال اللّٰہ وکمال اللّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ من شرّ ما اجد واحاذر'' وہ گنڈہ مریض پہنے۔

عمل کثر دم، بچھو کاٹ لے تو سات بار پڑھ کر داہنے کان میں دم کرے، پھر سات بار

پڑھ کر بائیں کان میں دم کرے، فرعون بالشکر درآب دجلہ غرق شد ان شاء اللہ تعالیٰ زہر دور ہو جائے گا۔

عمل سورۃ الم نشرح برائے جاڑ بخار بلکہ ہر بیماری اور برائے وسعت رزق، نابالغ لڑکی کے ہاتھ سے کچا سوت کتا کر یکجا کر کے سات گرہ لگائے اس طرح کہ ہر اسم پاک پڑھ کر ایک گرہ لگائے، یوں پڑھیں:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الم نشرح یا محمدلک صدرک یا محمد ووضعناک عنک وزرک الذی انقض ظھرک یا محمد ورفعنا لک ذکرک یا محمد فان مع العسر یسرًا ان مع العسر یسرا یا محمد فاذا فرغت فانصب یا محمد والی ربک فارغب یا محمد تپ فلان بن فلان دفع شود'' اور مریض کے گلے میں ڈالے، یہ عمل معمولات میں اس طرح مذکور ہے، مگر اسم پاک کے ساتھ ندا جائز نہیں، اس لیے یا محمد مصطفےٰ ہر جگہ پڑھیں یا رسول اللہ ﷺ اور فراخی رزق کے لیے اکاسی (۸۱) مرتبہ روزانہ مع بسم اللہ شریف پڑھیں۔

کھانسی

بدھ کے دن لکھے اور پلائے سات دن تک، ساتوں دن کے لیے بدھ ہی کو لکھ کر دے۔ ''یا مستبین (۷۸۶)'' ''یا مستبین (۷۸۶)''

گم شدہ چیز کے ملنے کے لیے

سات بار سورۃ والضحیٰ اول وآخر درود شریف تین تین بار پڑھ کر انگلی شہادت کی اپنے سر کے گرد پھرائے، پھر سات بار یہ دُعا پڑھے: ''اَصْبَحْتُ فِی اَمَانِ اللّٰہِ وَاَمسَیْتُ فِی جِوَارِ اللّٰہِ وَاَمْسَیْتُ فِی اَمَانِ اللّٰہِ وَاَصْبَحْتُ فِی جِوَارِ اللّٰہِ'' یہ پڑھ کر تالی بجائے۔

چہل کاف شریف

خاصیت اوّل: اگر کسی کو کوئی دیو، پری یا کوئی اور چیز ستاتی ہو تو سرسوں کے تیل پر سات مرتبہ دم کر کے پورے جسم پر مالش کریں، چند روز میں فائدہ ہوگا۔

ضعف بصارت کے لیے جمعہ کی رات میں سات مرتبہ پڑھ کر سرمہ پر دم کر کے وہ سرمہ استعمال کریں۔

دردِ شکم کے لیے تین یا سات بار نمک پر دم کر کے کھلائیں، درد دور ہوگا۔

اگر کوئی راستہ بھول گیا تو سات مرتبہ پڑھے۔

زیادتی قوتِ حافظہ

روٹی کے ٹکڑے پر سات دن ایک ایک آیت لکھ کر کھلائے:

ہفتہ	فتعلی اللّٰہ الملک الحق
اتوار	رب زدنی علما
پیر	سنقرئک فلا تنسی
منگل	انہٗ یعلم الجھر وما یخفیٰ
بدھ	لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ
جمعرات	ان علینا جمعہ وقرانہ
جمعہ	فاذا قرانہٗ فاتبع قرانہ

اسی ترکیب سے روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر سات دن کھلائے:

اتوار	اللّٰہ لا الہ الا ھو الحی القیوم
پیر	اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ
منگل	اللّٰہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز
بدھ	آلمصٓ. کھیعٓصٓ. طٰہ
جمعرات	حمعسٓقٓ. حمٓ
جمعہ	طسم. آلر
ہفتہ	صٓ قٓ نٓ. انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون.

امراض شدیدہ کے لیے اس مربع کو لکھ کر گلے میں پہنیں اور سات نقش، روزانہ ایک ایک پئیں۔

''یا مقیت'' جلالی (۵۵۰): جو بچہ بُری عادت رکھتا ہو اور روتا ہو اس کے لیے اس
اسم پاک کو سات مرتبہ پڑھ کر ایک خالی کوزہ میں دم کرے، اس سے پانی پلائیں اور جو شخص
روزہ رکھنے سے خوف ہلاکت محسوس کرتا ہو وہ پھولوں پر گیارہ بار پڑھ کر دم کرے تو قوت
نصیب ہوگی اور روزہ رکھ سکے گا۔

''یا حسیب'' جمالی (۸۰): جو شخص چور یا پڑوسی یا زخم چشم سے پریشان ہو، وہ سات
روز صبح و شام ستّر (۷۷) مرتبہ روزانہ اس طرح پڑھے: ''حسبی اللّٰہ الحسیب''
لیکن جمعرات سے شروع کرے، ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

''یا رقیب'' جمالی (۳۱۲): جو شخص روزانہ اس اسم پاک کو سات (۷) مرتبہ پڑھ کر
زن و فرزند اور اپنے اوپر دم کرے، سب آفت و بلا سے محفوظ رہیں۔

''یا محی'' جلالی (۶۸): بدن میں درد ہو یا عورت کو درد خاص ہو تو سات (۷) دن
ہر روز سات (۷) مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے، شفا ہوگی۔

''سورہ لم یکن'': یرقان کے لیے سات بار پڑھ کر آنکھوں پر دم کرے۔

''یا فتاح'' جمالی (۴۸۹): صفائی قلب و نورانیت کے لیے مفید ہے، چاہیے کہ بعد نماز
صبح سینہ پر ہاتھ رکھ کر سات یا ستر مرتبہ اس اسم پاک کو پڑھے۔

''یا وَھَّابُ'' جلالی (۱۴): یہ اسم بہت سے کاموں کے لیے مفید و مجرب ہے، جو شخص
نماز چاشت کے بعد سر سجدہ میں رکھ کر سات بار پڑھے، وہ مخلوق سے مستغنی و بے نیاز ہو
جائے گا۔

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولا عدوان الا علی الظالمین،
والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

ہر تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے جو سارے جہانوں کا مالک اور پروردگار ہے
اور اچھا انجام صرف پرہیزگاروں کے لیے ہے اور نافرمان سزا ہی کے مستحق ہیں اور
ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) اور آپ کی آل پاک اور تمام صحابہ پر اللہ تعالیٰ
رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

۱-علماء کرام کی شان میں ہے

مصنف (السباعیات فی الفقہ الحنفی) ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

علماء کی سات قسمیں ہیں:

۱...... فقہ کا عالم (فقیہ شخص)
۲...... حدیث کا عالم (محدّث)
۳...... تفسیر کا عالم (مفسّر قرآن کریم)
٤...... فلسفہ کا عالم (جو حکمت و فلسفہ کی تشریح کرے اور ظاہر و باطن میں تمیز کرنے والا ہو)
۵...... علمِ کلام اور عقائد کا ماہر عالم (متکلم)
٦...... واعظ (فنِ خطابت کا ماہر) (جو لوگوں کو ڈر سنانے والا اور خوش خبری دینے والا ہو) آخرت کی یاد دلانے والا عالم شخص۔
۷...... تاریخ دان، جو سابقہ امتوں کے واقعات کا عالم ہو۔

مصنف فرماتے ہیں:

ان میں سے (ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست) کے بموجب ہر ایک میں وہ فائدہ
ہے جو دوسرے میں نہیں، ہر فن کے عالم کی اپنی ایک خصوصیت ہے لہٰذا اے طالب العلم!

تجھے فقیہ سے فقہ کا علم حاصل کرنا چاہیے اور محدّث سے حدیث پاک کا اور مفسر سے تفسیر قرآن کریم کا اور حکمت وفلسفہ کے ماہر سے حکمت کا اور علم کلام کے ماہر سے عقائد کے دلائل کا اور واعظ سے پند ونصائح کا اور تاریخ دان سے عبرت حاصل کرنے کا علم سیکھنا چاہیے اور جب تو ان علوم مُحوَّلہ بالا میں سے ہر علم اور ہر فن کے متخصص اور ماہر عالم سے اپنی استعداد کے مطابق استفادہ کرے گا تو یہ تیرے حق میں بہت مفید ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

۲-علم کے بارے میں ہے

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بے شک دنیا میں علم کے سات فوائد ہیں:

۱ ...... بے شک علم ہر روگی دل کا علاج اور اس کی دوا ہے۔

۲ ...... فقہ اسلامی کا علم حاصل کرنے سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں ہے۔ [1]

۳ ...... بے شک علم آدمی کو ہر جگہ اور ہر مقام پر زینت بخشتا اور بزرگی دیتا ہے۔

٤ ...... علم کے ذریعہ سے ایک غلام بھی بادشاہوں کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ا ص ۷۰)

٥ ...... علم کے ذریعے بندہ برگزیدہ لوگوں کے مراتب تک پہنچ جاتا ہے، بے شک علم اپنے ساتھی کو ہر قسم کی ہلاکت سے نجات دلاتا ہے۔

٦ ...... بے شک علم دل کو روشن کر دیتا ہے اور بدن کو طاعت کرنے کی قوت دیتا ہے۔

۷ ...... بے شک علم بدن کی اصلاح کرتا ہے اور حکمت ودانائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

۳-بیت الخلاء کے آداب اور احکام

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

[1] حدیث مبارک میں ہے: ایک فقیہ ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے اور ہر عمارت (شئی) کا ستون ہوتا ہے اور دین اسلام کا ستون فقہ ہے۔
(الترغیب والترہیب ج ا ص ۸۱، دار قطنی، بیہقی، راوی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

رسول اللہ ﷺ نے سات جگہوں پر آدمی کو قضائے حاجت کرنے سے منع فرمایا ہے:

۱ ...... قبرستان میں

۲ ...... لوگوں کی آمد ورفت کے راستہ میں (یعنی شاہراہ عام پر پیشاب یا پاخانہ نہ کرے)

۳ ...... جاری نہر کے گھاٹ پر

٤ ...... پھل دار درخت کے نیچے (اسی طرح جس درخت کے سایہ میں لوگ گرمیوں میں بیٹھتے اور آرام کرتے ہوں)

٥ ...... کسی کی کھیتی میں (اس کی اجازت کے بغیر، اسی طرح اپنی کھیتی میں جب کہ اس سے فصل باڑی کے غلاظت آلود ہونے کا اندیشہ ہو)۔

٦ ...... مسجد کے صحن میں، حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے مسجدوں کے دروازوں پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداؤد، الترغیب والترہیب ج ا ص ۱۱۲، سبل السلام ج ا ص ۷٦)

۷ ...... لب سڑک کسی کی دوکان کے چبوترے پر، اسی طرح فٹ پاتھ پر، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے لعن طعن سے بچو اور راستوں سے ہٹ کر (پیشاب وغیرہ کرو)۔

٤-آدمی جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھا ہو تو اس وقت کون سے کام منع ہیں؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے آدمی کو پیشاب اور پاخانہ کے وقت سات چیزوں سے منع فرمایا ہے:

۱ ...... قبلہ کی طرف منہ کرنا اور پیٹھ کرنا دونوں منع ہیں۔

۲ ...... عین سورج اور چاند کی طرف منہ کرنا منع ہے۔

۳ ...... رفع حاجت کے وقت گفتگو کرنا منع ہے۔

٤......پیشاب اور پاخانے پر تھوک پھینکنا منع ہے۔

٥......نجاست کے اوپر ناک سنکنا منع ہے۔

٦......اپنی شرمگاہ کی طرف دیکھنا منع ہے۔

٧......پاخانہ، پیشاب جو بدن سے خارج ہو اس کو دیکھنا منع ہے۔

٥- آداب استنجاء

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سات چیزوں کے ساتھ استنجاء کرنا منع ہے:

١......لکڑی سے استنجاء کرنا منع ہے۔

٢......قیمتی اور قابل احترام چیز سے مثلاً ریشمی کپڑا، روئی اور کاغذ کہ یہ مال کا ضیاع ہے اور فضول خرچی کا سبب ہے، نیز اس سے محتاجی پیدا ہوتی ہے (البتہ ٹشو پیپر جو اسی مقصد کے لیے بنائے گئے ہوں، ان سے جائز ہے)۔

٣......شیشہ کانچ (کیونکہ اس سے زخمی ہونے کا اندیشہ ہے، نیز صفائی بھی حاصل نہیں ہو گی)۔

٤......ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنا منع ہے (کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہے)۔

٥......گائے، بکری وغیرہ کے سینگ کے ساتھ استنجاء کرنا منع ہے۔

٦......گوبر سے استنجاء کرنا منع ہے۔ (مسلم ج١ ص١٥٤، نسائی ج١ ص٢٢)

٧......لید اور مینگنی سے استنجاء کرنا منع ہے۔

٦- آداب بیت الخلاء

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بیت الخلاء میں داخل ہونے کے سات آداب ہیں:

١......بیت الخلاء میں بائیں پاؤں کے ساتھ داخل ہو (اور داخلہ سے پہلے "اعوذ باللہ

من الشیطن الرجیم"۔ میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے، یا "اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث" اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہو یا عورت، پڑھے)۔

٢......اپنے کپڑوں کو خوب سمیٹ اور سنبھال کے بیٹھے۔

٣......اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں پر سہارا لے کر بیٹھے۔

٤......اپنے ہاتھ اپنی ران کے نیچے رکھے۔

٥......قضائے حاجت کی حالت میں (زور زور کے ساتھ) اور زیادہ سانس نہ لے۔

٦......استنجاء اپنے بائیں ہاتھ سے کرے۔

٧......بیت الخلاء سے اپنے دائیں پاؤں کے ساتھ باہر آئے (اور یہ دعا پڑھے: "غفرانک یاالحمد للہ الذی عا فانی واذھب عنی ما اذانی" "تیری بخشش ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے عافیت دی اور مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا۔ مترجم عفی عنہ)

٧- کون سی جگہوں پر پیشاب کرنا منع ہے؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے سات جگہ پر آدمی کو پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے:

١......غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے۔

٢......ساکن پانی میں پیشاب نہ کرے۔

٣......بل اور کسی سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔

٤......کسی کھانے پینے کے برتن میں پیشاب نہ کرے۔

٥......کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرے الّا یہ کہ کوئی عذر ہو تو پھر جائز ہے (یعنی ایسی جگہ جہاں کھڑا ہونا پڑے پیشاب نہ کرے)۔

٦......جدھر سے تیز ہوا چل رہی ہو، اُدھر کو رُخ کر کے پیشاب کرنے نہ بیٹھے۔

٧......اپنے کپڑوں کو جس جگہ پیشاب کے چھینٹوں سے بچانا مشکل ہو، وہاں پیشاب نہ

کرے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کی وجہ سے قبر میں عذاب ہوگا: ایک پیشاب سے (پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے)' دوسرے غیبت کرنے سے اور تیسرے چغل خوری کی وجہ سے قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔

۸- کون سے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز نہیں؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سات قسم کے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز نہیں ہے:

۱......اس پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز نہیں ہے جس میں کسی ناپاک چیز کے ملنے کی وجہ سے اس کا رنگ' بو یا ذائقہ متغیر ہو جائے اور اگر پانی میں کوئی پاک چیز مخلوط ہو جائے' جس سے پانی کا نام زائل نہ ہو' مثلاً صابن' زعفران اور اشنان کے مل جانے کی وجہ سے پانی کا ایک وصف تو متغیر اور تبدیل ہو جاتا ہے' مگر اس کو کہتے پانی ہی ہیں' ایسے پانی سے وضو کرنا جائز ہے' یونہی سیلاب کے پانی کا حکم ہے کہ اس سے بھی وضو جائز ہے' کیونکہ وہ پاک ہے اور اس میں کسی پاک چیز کا ملنا ایسے ہی ہے' جیسے کہ پانی میں درختوں کے پتے یا مٹی مل گئی ہو' اس کو بھی پانی ہی کا نام دیا جاتا ہے۔

۲......دوسرے اس گھڑے یا گڑھے کے پانی سے وضو کرنا جائز نہیں ہے' جس میں خون' شراب یا پیشاب کا قطرہ گرا ہو یا اس میں گوبر پڑ گیا ہو۔

۳......کتے کے جھوٹے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز نہیں ہے۔

٤......مستعمل پانی سے وضو کرنا جائز نہیں۔

٥......درخت اور پھل کے پانی سے وضو کرنا جائز نہیں (فقہاء کا اتفاق ہے کہ پانی کے علاوہ دوسری مائع اشیاء جیسے سرکہ' جوس' رس' دودھ' مٹی کا تیل ان سے وضو جائز نہیں ہوگا۔

٦......گلاب کے عرق کے ساتھ وضو کرنا جائز نہیں۔

۷......اس پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز نہیں جس میں کوئی خون والا جانور گر کر مر گیا ہو الآیہ کہ وہ حوض بڑا ہو یعنی جس کا رقبہ دہ در دہ (۱۰/۱۰) ہو' یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ

تعالیٰ کے نزدیک ہے اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا رقبہ (۸/۸) ہو' اگر کوئی ایسا ذی روح جانور جس میں خون ہوتا ہے گر کر مر جائے' تو چونکہ یہ جاری پانی کے حکم میں ہے' اس سے وضو جائز ہوگا۔

۹-اس چیز کا بیان کہ کن پانیوں کے ساتھ وضو کرنے میں مضائقہ نہیں

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سات قسم کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی مضائقہ اور حرج نہیں ہے:

۱......حیض و نفاس والی عورت اور جنبی شخص (جس پر نہانا فرض ہو) کے جھوٹے پانی کے ساتھ وضو جائز ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲......مجوسی' یہودی اور نصرانی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنے میں مضائقہ اور ڈر نہیں ہے۔

۳......مشرک' پاگل اور بچے کے جھوٹے پانی سے وضو کرنے میں حرج نہیں۔

٤......گائے' بکری وغیرہ حلال جانوروں کا جھوٹا پانی وضو کے لیے استعمال کرنے میں حرج نہیں۔

٥......برف کے پانی' اولوں کے پانی' بارش کے پانی اور بارش کے پرنالہ سے گرنے والے پانی کے ساتھ وضو کرنے میں کوئی اعتراض کی بات نہیں۔

٦......سمندر کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی مضائقہ اور اعتراض نہیں ہے۔[1]

۷......حمام کے حوض سے پانی لے کر وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (فتح القدیر ج۱ ص۷۴)

---

[1] امام ترمذی کی روایت ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سمندر کے پانی کے بارے میں ارشاد فرمایا: "ھو الطھور ماؤہ الحل میتة" کہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

۱۰- کون سے پانی کے ساتھ وضو کرنا مکروہ ہے؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سات قسم کے جانوروں کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے، تاہم اگر اس پانی سے کسی نے وضو کرلیا تو کافی ہوگا:

۱.....مرغی کے جھوٹے پانی سے۔

۲.....گھوڑے کے جھوٹے پانی سے۔

۳.....کوے کے جھوٹے پانی سے۔

٤.....چوہے کے جھوٹے پانی سے۔

۵.....سانپ کے جھوٹے پانی سے۔

٦.....گرگٹ اور چھپکلی کے جھوٹے پانی سے۔

۷.....بلّی کے جھوٹے پانی سے۔

۱۱- کون سی چیزیں پانی میں گر کر مر جائیں تو اس پانی سے وضو کرنے میں حرج اور مضائقہ نہیں ہے؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سات چیزوں میں سے اگر کوئی چیز پانی میں گر کر مر جاتی ہے، تو اس پانی سے وضو کرنے میں کوئی مضائقہ اور ڈر نہیں ہے۔

۱.....گبریلا (یہ سیاہ رنگ کا بدبودار ایک کیڑا ہے، جس کے جسم کو پروں نے ڈھانپا ہوا ہوتا ہے۔

۲.....ٹڈی

۳.....بھڑ

٤.....پروانہ

۵.....چیونٹی، مچھر اور مکھی

٦.....بچھو

۷.....مینڈک، مچھلی اور کیکڑا (یعنی پانی میں زندہ رہنے والا ہر وہ جانور جس میں بہنے والا خون نہیں ہوتا) اس کے پانی میں مر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا، کیونکہ وہ اپنے معدن میں مرا ہے۔

۱۲- کنویں کے احکام

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سات چیزوں میں سے اگر کوئی چیز کنویں میں گر کر مر جائے اور وہ پھولی نہ ہو تو بیس سے لے کر تیس عدد ڈول تک پانی نکال دینے سے کنویں کا پانی پاک ہو جاتا ہے، وہ سات چیزیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱.....چھپکلی، کرلا، گرگٹ

۲.....کلغی والی مرغی، چنڈول، چکاوک، چکور

۳.....چوہا

٤.....چڑیا

۵.....خُطّاف (ایک لمبے بازؤوں والا، چھوٹے پاؤں والا، سیاہ رنگ کا پرندہ، کالی چڑیا)

٦.....ممولا، بیا، چھوٹی چڑیا

۷.....سودانیہ، ایک قسم کی چڑیا اور جو پرندہ بھی جسامت اور جثہ میں اس چھوٹی چڑیا کے مانند ہو۔

نوٹ: اگر مذکورہ بالا جانوروں میں سے کسی جانور کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کب کنویں میں گر کر مرا تھا؟ تو اگر وہ پھولا پھٹا نہیں، تو ایک دن اور رات کی نمازیں دوبارہ

پڑھی جائیں گی اور اگر وہ پھول گیا ہو یا پھٹ گیا ہو تو پھر تین دن اور تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کیا جائے گا اور کنویں کو پاک کرنے کے لیے اس کا تمام پانی نکالنا ہوگا۔

۱۲- کنویں کے کچھ اور احکام

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سات چیزوں میں سے اگر کوئی کنویں میں گر کر مرگئی اور وہ پھولی اور پھٹی نہیں ہے تو چالیس سے لے کر پچاس عدد ڈول تک پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا اور اس مدت میں اگر کسی نے اس کنویں کے پانی سے وضو کر کے نمازیں پڑھی ہوں اور جانور کے گرنے کا وقت معلوم نہ ہو تو ایک دن اور رات کی نمازیں پھر سے پڑھ لی جائیں۔ ان سات جانوروں کی تفصیل یہ ہے:

۱...... کبوتر اور جو جسم میں اس کے مشابہ ہو

۲...... صُلصُل

۳...... فخ

٤...... ورشان، قُمری

٥...... قطاۃ، کبوتر کے برابر ایک ریگستانی پرندہ، بھٹ تیتر، ٹیٹری۔

٦...... یاشق، ایک شکاری پرندہ جس کو باشہ کہتے ہیں، شکرے کے مشابہ ہوتا ہے، اس کا جسم لمبا اور چونچ چھوٹی ہوتی ہے، گماں کی طرح دکھائی دیتا ہے۔

۷...... حداۃ، چیل

نوٹ: اسی طرح جسامت اور جثے میں جو جانور ان مذکورہ بالا جانوروں کی مثل ہو، ان میں سے اگر کوئی جانور کنویں میں گر کر مرگیا اور نیز پھول کر پھٹ گیا ہو تو کنویں کا تمام پانی نکالنا ہوگا اور نیز اگر اس سے وضو کیا ہو تو تین دن اور تین رات کی پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ کرنا ہوگا۔

۱۳- کنویں کے متعلق ایک اور باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سات چیزوں میں سے اگر کوئی چیز کنویں میں گر کر مرگئی ہو اور وہ پھٹی نہیں ہے تو چالیس سے لے کر پچاس ڈول تک نکال دینے سے کنویں کا پانی پاک ہو جائے گا ورنہ سارا پانی نکالیں گے اور اگر اس کنویں کے پانی سے لوگوں نے وضو وغیرہ کر کے نمازیں پڑھی ہوں اور ان کو جانور کے کنویں میں گرنے کا علم نہ ہو کہ کب گرا تھا تو ایک دن اور رات کی نمازیں پھیرلیں اور پھولنے، پھٹنے کی صورت میں تین دن اور رات کی اور وہ سات جانور یہ ہوتے ہیں:

۱...... مرغی

۲...... بطخ

۳...... کوا

٤...... شاہین / باز

٥...... بکری کا چھوٹا بچہ

٦...... جنگلی بلی

۷...... خرگوش

۱٤- کنویں کے متعلق مزید احکام کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سات چیزوں میں سے اگر کوئی چیز کنویں میں گر کر مرگئی ہو تو تمام پانی نکالنے سے کنواں پاک ہوگا اور اس صورت میں تین دن اور تین رات کی وہ نمازیں دہرانا ہوں گی جو اس کنویں کے پانی کے ساتھ وضو کر کے ادا کی تھیں، وہ جانور یہ ہیں:

۱...... اونٹ

۲...... گدھا

۳.....خچر

٤.....گھوڑا

۵.....گائے، بیل

٦.....بکری

۷.....بھیڑ، دنبہ، چھترا

نوٹ: جو جانور ان کے مشابہ ہوں گے ان کا حکم بھی یہی ہوگا۔

۱۵- کنویں کے مزید احکام

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مندرجہ ذیل سات جانوروں میں سے اگر کوئی جانور کنویں میں گر جائے تو تمام پانی نکالنے سے وہ کنواں پاک ہوگا اگر چہ اس کو زندہ ہی باہر نکال لیا گیا ہو اور وہ کنویں میں مرا نہ بھی ہو۔ وہ سات جانور حسب ذیل ہیں:

۱.....خنزیر (سور)

۲.....ریچھ

۳.....بندر

٤.....کتا

۵.....لومڑ

٦.....بجو

۷.....بھیڑیا

۱٦- طہارت اور وضو میں کرنے کی ضروری نیت اور دعائیں

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وضو میں انسان سات باتوں کی نیت کرے جو حسب ذیل ہیں:

۱.....جب طہارت کرے تو دل میں یہ نیت کرے: خدایا! میری شرمگاہیں حرامگاہیں نہ بنیں یعنی نہ میں کسی سے حرام کاری کروں نہ کوئی میری آبروریزی کرے۔

۲.....جب کلی کرے تو اس وقت یہ نیت کرے: خدایا! میرے منہ میں کوئی حرام چیز نہ داخل ہو اور نہ کوئی حرام کلمہ میرے منہ سے نکلے۔

۳.....ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ نیت کرے: خدایا! میرے ناک کو ناپاک کی ہوا تک بھی نہ لگنے پائے۔

٤.....چہرہ دھوتے وقت یہ نیت کرے: خدایا! جس چیز کے دیکھنے سے تو نے منع فرمایا ہے اس چیز کی طرف میری آنکھ نہ اٹھے۔

۵.....اور ہاتھوں کو دھوتے وقت یہ نیت ہو: خدایا! حرام اور ممنوع چیز کی طرف میرے ہاتھ نہ بڑھیں۔

٦.....سر کا مسح کرتے وقت یہ نیت کرے: اے خداوند عالم! تو حرام باتیں سننے سے میرے کانوں کو محفوظ فرمادے۔

۷.....پاؤں دھوتے وقت یہ نیت کرے کہ اے اللہ تعالیٰ! تو کسی حرام کام کی طرف میرے قدم نہ اٹھنے دے اور میں کوئی ایسا اقدام نہ کروں جو تیرے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔

۱۷- طہارت کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

طہارت کی چار (تین کم سات) قسمیں ہیں:

فرض، سنت، فضیلت اور بدعت

(ا) نجاست اگر مخرج سے متجاوز ہو کر ادھر اُدھر لگ جائے تو طہارت فرض ہے۔

(ب) اور اگر نجاست مخرج سے نہ پھیلے اور صرف مقعد آلودہ ہو تو طہارت سنت ہے (جس میں تین پتھر، تین ڈھیلے یا تین لپ بھر مٹی سے صفائی حاصل کرنا مسنون ہے) بہر حال مقصود صفائی ہے تین کا عدد ضروری نہیں کم یا زیادہ بھی ہوسکتا ہے۔

(سبل السلام ج اص ۸' نیز بدائع ج اص ۱۲۴' مترجم)

(ج) ڈھیلوں وغیرہ سے صفائی کرنے کے بعد پانی سے بھی دھولینا فضیلت ہے۔

(د) اور اگر کوئی رطوبت وغیرہ مخرج سے نکلتی ہی نہیں ہے تو اس صورت میں استنجاء کرنا بدعت ہے۔

۱۸-وضو کے فرائض

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وضو میں (تین کم سات چیزیں یعنی) چار چیزیں فرض ہیں:

۱ ...... چہرے کا دھونا' لمبائی میں اس کی حد پیشانی کی ابتدائے سطح سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور چوڑائی میں اس کی حد وہ جگہ ہے جو دونوں کانوں کی لو کے درمیان ہے۔

۲ ...... دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

۳ ...... سر کے چوتھائی حصے کا مسح کرنا (اور پورے سر کا مسح کرنا افضل ہے)۔

٤ ...... دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

فرائض فریضہ کی جمع ہے' فرض یا فریضہ وہ کام ہے جس کا کرنا ضروری ہو' فرائضِ وضو قرآن پاک کی اس آیت کریمہ سے ثابت ہیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ (المائدہ:٦)

اے ایمان والو! جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں (کے بعض حصے) کا مسح کرو اور پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو۔

نوٹ: اگر چہرے یا ہاتھوں یا پاؤں سے ایک تل کے برابر جگہ بھی دھونے سے رہ گئی اور وہاں پانی نہیں پہنچا تو نماز جائز نہیں ہوگی چاہے قصداً رہ گئی ہو چاہے بھول کر دونوں کا

حکم برابر ہے۔

۱۹- کیا چیزیں وضو میں افضل ہیں؟

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وضو میں (تین کم سات یعنی) چار امور افضل ہیں:

۱ ...... چہرے کو دو بار دھونا

۲ ...... ہاتھوں کو دو بار دھونا

۳ ...... پیروں کو دو بار دھونا

٤ ...... ایک بار گردن کو دھونا

۲۰-وضو میں کیا چیزیں سنت ہیں؟

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وضو میں دس چیزیں سنت ہیں:

۱ ...... ابتدائے وضو میں ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھنا

۲ ...... طہارت سے قبل اور اس کے بعد ہاتھ دھونا

۳ ...... آسن میں پانی کے چھینٹے مارنا

٤ ...... کلی کرنا

٥ ...... ناک میں پانی ڈالنا

٦ ...... انگلیوں کا خلال کرنا

۷ ...... تینوں اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا

۸ ...... ڈاڑھی کا خلال کرنا

۹ ...... مسواک کرنا

۱۰ ...... کانوں کے ظاہری اور باطنی حصوں کا مسح کرنا

۲۱- کون سی چیزوں پر زیادتی مناسب نہیں؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

سات چیزوں میں زیادتی اور اضافہ کرنا نہ چاہیے:

۱ ......طہارت کے لیے ایک مُد سے زیادہ پانی استعمال نہیں کرنا چاہیے (ایک مد چار رطل کا ہوتا ہے اور صاع عراقی پیمانہ کے حساب سے آٹھ رطل کا ہوتا ہے) غرضیکہ سوا سیر سے زیادہ پانی وضو میں صرف کر دینا مناسب نہیں ہے۔

۲ ......غسل میں ایک صاع ۱؎ (مساوی ساڑھے چار سیر) سے زیادہ نہ ہو۔

۳ ......استنجاء میں شرمگاہ کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ (اور ایک نسخہ میں دس مرتبہ) دھونے کا حکم ثابت ہے لہٰذا اس سے زائد مناسب نہ ہوگا۔

۴ ......دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین بار سے زائد نہیں دھونا چاہیے۔

۵ ......دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار سے زائد نہیں دھونا چاہیے۔

۶ ......سر کا مسح اور موزوں کا مسح ایک بار ہو،اس پر اضافہ غیر مناسب ہے۔

۷ ......پٹی اور پلستر وغیرہ پر ایک بار مسح کا حکم ہے،اس پر زیادتی اور اضافہ نہ چاہیے۔

۲۲-وضو کو توڑنے والی چیزیں

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

چوبیس چیزیں وضو کو توڑنے کا باعث بنتی ہیں،جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

چار چیزوں کا تعلق قُبل (پیشاب والی شرمگاہ) سے اور چار کا تعلق دُبُر (سرین سے نکلنے والی چیزوں) سے ہے اور چار کا تعلق پورے بدن سے خارج ہونے والی چیزوں سے اور چار کا تعلق منہ سے خارج ہونے والی چیزوں سے اور چار کا تعلق غیر بدن سے ہے اور

۱؎ ضرورت سے زیادہ وضو میں پانی استعمال کرنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن بدن کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے یا میل کچیل صاف کرنے کے لیے یا شک دور کرنے کے لئے زیادہ پانی استعمال کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ (شرح مسلم جلد ا ص ۴۹۱، علامہ غلام رسول سعیدی)

چار کا تعلق وقت سے ہے۔

ا......انسان کے آگے کے مقام سے خارج ہونے والی چیزوں کا بیان۔(۱) پیشاب (۲) ودی (۳) مذی (۴) عورت کے آگے کے مقام سے ریح کا خارج ہونا۔

ب......انسان کے پیچھے سے خارج ہونے والی چیزوں کا بیان۔ضراط: گوز یعنی آواز کے ساتھ ہوا کا خارج ہونا (۲) فسآء: بنا آواز کے سُرین سے ہوا کا خارج ہونا۔

ج...... پاخانہ

د......کیڑے کا خارج ہونا

ہ......پورے بدن کے کسی حصہ سے خارج ہونے والی چار اشیاء کا بیان

۱......خون

۲......کچ لہو

۳......پیپ

۴......پھوڑا وغیرہ سے نکلنے والا پانی جو اپنے مخرج اور محل سے تجاوز کر جائے۔

وضو کو توڑنے والی ان چار چیزوں کا بیان جو منہ سے خارج ہوتی ہیں

۱......قے، جب منہ بھر کر آئی ہو کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حدیث پاک ہے۔ "ان رسول اللہ ﷺ قال من اصابہ قیئ او رعاف او قلس فلیتوضأ الحدیث". کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو قئی آ جائے یا نکسیر یا قلس تو وہ وضو کرے۔ ابن ماجہ و مسند احمد)

۲......تلخ صفراوی پانی (جو منہ سے نکلے)۔

۳......تلخ سوداوی پانی۔

۴......حلق سے بہنے والا خون یا خالص پیپ جس میں خون یا کچ لہو ملا ہوا نہ ہو (اس میں وہی اختلاف ہے جو قے میں ہے۔ دیکھئے ص ۶۹ حاشیہ: ۲)

وضوکوتوڑنے والی ان چار چیزوں کا بیان جو بدن سے خارج ہونے والی نہیں ہیں

۱......رکوع اور سجود والی نماز (یعنی صلوٰۃ کاملہ) میں قہقہہ لگا کر (یعنی زور سے کھل کھلا کر ہنسنا)۔

۲......نیند[1] اگر آدمی پہلو کے بل لیٹا ہو یا تکیہ لگا کر یا کسی ایسی چیز سے سہارا اور ٹیک لگا کہ اگر وہ چیز دور کر دی جائے تو وہ گر پڑے۔

۳......بے ہوشی/نشہ

۴......جنون

وضوکوتوڑنے والی وہ چار چیزیں جن کا تعلق وقت سے ہے

۱......مستحاضہ عورت کے حق میں استحاضہ کا خون ناقض وضو ہے جب کہ اس کی نماز کا وقت ختم ہو جائے دوسری نماز کے لئے وہ عورت دوبارہ وضو کرے گی۔

۲......جس شخص کو دست آتے ہوں کہ کسی وقت رکنے کا نام نہیں لیتے۔

۳......برابر پیشاب کے قطرے آتے ہیں۔

۴......کوئی زخم اور ناسور ایسا ہے جو برابر رستا ہے تو ان مذکورہ بالا اشخاص کو عذر کی بناء پر ہر نماز کے وقت میں وضو کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہے اور یونہی وقت ختم ہو گا اگلے وقت کے لئے نیا وضو کرنا ہو گا۔

۲۳-جن چیزوں سے وضونہیں ٹوٹتا

[1] نیند سے وضو کے ٹوٹنے کے سلسلہ میں فقہاء کرام کے آٹھ مختلف اقوال ہیں۔ دیکھئے شرح فتح القدیر مع العنایہ ج ا ص ۳۲، المغنی والشرح الکبیر ج ا ص ۱۶۵، سبل السلام ج ا ص ۶۳۔

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سات چیزوں سے وضونہیں ٹوٹتا:

۱......اونٹ کا گوشت کھانے سے وضونہیں ٹوٹتا۔

۲......کوئی چیز کھانے یا پینے سے وضونہیں ٹوٹتا۔

۳......بوسہ لینے سے وضونہیں ٹوٹتا۔

۴......میت کو غسل دینے سے وضونہیں ٹوٹتا۔

۵......مرد یا عورت کا اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگانے اور چھو لینے سے وضونہیں ٹوٹتا۔

۶......نماز میں اگر کھڑے کھڑے سو گیا یا رکوع یا سجدے کی حالت سو گیا تو وضونہیں ٹوٹے گا (ہاں البتہ کروٹ پر لیٹا یا ٹیک لگا کر یا تکیہ اور سہارا لے کر سو گیا کہ اگر وہ چیز اس کے نیچے سے کھینچ کر دور کر دی جائے تو وہ گر جائے تو اس طرح سونے سے وضو جاتا رہے گا)۔

۷......بے حیائی اور گناہ کی باتیں کرنے سے وضونہیں ٹوٹتا۔

وہ مسائل واحکام جن میں مرد وعورت مساوی اور برابر ہیں، ان سب میں کوئی اختلاف اور فرق نہیں ہے

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سات باتوں میں مرد اور عورت برابر ہیں، ان دونوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہے:

۱......پہلی بات یہ ہے کہ وضو کرنا جس طرح مرد پر فرض ہے اسی طرح عورت پر فرض ہے، وضو میں دونوں مساوی حکم رکھتے ہیں۔

۲......سر پر مسح کرنے، موزوں پر مسح کرنے، پٹی اور پلستر وغیرہ پر مسح کے حکم میں مرد وعورت کے لئے یکساں حکم ہے۔

۳......غسل جنابت (یعنی ناپاکی کی وجہ سے نہانا) جس طرح مرد پر فرض ہے اسی طرح عورت پر بھی فرض ہے، دونوں اس حکم میں برابر ہیں۔

۴......احتلام کی وجہ سے غسل جس طرح مرد پر فرض ہوتا ہے اسی طرح عورت پر بھی فرض

ہے، دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۵...... خواب میں جس طرح مرد کو احتلام ہو جاتا ہے اسی طرح عورت کو بھی خواب میں احتلام ہو جاتا ہے (جس سے مرد و عورت کا نہانا فرض ہو جاتا ہے)۔

۶...... جس طرح مرد پر جنابت کی وجہ سے غسل فرض ہوتا ہے اسی طرح عورت پر حیض و نفاس کی وجہ سے ختم ہونے پر غسل کرنا ہوتا ہے۔

۷...... ساتویں بات یہ ہے کہ جس طرح مرد پر زکوٰۃ، صدقۂ فطر اور حج فرض ہیں، اسی طرح عورت پر بھی یہ چیزیں فرض ہیں۔

۲۴- حیض کے احکام

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: حیض کے متعلق دس باتیں یاد رکھنے کے لائق ہیں:

۱...... حیض کی مدت کم سے کم تین دن (تین راتیں ہیں) اگر اس سے کم ہے تو وہ حیض نہیں۔

۲...... حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن (اور دس راتیں) ہیں، دس دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو وہ حیض نہیں استحاضہ ہے۔

۳...... دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن پاکی کے ہونا ضروری ہیں۔

۴...... نفاس (بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے) کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے، اس سے زیادہ اگر خون آتا ہے تو وہ استحاضہ ہے۔

۵...... جس عورت کی عادت تین دن حیض کی ہو پھر ایک دن یا دو یوم زائد حیض آیا تو دس دن تک حیض شمار ہو گا اور اگر دس سے تجاوز کر جائے تو دس دن کے بعد استحاضہ کا خون ہے، وہ عورت غسل کرلے اور اس کی عادت تین دن کی طرف حکم لوٹایا جائے گا۔

۶...... اگر کسی عورت کو دائمی طور پر خون آنا شروع ہو جائے تو دیکھا جائے گا اگر تو پہلے سے اس کی کوئی عادت مقرر ہے تو عادت والے دن ہر ماہواری میں حیض کے باقی استحاضہ کے شمار کرے۔

۷...... لیکن اگر پہلے کوئی عادت مقرر نہیں ہے تو پھر یہ ماہواری کے وقت دس دن حیض شمار ہوں گے اور باقی خون استحاضہ کا ہو گا اور استحاضہ کا حکم یہ ہے کہ عورت دس دن پورے ہونے کے بعد غسل کرے یا اپنی عادت کے دن گزارنے کے بعد غسل کرے اور نماز، روزہ کرے اور نماز کے لیے ہر نماز کے وقت وضو کرلیا کرے اور استحاضہ والی عورت کے ساتھ اس کا شوہر ہم بستری کرسکتا ہے، جائز ہے۔

۸...... حائضہ عورت جب تک خالص سفیدی نہ دیکھ لے (حیض پاک ہونے کا) غسل نہ کرے۔

۹...... کسی عورت پر نماز کا وقت آیا اور اس نے نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ وقت کے آخر میں اس کو حیض کا خون آ گیا، حیض سے پاک ہونے کے بعد اس نماز کی قضا اس پر لازم نہیں ہے۔

۱۰...... جب کسی عورت کے ہاں بچہ کی ولادت ہوئی اور نفاس کے خون سے پاک بھی ہو گئی اس کے بعد پھر اس نے دس دن یا دس سے کم و بیش ایام خون دیکھا تو ایسی عورت کے لئے حکم ہے کہ غسل کر کے نماز روزہ کرے لیکن اس کے شوہر کے لئے اس سے ہم بستری کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک چالیس دن پورے نہ ہو جائیں حتیٰ کہ اگر خون دوبارہ آنا شروع ہو جائے تو چالیس دنوں کے دوران میں اس کے رکھے ہوئے روزے بھی درست نہیں ہوں گے۔

۲۵- ان چیزوں کا بیان جن پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سات چیزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے:

۱...... ننگے پاؤں پر مسح کرنا جائز نہیں الا یہ کہ موزے پہن رکھے ہوں۔

۲...... موزوں کے پچھلے حصے کی نچلی جانب پر مسح کرنا ناجائز ہے اور اگلے حصے کی پشت اور

ظاہر پر ہی جائز ہے۔

٣......سر کا مسح ہو یا موزوں کا ایک یا دو انگلیوں کے ساتھ مسح کرنا جائز نہیں بلکہ پوری ہتھیلی کے ساتھ یا کم سے کم تین انگلیوں کے ساتھ مسح کرے۔

٤......ڈاڑھی سے لئے گئے فالتو پانی سے سر کا اور موزوں کا مسح کرنا جائز نہیں، اس کے مسح کے لئے نیا پانی لے۔

٥......جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں جب کہ وہ (ثخین) یعنی موٹی اور دبیز بھی ہیں اور پانی ان سے چھن کر اندر داخل نہیں ہوتا۔

٦......سینڈلوں پر مسح کرنا جائز نہیں الّا یہ کہ پیروں کے ساتھ متصل ہوں اور ٹخنوں کو ڈھک لیتے ہوں۔

٧......عمامہ (دستار، پگڑی) دوپٹہ، برقع، دستانے ان سب پر مسح کرنا جائز نہیں ہے سوائے سر کے، اگر کسی عورت نے اپنے دوپٹہ پر مسح کر لیا تو اس کی دو صورتیں ہیں: دیکھا جائے گا اگر تو پانی دوپٹے سے نفوذ کر کے اور چھن کر کے چوتھائی حصہ سر کی مقدار تک پہنچ گیا پھر تو مسح جائز ہو جائے گا ورنہ نہیں۔

٢٦-ان چیزوں کا بیان جن پر مسح کرنا جائز ہے

مصنف ''السباعیات'' علامہ ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سات چیزوں پر مسح کرنا جائز ہے:

١......جرابیں اگر مُنَعَّل اور مُجَلَّد ہوں تو ان پر مسح کرنا جائز ہے۔

٢......موزوں پر مسح کرنا جائز ہے (الخف نعل من جلد رقیق یلبس فی الرجل یغطی الکعبین ۔موزہ نرم چمڑے کے جوتے کو کہتے ہیں جو پیر میں پہنا جاتا ہے اور وہ ٹخنوں کو ڈھانپ لیتا ہے۔ سبل السلام ج ا ص ٥٧) (دلیل) امام بخاری اور امام مسلم روایت کرتے ہیں، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا[1]۔ (بخاری ج ا ص ٣٩٣، مسلم ج ا ص ١٥٦)

٣......جرموق (الجرموق خف کبیر یلبس فوق خف صغیر ۔جرموق بڑے موزے کو کہتے ہیں جو چھوٹے موزے کے اوپر پہنا جاتا ہے۔ القاموس المحیط ج ٣ ص ٢٢٥ سبل السلام ج ا ص ٥٧) پر مسح جائز ہے۔

٤......سر پر مسح جائز ہے (جیسا کہ "وامسحوا بروٴسکم" کی آیت سورۂ مائدہ سے ثابت ہے)۔

٥......جبیرہ (پٹی) پر مسح جائز ہے۔

٦......عصابہ (وہ چیز جس کے ساتھ سر کو باندھا جاتا ہے)[2] (المعجم الوجیز ص ٤٢) پر مسح جائز ہے۔

---

[1] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جرابوں پر اور نعلین پر مسح فرمایا۔ (دیکھئے ابوداؤد، ترمذی احمد ج ٤ ص ٢٥٢، الارواء ج ا ص ١٣٧، البدائع ج ا ص ١٠)

روی المغیرة رضی الله تعالٰی عنه ان النبی ﷺ مسح علی الجوربین و النعلین.

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

(ب) غنیۃ المستملی میں ہے: امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں مگر یہ کہ چمڑے کی ہوں یعنی اس تمام جگہ کو گھیر لیں جو قدم کو ٹخنوں تک ڈھانپتی ہے یا منعل ہوں یعنی جرابوں کا وہ حصہ جو زمین سے ملتا ہے صرف وہ چمڑے کا ہے جیسے جوتی ہوتی ہے۔ صاحبین کے نزدیک جرابوں پر جب کہ وہ تین وصف منعل، مُجَلَّد، ثخین پر مشتمل ہوں تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں اسی پر فتوی ہے، دیکھئے تفصیل کے لئے فتاوی رضویہ جدید ج ٥ ص ٣٤٦ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

[2] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: سوتی یا اونی موزے جیسے ہمارے بلاد میں رائج ہیں ان پر مسح کسی کے نزدیک درست نہیں کہ نہ وہ مجلد ہیں یعنی ٹخنوں تک چمڑا منڈھے ہوئے نہ (منعل) یعنی تلا چمڑے کا لگا ہوا ہو نہ ثخین یعنی ایسے دبیز و محکم کہ تنہا انہی کو پہن کر قطع مسافت کریں۔

۷......تیمّم میں دونوں ہاتھوں پر (کہنیوں سمیت) مسح کرنا جائز ہے۔

۲۷- کس چیز پر مسح کرنا جائز ہے اور کس پر ناجائز؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

۱ ......کسی آدمی نے جرابوں پر مسح کیا پھر موزے پہنے تو جب وضو کرے گا تو اس کے لئے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

۲ ......کسی آدمی نے موزوں پر مسح کیا پھر ان پر بڑے موزے پہنے تو اب جس وقت اس نے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے لئے مسح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ مسح پر مسح جائز نہیں۔

۳ ......کسی آدمی نے بڑے موزوں جو چھوٹے موزوں کے اوپر پہنے جاتے ہیں، پر مسح کیا پھر اُن کو اتار دیا تو وضو کے وقت اس کے لئے موزوں پر مسح کر لینا جائز ہے۔

٤ ......اگر کسی آدمی نے جرابوں کے اوپر موزے پہن رکھے ہیں تو اس کے لئے یہ جائز ہے کہ موزوں پر مسح کرے۔

٥ ......کسی آدمی نے موزوں پر مسح کیا تھا پھر اس نے اپنے موزے میں کوئی کنکری یا کوئی اور چیز پائی جو چُبھ رہی ہے اور تکلیف کا باعث بنتی ہے اور وہ موزے نکالنا چاہتا ہے تو وہ موزے اتار لے اور موزوں کو اتارنے کے بعد اس پر پاؤں دھونا فرض ہے۔

۲۸-ایک اور باب مسح ہی کے بارے میں

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موزوں اور جبائر (پٹیوں) پر مسح کی بابت سات باتیں یاد رکھنے کے لائق ہیں:

۱ ......ایک مقیم شخص نے نماز فجر کے وقت وضو کرنے کے بعد موزے پہنے پھر چاشت کے وقت وہ بے وضو ہو گیا تو اس شخص کے لئے بے وضو ہونے کے وقت سے شروع ہو کر دوسرے دن کے مکمل ہونے تک یعنی پورے ایک دن اور رات کی مدت میں

موزوں پر مسح کرنا جائز ہے (یعنی مسح کی مدت حدث لاحق ہونے کے وقت سے شروع ہوتی ہے)۔

۲ ......ایک مسافر شخص نے فجر کے وقت وضو کر کے موزے پہنے ہیں پھر چاشت کے وقت اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کے لئے بے وضو ہونے کے وقت سے لے کر دوبارہ بے وضو ہونے تک پورے تین دن اور تین رات کی مدت میں مسح کرنا جائز ہے۔

۳ ......ایک آدمی مسافر ہے یا مقیم ہے، اس نے سحری کے وقت اپنے پاؤں دھوئے اور موزے پہنے پھر وہ اپنی حاجت کے لئے گیا پھر اس نے فجر کے وقت وضو کیا اور اپنے دونوں عملوں کے درمیان میں اس کو حدث لاحق نہیں ہوا پھر تو اس کا وضو جائز ہے اور اس کے لئے اپنے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور اگر دونوں کاموں کے درمیان اس کو حدث کا عارضہ پیش آیا ہے تو اس کے لئے صرف باقی اعضاء کو دھو کر وضو کر لینا جائز نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لئے موزوں پر مسح کی اجازت ہے حتیٰ کہ وہ موزے نکال کر اپنے پاؤں دھوئے[1]۔

[1] حضرت ابوھریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اذا ادخل احد کم رجلیه فی خفیه و هما طاهرتان فلیمسح علیهما ثلاثاً للمسافر ویوماً للمقیم''. کہ جب تم میں سے کوئی اپنے پاؤں موزوں میں داخل کرلے جب کہ وہ پاک ہوں تو مسافر تین دن اور مقیم ایک دن مسح کرے۔ (ابن ابی شیبہ جامع الاحادیث ج ۱ ص ۱۹۲)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: بے شک نبی کریم ﷺ نے امر فرمایا: ''امر بالمسح علی الخفین فی غزوة تبوک ثلاثة ایام ولیالیهن للمسافر و یوما و لیلته للمقیم'' کہ آپ نے غزوۂ تبوک میں مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات موزوں پر مسح کا حکم فرمایا۔ (مسند احمد ج ٦ ص ۲۷، طحاوی شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۵۰) (ناصر الدین البانی نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے الارواء ج ۱ ص ۱۳۸ البدائع ج ۱ ص ۸) اس کے لئے اپنے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

٤......ایک شخص مسافر ہے یا مقیم ہے، وہ موزوں پر مسح کرنا بھول گیا پھر وہ پانی میں داخل ہوا یا اس پر مینہ برسا اور اُس کے موزے بھیگ گئے۔

٥......کوئی شخص اپنے سر پر مسح کرنا بھول گیا تھا اور بارش سے اس کا سر تر ہو گیا تو سر پر بارش کا پانی پہنچ جانا سر کے مسح کے لئے کافی ہے۔

٦......اگر موزے میں ہاتھ کی تین انگلیوں کی مقدار کے برابر ایک بڑا شگاف اور سوراخ ہے تو ایسے موزے پر مسح کے جواز اور عدم جواز میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے[1]۔ بعض فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ مسح جائز ہے اور بعض نے فرمایا کہ مسح جائز نہیں ہے اور پاؤں کی انگلیوں میں اختلاف ہے، اگر تین انگلیوں کی مقدار ہو تو پھر مسح جائز نہیں ہے۔

٧......موزوں پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ موزے کے آگے کے حصہ پر اپنی ہتھیلی کو رکھ کر انگلیوں کو کھلی رکھتے ہوئے اپنے ٹخنوں تک کھینچے۔

۲۹-وضو کی دعائیں

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وضو میں انسان تیرہ دعائیں کرنے کا محتاج ہوتا ہے:

١......جب وضو کرنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے: ''بسم اللہ العظیم و الحمد للہ (علی دین الاسلام)'' ''عظمت والے اللہ کے نام سے شروع اور دین اسلام پر (پیدا کرنے پر) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

[1] ''اختلف الفقهاء فی جواز المسح علی الخف المخروق الی ثلاثة آراء الرأی الأول. ذهب جمهور الحنفية الی انه من شروط المسح علی الخفين ان لا يكون با لخف خر قاً كثيراً'' فقہاء کرام نے پھٹے ہوئے موزے پر مسح کے جواز میں اختلاف کیا ہے اور ان کی تین آراء ہیں: اول رائے: جمہور احناف کا مذہب یہ ہے کہ موزوں پر مسح کی شرائط میں سے یہ ہے کہ موزے میں کثیر پھٹن نہ ہو۔

٢......استنجاء کی دعا یہ ہے: ''اللهم اجعلنی من التوابين. (واجعلنی من المتطهرين و اجعلنی من عبادک الصالحين.) واجعلنی من الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون'' ''اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے (اور مجھے پاکوں میں سے اور اپنے نیک بندوں میں سے بنا) اور مجھے ان میں سے بنا جن پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غم زدہ ہیں۔

٣......کلی کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے: ''اللهم اعنی علی تلاوة (ذکرک) و شکرک و حسن عبادتک'' ''اے اللہ! اپنا ذکر اور شکر اور اچھی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔

٤......ناک میں پانی لے تو یہ دعا پڑھے: ''اللهم ارحنی من رائحة الجنة و ارزقنی من نعيمها و حرم جسدی علی النار'' ''اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو عطا فرما اور مجھے اس کی نعمت عطا فرما اور میرے جسم کو آگ پر حرام کر دے۔

٥......چہرہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے: ''اللهم بيض و جهی بنورک يوم تبيض وجوه اوليائک ولا تسودو جهی (يوم تسود) وجوه اعدائک'' ''اے اللہ! میرے چہرے کو روشن فرما جس دن کہ تیرے اولیاء کے چہرے روشن ہوں گے اور میرے چہرے کو کالا نہ کرنا جس دن کہ تیرے دشمنوں کے چہرے کالے ہوں گے۔

٦......دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے: ''اللهم اعطنی كتابی بيمينی و حاسبنی حساباً يسيراً'' ''اے اللہ! میرا اعمال نامہ میرے دائیں ہاتھ میں دینا اور میرا محاسبہ آسان فرمانا۔

٧......بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے: ''اللهم لا تعطنی كتابی بشمالی ولا من وراء ظهری'' ''اے اللہ! میرا اعمال نامہ میرے بائیں ہاتھ اور میرے پیچھے سے نہ دینا۔

٨......سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے: ''اللهم غشنی برحمتک و انزل علی

من برکاتک ''اے اللہ! مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور مجھ پر اپنی برکات نازل فرما۔

۹......کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے: ''اللھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ'' اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو بات کو سنتے ہیں اور اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔

۱۰......گردن کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے: ''اللھم اعتق رقبتی من النار (واحفظنی من السلاسل والاغلال) وامنا من العذاب و جوازا علی الصراط'' اے اللہ! میری گردن آگ سے آزاد کردے (اور مجھے زنجیروں اور ہتھکڑیوں سے محفوظ فرما) اور عذاب سے محفوظ رکھنا اور پل صراط پر رہنمائی فرمانا۔

11......دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھے: ''اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل الاقدام'' اے اللہ! مجھے سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھنا جس دن کہ قدم پھسلیں گے۔

۱۲......بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھے: ''اللھم اجعل سعیی سعیاً مشکورا و ذنبی ذنبا مغفورا و عملی عملا مقبولا'' اے اللہ! میری کوشش کو مشکور اور میرے گناہ کو مغفور اور میرے عمل کو مقبول بنا۔

۱۳......وضو سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے: ''سبحانک اللھم و بحمدک اشھد ان لاالہ الا انت وحدک لا شریک لک استغفرک واتوب الیک'' اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری حمد کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

مؤلف نے ہر عضو کو دھوتے وقت کی دعائیں ذکر کی ہیں۔

۳۰-ان سات کاموں کا بیان جن کو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وضو وغیرہ کی حالت میں سات باتوں میں کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہے:

۱......''رجل توضأ فمسح رأسہ یطرف ردائہ و قمیصہ فلا باس بہ'' آدمی نے وضو کے بعد سر کا مسح کیا اور اپنی چادر اور قمیص کو ایک طرف رکھ دیا تو کوئی حرج نہیں۔

۲......اگر وضو کرنے کے بعد کسی آدمی کی کانچ باہر نکل آئی تو کوئی حرج نہیں، اس سے اس شخص کا وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

۳......ایک شخص باوضو ہے اور وہ اپنے بال کٹواتا ہے یا ٹنڈ کراتا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، حجامت بنانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

٤......وضو کرنے کے بعد ہاتھوں، پیروں کے ناخن کاٹ لینے میں کوئی حرج نہیں، اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

٥......حیض والی عورت نے سر پر تیل لگایا پھر وہی ہاتھ وضو کے لئے رکھے ہوئے پانی کے برتن میں ڈال لیا تو اس سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے وہ پانی بے کار نہیں ہوا۔

٦......ایک آدمی اصطبل میں داخل ہوا، اس میں گدھوں کی لید اور گائے وغیرہ کا گوبر تھا اور اس شخص کے موزوں کو لید اور گوبر دونوں لگ گئے ہیں تو اب مسئلہ کی دو صورتیں ہیں کہ وہ ایک درہم کی مقدار سے زیادہ ہے تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ ان موزوں کے ساتھ نماز جائز نہیں ہوگی اور دوسری صورت یہ ہے کہ گوبر غالب ہے تو اس تقدیر پر موزوں کے ساتھ نماز پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

۷......ایک آدمی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کو سخت زوردار پیشاب کرنے کی حاجت ہوئی یا اس کی سواری بھاگ گئی ہے، اب صورت یہ ہے کہ امام بہ قدر تشہد

قعدہ کر چکا ہے، یعنی تشہد کی حالت میں اتنی دیر بیٹھنا پایا گیا جس میں تشہد پڑھا جاسکتا ہے تو اگر اس مقتدی نے امام کے سلام پھیرنے سے پہلے سلام پھیر دیا تو حرج نہیں ہے کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''اذا قلت هذا او فعلت هذا فقد تمت صلاتک '' کہ جب تو نے ایسا کہا یا ایسا کیا تو تیری نماز مکمل ہو گئی۔

۳۱-یقین پر عمل کرواور شک کو چھوڑ دو

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سات چیزوں میں یقین پر عمل کرو:

۱......جس وقت تمہیں اپنے باوضو ہونے میں شک ہو اور بے وضو ہونے کا یقین ہو تو بے وضو ہونے کا ہی اعتبار کیا جائے گا۔

۲......اور اگر اس کا عکس ہے تو حکم بھی برعکس ہوگا۔

۳......اگر آپ نماز میں ہوں اور اپنے آلہ کی نالی میں پیشاب کی تراوت محسوس کریں تو اس وقت وضو ٹوٹنے کی پرواہ نہ کریں جب تک کہ تمہیں اس کے باہر نکلنے کا یقین نہ ہو جائے اور اپنی نماز کو پورا کیجئے لیکن اگر آپ کو معلوم ہوا کہ تراوت خارج ہوئی ہے اور ران پر تری لگنے کا یقین ہو چلا ہے تو اس صورت میں تمہارا وضو نہیں رہا اور اب تم پر وضو اور نماز دونوں کا پھیرنا فرض ہے۔

۴......اگر آپ نماز میں ہوں اور بے وضو ہو جانے کا گماں گزرے تو جب تک آواز نہ سن لیں یا بدبو نہ محسوس کریں اس وقت تک گمان پر مت جائیں۔

۵......آپ سفر میں ہوتے ہیں اور آپ کو کسی مقام پر کھڑا ہوا پانی ملتا ہے اور یہ معلوم نہیں ہے کہ آیا وہ پاک ہے یا ناپاک؟ صورتِ حال یہ ہے کہ اس پانی کے اردگرد درندوں اور چارپایوں کے آنے جانے کے نشان بھی موجود ہیں، اب تمہیں اس پانی کے پاک ہونے میں شک گزرتا ہے تو جب تک اس کے نجس اور ناپاک ہونے کا یقین نہ ہو جائے اس کو ناپاک نہ سمجھیں اور اس پانی سے وضو کرنے میں حرج نہیں ہے۔

۶......اگر تم اپنے کپڑوں پر کسی شئی کا نشان پاؤ یا وہ گیلا ہو اور یہ شک گزرے کہ پتا نہیں یہ کسی پلید چیز کا نشان ہے یا پاک چیز کا، اسی طرح شک ہے کہ کسی پاک چیز کے نیچے سے یہ کپڑا گیلا ہوا ہے یا کسی ناپاک چیز کی تری ہے تو بہتر ہے کہ اس کو دھو ڈالیں اور اگر نہیں دھوتے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے جب تک کہ اس کے پلید ہونے کا یقین نہ ہو جائے۔

۷......ایک آدمی نے سحری کھائی جب فارغ ہوا تو دیکھا کہ فجر طلوع ہو چکی ہے، اب اس کو شک ہے آیا وہ فجر طلوع ہونے سے قبل کھانے سے فارغ ہو گیا تھا یا اس نے طلوع فجر کے بعد بھی کھانا کھایا ہے، پس وہ روزہ نہ چھوڑے اور اس پر اس کی قضا نہیں جب تک کہ اس کو یقین نہ ہو جائے کہ اس نے طلوع فجر کے بعد کھانا کھایا تھا۔

۳۲- تیمّم کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

تیمّم کے بارے میں سات چیزیں یاد رکھنے کی ہیں:

۱......تیمّم کا طریقہ یہ ہے نیت کر کے پاک مٹی پر دونوں ہاتھوں کو ایک مرتبہ مارے اور ان کو آگے پیچھے کی طرف لے جائے پھر ہاتھ کے انگوٹھوں سے ملا کر جھاڑے اور سارے چہرے کا مسح کرے اسی طرح پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرے۔

۲......جب بارش کا دن ہو اور زمین سے خشک مٹی نہ ملے تو دیوار دیکھ لو، اگر کوئی خشک دیوار پالو تو اس پر ہاتھ مار کر تیمّم کر لو اور اگر خشک دیوار بھی نہ ملے تو سامان پر پڑے ہوئے غبار سے تیمّم کر لو یا نمدہ (گدّی) اور عرق گیر پر جمے ہوئے غبار سے۔

۳......اور اگر سامان، دیوار، سواری کا عرق گیر اور نمدہ ہر چیز گیلی ہو اور کوئی خشک چیز دستیاب نہ ہو تو تھوڑی سی کیچڑ لے کر اپنے پنڈے پر مل لو جب خشک ہو جائے تو اس کو الگ کر کے اس پر تیمّم کرو۔

۴......مسافر کو اول وقت میں تیمّم نہیں کرنا چاہیے بلکہ آخر وقت تیمّم کرے لیکن یہ حکم اس

صورت میں ہے جب ظن غالب یہ ہو کہ تاخیر کرنے سے مل جائے گا ورنہ اول وقت میں ہی تیمّم کرے۔

٥......ایک تیمّم سے جب تک پانی نہ پالے یا جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا جس قدر چاہے فرائض، سنن اور نوافل ادا کر سکتا ہے۔

٦......ایک آدمی جنازے پر پہنچا اور اس کا وضو نہیں ہے ادھر اگر وہ وضو کرنے میں مشغول ہوتا ہے تو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا ڈر ہے تو اس کے لئے تیمّم کر کے نماز جنازہ پڑھ لینے کی اجازت ہے۔

٧......ایک شخص عید کی نماز پڑھنے آیا اور وہ بے وضو ہے، اب اگر وہ وضو میں مشغول ہو جائے تو عید کی نماز جاتی رہے گی وہ تیمّم کر کے نماز عید ادا کرلے برخلاف نماز جمعہ کے کیونکہ نماز جمعہ کا نائب نماز ظہر موجود ہے، اس لئے جمعہ کے لئے تیمّم جائز نہیں۔

تیمّم کن چیزوں کے ساتھ جائز ہے؟

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزوں کے ساتھ تیمّم کرنا جائز ہے:

١......مٹی، ریت

٢......گندھک

٣......چونا

٤......قلعی

٥......ہڑتال ''یستخدم فی الطب و فی قتل الحشرات'' طب میں اور کیڑے مکوڑوں کو تلف کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

٦......المغرۃ، گیرو کھڑیا مٹی یا وہ چیز جس کی رنگت تر ہے۔

٧......جاز زاج، پھٹکڑی۔

کن چیزوں سے تیمّم جائز نہیں؟

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزوں سے تیمّم جائز نہیں:

١......آٹا

٢......ستو

٣......بیری کے پتے، خطمی، کثیر المنافع بوٹی جس کے سفوف اور پاؤڈر سے سر دھوتے ہیں۔

٤......راکھ

٥...... سماق

٦......نمک، ایک قول کے مطابق معدنی پہاڑی نمک سے تیمّم جائز ہے کیونکہ وہ جنسِ زمین سے ہے، آبی نمک سے جائز نہیں کیونکہ وہ جنس زمین سے نہیں ہے۔

(فتح القدیر ج١ ص٨٨)

٧......حنا، مہندی۔

۳۳-ان چیزوں کا بیان جہاں پانی ہونے کے باوجود تیمّم جائز ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سات مواقع پر پانی موجود ہونے کے باوجود تیمّم جائز ہے:

١......متیمم کے پاس پانی ہے مگر وہ پانی ناپاک ہے، متیمم نے پانی دیکھا مگر وہ پانی ناپاک ہے تو اس کے لئے تیمّم جائز ہے۔

٢......چشمے یا کنویں میں پانی موجود ہے لیکن کسی عذر کی وجہ سے اس تک رسائی ممکن نہیں ہے یعنی مثلاً چشمے کے پاس شیر وغیرہ بیٹھا ہے یا کسی ڈاکو کا ڈر ہے یا کنویں تک رسائی تو ہو سکتی ہے مگر اس کے پاس کنویں سے پانی کھینچنے کے لئے ڈول رسی وغیرہ نہیں ہے تو تیمّم جائز ہے۔

۳...... پانی دستیاب ہے لیکن ڈر ہے کہ اگر پانی استعمال کیا تو سردی سے ہلاک ہو جاؤں گا یا مرض بڑھ جائے گا تو ایسی صورت میں تیمّم کی اجازت ہے۔

۴...... پانی پاس ہے مگر وہ پینے کے لئے ہے اب اگر اس کو وضو میں استعمال کرتا ہے تو پیاس سے ہلاک ہونے کا خوف ہے تو تیمّم جائز ہے۔

۵...... پانی موجود ہے لیکن اعضائے وضو میں کوئی مرض لاحق ہے جس کی وجہ سے وہ وضو کرنے سے معذور ہے تو اجازت ہے، تیمّم کرے۔

۶...... پانی موجود ہے اور وضو کے لئے کافی بھی ہے لیکن وہ جُنبی ہے، اس پر غسل فرض ہے اور اتنے پانی سے غسل نہیں ہوسکتا تو اس کو تیمّم کرنے کی اجازت ہے۔

۷...... پانی موجود ہے لیکن تھوڑا ہے، وضو کے لئے ناکافی ہوگا، ایسی صورت میں تیمّم کرنا جائز ہے۔

نوٹ: (ان تمام احکام کے دلائل کے لئے دیکھئے البدائع ج ا ص ۴۷ تا ۵۰)

غسل جنابت کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ غسل جنابت کی سات قسمیں ہیں:

۱...... اگر خواب دیکھا کہ احتلام ہوا مگر بدن یا کپڑے پر تری یا اس کا کوئی نشان نہیں تو غسل واجب نہیں۔

۲...... اگر خواب میں احتلام ہوتا دیکھا اور اٹھا تو بدن یا کپڑے پر تری پائی تو غسل واجب ہے۔

۳...... (بدن یا کپڑے پر) تری پائی اور احتلام ہونا یاد نہیں ہے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک غسل واجب نہیں مگر صاحبین کے نزدیک احتیاطاً غسل کر لینا چاہیے۔

۴...... عورت کی فرج (اندام نہانی) میں جماع کیا اور انزال نہیں ہوا یا مرد کے ختنہ کی جگہ عورت کے مقام میں غائب ہو جائے چاہے انزال ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل واجب ہے۔

۵...... اگر عورت کی فرج کے علاوہ ران وغیرہ میں جماع کیا اور مرد کو انزال ہوا اور عورت کو

انزال نہیں ہوا مرد پر غسل واجب ہوگا اور عورت پر نہیں۔

۶...... اسی صورت میں اگر اس کا برعکس ہو تو حکم برعکس ہوگا۔

۷...... اسی طرح اگر فرج کے علاوہ مثلاً ران میں جماع کیا اور احتلام مرد کو ہوا نہ عورت کو تو کسی پر غسل واجب نہیں اور اگر کسی ایک کو انزال ہوا دوسرے کو نہیں تو جس کو انزال ہوا اس پر غسل واجب ہوگا، جس کو انزال نہیں ہوا اس پر غسل واجب نہیں ہوگا۔

ذیلی باب

۳۴- غسل جنابت کے کچھ مزید احکام

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

غسل جنابت میں سات چیزیں خوب دھیان میں رہنی چاہیں:

۱...... اگر کسی آدمی کو ناپاکی کا غسل کرتے وقت کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا یاد نہیں رہا تو جب تک کلی نہیں کرتا اور ناک میں پانی نہیں ڈالتا اس کا غسل نہیں ہوگا۔

۲...... اگر کسی شخص نے جنابت کا غسل کیا اور اس کے بدن پر ذرّہ بھر جگہ خشک رہ گئی جہاں پانی نہیں پہنچائے گا تو اس کا غسل ہوگا نہ نماز جائز ہوگی۔

۳...... کسی عورت نے جنبی ہونے کی وجہ سے یا حیض اور نفاس کے ختم ہونے پر غسل کیا اور اس کے بالوں کی جڑیں خشک رہ گئیں تو جب تک بالوں کی جڑوں کو پانی نہیں پہنچاتی، پاک ہوگی نہ اس کی نماز جائز ہوگی۔

۴...... عورت سے اس کے شوہر نے جماع کیا اور ابھی اس نے غسل نہیں کیا تھا کہ حیض آگیا، اب اس کو اختیار ہے اگر چاہے تو غسل کرے اور چاہے حیض سے پاک ہونے تک غسل نہ کرے اور جب حیض سے پاک ہو تو جنابت اور حیض دونوں سے ایک غسل کر کے پاک ہو جائے گی۔

۵...... جنبی آدمی نے پیشاب کرنے سے پہلے غسل کیا تو پیشاب کے وقت بقیہ منی خارج ہوئی تو احتیاطاً دوبارہ غسل کرے اور یہی صحیح ہے۔

٦..... جنبی آدمی نے پیشاب کرنے کے بعد غسل کیا ہے اور اب پیشاب کی نالی سے نقطہ کی مثل کوئی چیز نکلی ہے تو اس پر غسل کا اعادہ واجب نہیں اور وضو کرنا واجب ہے۔

٧..... جنبی آدمی نے اگر کنویں یا حوض یا تالاب میں غسل کیا تو تمام پانی ناپاک ہو گیا اور وہ آدمی بھی اسی طرح ناپاک ہے الا یہ کہ وہ کنواں یا حوض یا ٹوبہ ١٠×١٠ کے سائز کا ہو یہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ہے اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ٨×٨ ہو۔

ذیلی باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سات خشک چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ سات گیلی چیزوں کے ساتھ مل جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے:

١..... بستر کی چادر پر منی لگی اور وہ خشک ہو گئی اور ایک شخص اس بستر پر سویا جو ناپاک تھا' اس کو پسینہ آیا تو اگر اس خشک منی سے اس کے جسم کو کچھ لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

٢..... ایک شخص حمام سے نہا کر نکلا اور نکلتے ہوئے اس کا جسم حمام میں داخل ہونے والے ناپاک آدمی کے جسم سے لگ گیا تو کوئی حرج نہیں' نکلنے والے پاک شخص کے جسم کا داخل ہونے والے ناپاک اور جنبی آدمی کے جسم سے لگ جانا اس کو ناپاک نہیں کرے گا۔

٣..... کسی آدمی کا غسل جنابت کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ لیٹنے میں درانحالیکہ وہ ناپاک ہے اور وہ دونوں معانقہ بھی کر سکتے ہیں اور درمیان میں کوئی کپڑا بھی حائل نہیں ہے اور ان کو پسینہ بھی آ جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے' اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے' آپ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ جنبی حالت میں ہوتے اور رسول اللہ ﷺ غسل فرماتے اور پھر میرے جسم کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے۔

ایک روایت میں ہے: بعض اوقات نبی کریم ﷺ جنابت کا غسل فرما کر میرے پاس تشریف لاتے تھے اور مجھ سے گرمی حاصل کرتے اور میں آپ ﷺ کو اپنے جسم کے

ساتھ ملا لیتی حالانکہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔

٤..... کسی آدمی کا اپنی زوجہ کے ساتھ لیٹنا درانحالیکہ وہ حیض یا نفاس کی حالت میں ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اس نے مضبوط لنگوٹ کسا ہوا ہو (انڈر ویئر پہن رکھا ہو) تاکہ عورت کا جسم مرد کے جسم سے نہ ملے حتیٰ کہ اگر وہ دونوں اکٹھے سو گئے اور ان کو پسینہ آ گیا تو مرد پر کچھ گناہ نہیں اور نہ وہ نجس ہو گا۔

٥..... اگر کوئی آدمی وضو کرنے کے بعد خشک شدہ خون جو زمین میں جذب ہو چکا ہے اس کے اوپر سے گزرے یا خشک اور سوکھی ہوئی گندگی کے اوپر سے گزرے تو کچھ فرق نہیں پڑتا۔

٦..... اگر بھیگے ہوئے تر کپڑوں کو خشک بدن کتا چھو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

٧..... اگر ایک شخص نے وضو کیا اور اس کے ہاتھوں میں تری تھی اور اس حالت میں اس نے یہودی یا نصرانی یا مجوسی سے مصافحہ کیا اور ہاتھ ملایا تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

۳۵-

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں: تین اشخاص کے لئے حسب ذیل سات کام کرنا غیر مناسب اور ناجائز ہے:

تین اشخاص کون؟ (ا) جنبی شخص جس پر نہانا فرض ہو (ب) حیض والی عورت (ج) نفاس والی عورت[1]۔

[1] جمہور فقہاء کرام اہل اسلام کے نزدیک ناپاک شخص اور حیض اور نفاس والی عورت کے لئے قرآن پاک کی قرأت جائز نہیں ہے' کیونکہ حدیث پاک میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لاتقرأ الحائض ولا الجنب والنفساء شیأ من القرآن" (ابن ماجہ ١/١٩٦ ترمذی ١/٢٣٦) "وقاسوا النفساء علی الحائض لانهما متساویان فی جمیع الاحکام" کہ انہوں نے نفاس والی عورتوں کو حیض والی عورتوں پر قیاس کیا ہے کیونکہ وہ دونوں تمام احکام میں برابر ہیں۔ نیز قرآن مجید میں ارشاد ہوا: "لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝" اس (قرآن مجید) کو سوائے پاکوں کے اور کوئی نہ چھوئے ۝ (الواقعہ: ٧٩) (سوم) اگر ان تین قسم کے لوگوں کو کسی درندے' چور' سخت سردی گرمی کا خطرہ درپیش ہو تو مسجد میں ٹھہرنے میں گناہ نہیں' بہتر ہے تیمم کر لیں مسجد کی تعظیم اور ادب کے پیش نظر۔

سات عمل یہ ہیں:

۱......ان تین اشخاص کے لئے قرآن مجید پڑھنا نامناسب اور ناجائز ہے۔

۲......ان تین اشخاص کے لئے سجدۂ تلاوت کرنا ناجائز ہے۔

۳......ان تین اشخاص کے لئے مسجد میں داخل ہونا ناجائز ہے۔

٤......مُصحف شریف کو چھونا' ان تینوں اشخاص کے لئے ناجائز ہے۔

٥......ان تینوں اشخاص کے لئے ایسے درھم اور دینار کو چھونا اور ہاتھ لگانا ناجائز ہے جن پر اللہ عزوجل کا اسم پاک لکھا ہو۔

٦......ان تینوں اشخاص کے لئے بیت اللہ شریف کا طواف کرنا ناجائز ہے۔

۷......ان تینوں افراد کے لئے اس شخص کے پاس جو قریب مرگ ہو اور نزع کے عالم میں ہو' حاضر ہونا جائز نہیں ہے۔

-۳٦

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جنبی' حائض' نفاس والی عورت۔ کے لئے پانچ حالتوں میں قرآن مجید پڑھنا جائز نہیں ہے:

۱......جنابت (ناپاکی) کی حالت میں قرآن مجید نہیں پڑھنا چاہیے۔

۲......حیض آنے کی حالت میں قرآن مجید نہیں پڑھنا چاہیے۔

۳......نفاس کی (بچہ کی ولادت کے بعد جو خون آتا ہے) حالت میں قرآن مجید نہیں پڑھنا چاہیے۔

٤......جماع کرتے وقت اور ہم بستری کی حالت میں قرآن مجید نہیں پڑھنا چاہیے۔

٥......پیشاب کرتے وقت۔

اذان کا بیان

نماز پنجگانہ اور جمعہ کے لیے اذان پڑھنا سنت ہے۔

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اذان میں سات فضائل پائے جاتے ہیں:

۱......نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: جس شخص نے اذان پر محافظت کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب فرما دیتا ہے[1]۔

۲......مؤذن کے جسم کو زمین نہیں کھائے گی۔

۳......مؤذنوں کے جسم کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا گیا ہے۔

٤......مؤذن جب اذان پڑھتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کی دعا کو قبول کیا جاتا ہے۔

٥......ثواب کی نیت سے صحیح وقت پر اذان دینے والے مؤذن کو قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا' رحمٰن کے عرش کے سایہ میں جگہ میسر ہوگی۔

٦......جو شخص ثواب کی نیت سے اذان پڑھتا ہے قیامت کے دن اس کو جنت کی پوشاک پہنائی جائے گی۔

۷......جو شخص اذان کے کلمات کا جواب دیتا ہے اس کو بھی مؤذن کی مثل اجر و ثواب عطا کیا جائے گا۔

-۳۷

مؤذنوں کے لئے کیا چیزیں مکروہ ہیں؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مؤذن کے لئے سات چیزیں مکروہ ہیں:

[1] ''عن ثوبان رضی الله تعالی عنه مولی رسول الله ﷺ من حافظ علی الاذان سنة وجبت له الجنة'' رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے اذان پر ایک سال محافظت کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (المتقی' کنز العمال ج ۷ ص ٦٨٤) ناصر الدین البانی نے کہا: یہ حدیث موضوع ہے۔

(سلسلۃ الاحادیث الموضوعۃ ج ۱ ص ۲۴۳)

۱.....مؤذن کے لئے اذان پڑھنے کی اجرت لینا مکروہ ہے۔

۲.....جس مؤذن کو لوگ پسند نہ کرتے ہوں اس کا اذان پڑھنا مکروہ ہے۔

۳.....مؤذن کا ناپاک حالت میں اذان پڑھنا مکروہ ہے۔

۴.....وضو کے بغیر اذان پڑھنا مکروہ ہے۔

۵.....غیر قبلہ کی طرف منہ کرکے اذان کہنا مکروہ ہے۔

۶.....فجر کے علاوہ مؤذن کے لئے تثویب کہنا مکروہ ہے۔

۷.....طلوع فجر سے پہلے نماز فجر کے لئے اذان پڑھنا مکروہ ہے۔

۳۸-

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سات اشخاص کے مؤذن بننے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے:

۱.....غلام

۲.....نابینا

۳.....ناجائز بچہ (حرام کاری کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا بچہ)

۴.....عجمی

۵.....دیہاتی / گنوار

۶.....نابالغ بچہ

۷.....فاسق

۳۹-

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مؤذن کو دس باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱.....نماز کے وقت کی پابندی۔

۲.....وقت ہو جائے تو اذان دینے میں تاخیر نہ کرے، اگر تاخیر کی تو یہ قوم کے ساتھ

خیانت ہوگی۔

۳.....اذان کے مسائل اور طریقہ جاننا ضروری ہے تاکہ اچھے طریقے سے اذان دے سکے

۴.....اذان پڑھنے پر اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب طلب کرنے کی نیت کرنا ضروری ہے۔

۵.....لوگوں سے کوئی طمع اور خواہش دل میں نہ رکھے۔

۶.....نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔

۷.....شہادت کی انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کرے تاکہ آواز اونچی ہو سکے۔

۹.....''حی علی الصلوٰۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' کے وقت دائیں اور بائیں طرف چہرے کو پھیرنا۔

۱۰.....مسجد کو کوڑے کچرے سے صاف رکھے اور بچوں اور دیوانوں کو مسجد میں آنے سے روکے۔

۴۰- جو چیزیں نماز میں ضروری ہیں کہ ان کے بغیر نماز جائز نہیں

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

سات شرائط کے بغیر نماز جائز نہیں ہوگی:

۱.....باوضو (طہارت ہونا)۔

۲.....وضو کے پانی کا پاک ہونا۔

۳.....کپڑوں کا پاک ہونا۔

۴.....نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔

۵.....قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

۶.....فرض اور سنت کے درمیان فرق معلوم کرنا۔

۷.....فرض نمازوں میں بعض کا بعض سے نیت کے ذریعے تعین اور امتیاز کرنا۔

۴۱-نماز کے فرائض کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں:
قیام، تکبیر اولیٰ، قرأت، رکوع، سجود، قعدۂ اخیرہ (بہ قدر تشہد)۔

۴۲-نماز کی سنتوں کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز میں سات چیزیں سنت ہیں:

۱......پہلی تکبیر کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا۔

۲......نگاہ کا سجدہ کی جگہ پر ہونا۔

۳......نماز میں دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

۴......تکبیر اولیٰ کے بعد ''سبحانک اللھم و بحمدک و تبارک اسمک و تعالیٰ جدک ولا الہ غیرک''۔

۵......''اعوذ باللہ من الشیطن الرحیم'' پڑھنا

۶......''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھنا

۷......جب امام ''ولا الضالین'' کہے تو تم ''آمین'' کہو، بے شک فرشتے ''آمین'' کہتے ہیں۔ پس جس شخص کا ''آمین'' کہنا فرشتوں کے ''آمین'' کہنے کے موافق ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دے گا۔

۴۳-رکوع میں کیا چیزیں سنت ہیں؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزیں رکوع میں سنت ہیں:

۱......رکوع میں جاتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہنا۔

۲......سات اعضاء پر سجدہ کرنا (سجدہ میں سات اجزاء کا زمین پر لگانا سنت ہے)۔

۳......حالت سجدہ میں اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے محاذی رکھنا اور انگلیوں کو قبلہ رخ رکھنا۔

۴......''سبحان ربی الاعلیٰ'' پڑھنا۔

۵......سیدھا کھڑا ہونا حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ قرار حاصل کر لے۔

۶......اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا۔

۷......اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرنا اور پاؤں کے سینہ کو قبلہ کی طرف متوجہ کرنا۔

قعدہ (جب التحیات میں بیٹھے) میں کیا چیزیں سنت ہیں؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قعدہ میں دو کم سات چیزیں سنت ہیں:

۱......تشہد

۲......نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھنا۔

۳......سلام پھیرنے سے قبل دعا پڑھنا ''رب اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذریتی ربنا و تقبل دعا ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب'' اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی، اے ہمارے رب! ہماری دعا قبول فرما، اے ہمارے رب! روزِ جزا کو مجھے، میرے والدین اور تمام مؤمنوں کو بخش دے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب'' پس جب آپ فارغ ہوں تو دعا میں محنت کریں اور اپنے رب کی طرف رجوع فرمائیے۔

۴......اگر بھول جائے تو سہو کے دو سجدے کرنا سنت سے ثابت ہے۔

۵......سلام پھیرنا۔

نماز میں کیا چیزیں مستحب ہیں؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز میں سات چیزیں مستحب ہیں:

۱......تکبیر تحریمہ کہتے وقت اپنے ہاتھوں کو کانوں کی لو کے قریب کرنا اور قیام کے وقت دونوں پیروں کے درمیان ایک بالشت کے برابر فاصلہ رکھنا۔

۲......جب رکوع کا ارادہ کرے تو پہلے دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھے پھر بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھے۔

۳......سر نہ اٹھا ہوا ہو اور نہ زیادہ جھکا ہوا ہو (برابر ہو)۔

۴......رکوع میں پاؤں کی انگلیوں کی طرف نظر رکھنا۔

۵......رکوع سے سر اٹھاتے وقت پہلے بایاں اور پھر دایاں ہاتھ گھٹنوں سے اٹھائے۔

۶......جب سجدہ کے لئے نیچے کو جائے تو پہلے اپنا دایاں گھٹنا زمین پر رکھے پھر بایاں، پھر پیشانی، پھر ناک رکھے۔

۷......سجدہ سے سر اٹھاتے وقت سب سے پہلے ناک اٹھائے پھر پیشانی، پھر بایاں ہاتھ پھر دایاں ہاتھ اٹھائے۔

نماز کو توڑنے والی چیزیں

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: چوبیس چیزیں نماز کو توڑ دیتی ہیں: ان میں سے چار کا تعلق ہونٹوں سے ہے، چار کا زبان سے، چار کا حلق سے، چار کا صوت (آواز) سے، چار کا ہاتھوں سے اور چار کا تعلق پاؤں سے ہے۔

ہونٹوں سے تعلق رکھنے والی چار چیزیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، درج ذیل ہیں

۱......ہونٹوں یا ایک ہونٹ سے کانٹا چبھنے، کنکری لگنے یا کسی وجہ سے خون نکلا اور بہہ گیا تو اس سے (وضو چونکہ باقی نہیں رہتا) نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

۲......اگر سجدہ کی جگہ سے پھونک مار کر گرد اڑائی حتیٰ کہ پھونک کی آواز سنی گئی۔

۳......(نماز میں) اپنی بیوی یا بچی کا بوسہ لیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

۴......کسی انسان کی بات کا جواب دیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

زبان سے تعلق رکھنے والی چار چیزوں کا بیان جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

۱......کسی کی مصیبت کا سن کر نماز میں پڑھ دیا: "انا للہ وانا الیہ راجعون" تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

۲......کسی نے سلام کیا اور نمازی نے جواب میں کہا: "وعلیکم السلام" تو نماز ٹوٹ گئی۔

۳......کسی کو چھینک آئی تو اس نے جواب میں "یرحمک اللہ" کہا یا خود کو چھینک آئی اور "الحمد للہ" پڑھا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

۴......نماز میں کلام کیا، چاہے قصداً کیا ہو، چاہے بھول کر کیا، نماز ٹوٹ گئی۔

حلق سے تعلق رکھنے والی چار چیزوں کا بیان جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

۱......نماز کی حالت میں کچھ کھایا یا پیا تو نماز جاتی رہی۔

۲......مؤذن نے اقامت کہہ دی، نمازی کھانا کھا رہا تھا اٹھا اور نماز میں داخل ہو گیا، اس کے منہ میں چنے کے برابر کھانا باقی تھا، نماز کی حالت میں اس کو نگل گیا تو نماز گل ہو گئی۔

۳......کھانے کی قئی ہونے لگی، حلق میں آئی اور اس کو واپس اندر لے گیا تو نماز سے باہر ہو گیا۔

۴......کڑوے پانی کی قے ہونے لگی، گلے سے واپس لوٹائی تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

صوت (آواز) سے تعلق رکھنے والی چار چیزوں کا بیان جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

١ ......قہقہہ مار کر ہنسنا۔

٢ ......کسی درد اور تکلیف کے پہنچنے پر آہ نکلی یا ''ہائے'' کہا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

٣ ......نمازی کے آگے سے کتا یا گدھا وغیرہ گزرا' اس کو ہٹانے کے لئے آواز نکالی تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

٤ ......نمازی کو بدبو آئی جس پر اس نے کلمہ نفرت نکالا (مثلاً ''اف'' یا ''افیہ'' کہا) نماز جاتی رہی۔

ہاتھوں سے تعلق رکھنے والی چار چیزیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

١ ......نماز کی حالت میں دستار بندی کرنا' عمامہ کا بل لپیٹنا۔

٢ ......(نماز میں) اگر چادر کھل گئی تھی پھر باندھ لی یا باندھی تھی پھر کھولی تو اس عمل سے نماز ٹوٹ جائے گی۔

٣ ......اگر کمر بند کو کھول کر باندھا یا باندھ کر کھولا تو نماز ٹوٹ گئی۔

٤ ......پتھر یا لکڑی اٹھا کر کسی کو مارا' اس سے بھی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ کسی کو مارنے کے لئے کوئی چیز اٹھائی اس سے نماز ٹوٹ جائے گی۔

نماز کو توڑنے والی چار چیزیں جن کا تعلق پیروں کے ساتھ ہے

١ ......موزے اور جوتے نماز کی حالت میں اتارنے یا پہننے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یا نماز کی حالت میں پاجامہ اتار کر دوبارہ پہنا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

٢ ......اگر کسی شخص نے موزے اتارے اور پھر وہم ہوا کہ میرا وضو نہیں رہا اور اسی وہم سے وہ نماز ترک کر کے مسجد سے باہر نکل گیا تو اس کی نماز ٹوٹ گئی ہے۔

٣ ......مذکورہ بالا اسی صورت میں مسجد سے نکلنے کے بعد اس کو وضو ٹوٹنے کا یقین حاصل ہو گیا پھر وہ واپس لوٹ آیا (تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی' اس پر بنا نہیں کر سکے گا)۔

٤ ......اگر نمازی کے پاؤں یا گھٹنے پر کانچ کی کرچی یا کسی دوسری چیز کے لگنے سے زخم ہو گیا اور خون نکل کر بہہ گیا تو ان تمام صورتوں میں نماز ٹوٹ جائے گی۔

٤٤- ان امور کا بیان جن کا نماز میں کرنا مناسب نہیں ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سات چیزیں وہ ہیں کہ اگر ان سے کسی ایک کو نمازی نے ایک بار کر لیا تو اسی نماز میں دوبارہ اس کے لئے اس فعل کو کرنا مناسب نہیں ہے:

١ ......تکبیر اولیٰ کے لئے جب آپ نے ہاتھ اٹھا لئے تو اسی نماز میں دوبارہ اس کے لئے اس فعل کو کرنا مناسب نہیں ہے۔

٢ ......جب نماز کی اول رکعت میں آپ نے ''سبحانک اللھم و بحمدک و تبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک'' پڑھ لیا تو باقی رکعات میں ''سبحانک اللھم'' نہیں پڑھنا چاہیے۔

٣ ......اول رکعات میں اگر ''اعوذ باللہ'' اور ''بسم اللہ'' پڑھ چکے ہیں تو باقی رکعتوں میں اعوذ باللہ کو نہیں پڑھنا چاہیے۔

نوٹ: سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ سے ایک روایت میں آیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ نمازی ہر رکعت کے شروع میں ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھے۔

٤ ......جب امام کے ساتھ نماز پڑھے تو امام ''اعوذ باللہ'' پڑھے گا اور مقتدی کو ''اعوذ باللہ'' نہیں پڑھنی چاہیے۔

٥......جہری نماز میں امام جب قرات کرے تو اس کو ''بسم اللہ'' آہستہ پڑھنی چاہیے، اونچی آواز سے نہیں پڑھنی چاہیے۔

٦......جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو قرآن مجید میں سے کسی چیز کی قرأت نہیں کرنی چاہیے (کیونکہ امام کی قرأت ہی اس کی بھی قرأت ہے)۔

٧......وتر کی تین رکعات ہیں، ان کے درمیان فصل نہیں کیا جائے گا اور تمام سال میں قنوت کا پڑھنا رکوع میں جانے سے پہلے ہی ہو گا کسی بھی شخص کو رکوع کے بعد قنوت نہیں پڑھنی چاہیے۔

عورت کی نماز کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزوں کے ساتھ عورت کی نماز جائز نہ ہوگی:

١......نماز پڑھتے ہوئے اگر عورت کا چوتھائی حصہ سر ننگا رہا، تو اس کی نماز جائز نہ ہوگی۔

٢......نماز میں اگر عورت کی پیشانی کا چوتھائی حصہ کھلا اور بے پردہ رہا، تو نماز جائز نہ ہو گی۔

٣......نماز کے دوران میں اگر عورت کے پیٹ کا چوتھائی حصہ بے پردہ ہو گیا، تو اس کی نماز جائز نہ ہوگی۔

٤......اگر نماز پڑھتے ہوئے عورت کی پیٹھ کا چوتھائی حصہ بے پردہ ہو گیا تو اس کی نماز جائز نہیں ہوئی۔

٥......اگر نماز پڑھتے ہوئے عورت کے پہلو کا چوتھائی حصہ برہنہ ہو گیا، تو نماز نہ گی۔

٦......اگر نماز کے دوران میں عورت کی پنڈلی کا چوتھائی حصہ ننگا ہے، تو نماز نہ ہوگی۔

٧......اگر نماز پڑھتے ہوئے عورت کی ران کا چوتھائی حصہ برہنہ ہے، تو نماز نہ ہوئی۔

مذکورہ بالا تمام صورتوں میں جب تک عورت اپنے بدن کا ستر نہیں کرے گی، اس کی نماز نہیں ہوگی۔

سات سات باتیں ٤٤- ان امور کا بیان جن کا نماز میں ---

ان چیزوں کا بیان جو نماز میں شیطان کی طرف سے واقع ہوتی ہیں

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز میں سات چیزیں وہ ہیں جو شیطان کی طرف سے واقع ہوتی ہیں:

١......قے ہونا

٢......نکسیر پھوٹنا

٣......نیند آنا

٤......قہقہ (زور سے ہنسنا)

٥......جمائی (ابکائی)

٦......انگڑائی لینا

٧......دوسری بار چھینک آنا

ان چیزوں کا بیان جو اجر و ثواب میں کمی اور نقصان کا سبب بنتی ہیں

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات اشیاء وہ ہیں جو تمام نمازوں کے اجر کو ضائع کر دیتی ہیں:

١......حدیث نفس، وسوسہ۔

٢......(نماز میں) امور دنیا کے متعلق کثرت سے سوچ بچار کرنا۔

٣......دائیں اور بائیں گردن کو موڑ کر توجہ کرنا۔

٤......عمل کثیر کے ساتھ کنکریوں کو الٹ پلٹ کرنا۔

٥......ڈاڑھی یا کپڑے کے ساتھ عبث کھیلنا۔

٦......انگلی سے کسی جگہ کی طرف اشارہ کرنا۔

٧.....سجدہ کی جگہ پر (ہر بار) پھونک مار کر جگہ صاف کرنا۔

وہ کون شخص ہے، جس کی نماز قبول نہیں ہوتی؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص سات چیزوں میں سے کسی چیز کا کرنے والا ہو اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی (اور جب وہ ان کاموں سے توبہ کرے تو اس کی نماز قبول ہوگی):

١.....روزہ ترک کرنے والا

٢.....زکوٰۃ کو روک کر رکھنے والا

٣.....شراب پینے والا

٤.....وہ عورت جو اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔

٥.....وہ غلام جو اپنے آقا کا بھگوڑا ہو۔

نوٹ: حضرت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے اوپر نہیں جاتی، بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ وہ اپنے آقا کے پاس لوٹ آئے، دوسرے وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارتی ہے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہوتا ہے اور تیسرا وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کراتا ہو اور لوگ اس کو پسند نہ کرتے ہوں۔

(جامع ترمذی)

٦.....وہ امام کہ جس کی امامت پر لوگ خوش نہ ہوں اس کو ناپسند کرتے ہوں۔

٧.....جس شخص کے پیٹ میں حرام ہو یا جس کے سر پر حرام ہو یا جس کی پشت پر حرام ہو یعنی اس کا لباس اور کھانا پینا حرام کا ہو۔

مریض کے لئے نماز

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مریض کی نماز پڑھنے کے سات طریقے ہیں:

١.....مریض اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت رکھتا ہو تو کھڑا ہو کر نماز ادا کرے۔

٢.....اگر کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور سجدہ زمین پر کرے۔

٣.....اگر سجدہ نہ کر سکے تو اشارہ سے نماز ادا کرے اور سجدہ کے لئے رکوع کی نسبت زیادہ جھکے اور تختی، تکیہ یا ہاتھوں پر پیشانی رکھ کر سجدہ ادا نہ کرے۔

٤.....اگر مریض بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو قبلہ رخ لیٹ کر نماز ادا کرے۔

٥.....اور اگر پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو پشت کے بل لیٹ کر نماز ادا کرے (اور اس صورت میں اپنے دونوں پاؤں قبلہ کی جانب کرے اور چہرہ قبلہ رخ ہو)۔

٦.....اگر بیمار شخص خود وضو نہ کر سکتا ہو تو اپنے گھر والوں میں سے کسی کو حکم کرے تاکہ وہ وضو کرادے اور گھر کا کوئی فرد اگر میسر نہ ہو تو کسی شخص کو اجرت پر حاصل کرے تاکہ وہ اسے وضو کرادے بشرطیکہ اجرت ادا کرنے پر قدرت بھی ہو۔

٧.....اگر مریض آدمی مرض وغیرہ کی وجہ سے پانی کے استعمال پر قدرت نہ رکھتا ہو تو تیمّم کرے اور نماز ادا کرے۔

آداب کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھے سات کام نہیں کرنے چاہئیں، مگر یہ کہ تو باوضو ہو، وہ سات کام یہ ہیں:

١ .....ہر کام شروع کرتے وقت تجھے باوضو ہونا چاہیے۔

٢ .....تجھے اذان نہیں دینی چاہیے مگر یہ کہ تو باوضو ہو۔

٣ .....تجھے مصحف (قرآن مجید) کو نہیں چھونا چاہیے مگر یہ کہ تو باوضو ہو۔

٤ .....تجھے قرآن کی تلاوت نہیں کرنی چاہیے مگر یہ کہ تو باوضو ہو۔

٥ .....تجھے مسجد میں داخل نہیں ہونا چاہیے مگر یہ کہ تو باوضو ہو۔

٦ .....تجھے زیارت قبور نہ کرنی چاہیے مگر یہ کہ تو باوضو ہو۔

٧ .....جب تو اپنی زوجہ سے مجامعت کرنے کا ارادہ کرے تو باوضو ہونا چاہیے۔

نوٹ: قرآن مجید کو چھونے اور سجدہ تلاوت کے لئے وضو شرط ہے اور باقی میں

مستحب ہے۔

نمازی کے سامنے سے جن کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی، اُن کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزوں کے نمازی کے سامنے سے گزر جانے سے اس کی نماز نہیں ٹوٹتی:

١ .....گدھا

٢ .....کتا

٣ .....حیض والی عورت

٤ .....ناپاک آدمی (جس پر غسل فرض ہو چکا ہو)

٥ .....مجوسی (آتش پرست، مشرک)

٦ .....یہودی

٧ .....نصرانی (عیسائیت کا پیروکار)

نمازی کی حرمت کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نمازی کے لئے سات چیزیں حرام ہیں:

١ .....نمازی کے سامنے سے کوئی نہ گزرے۔

٢ .....نمازی کو کوئی سلام نہ کرے۔

٣ .....نمازی سے کوئی سوال نہ کرے۔

٤ .....نمازیوں کے پاس نہ کوئی باتیں کرے نہ آواز بلند کرے۔

٥ .....نمازی کے پاس کوئی اونچی آواز سے سجدہ والی تلاوت نہ کرے۔

٦ .....نمازی کے پاس کوئی اونچی آواز سے قرآن مجید نہ پڑھے۔

٧ .....نمازی کے سامنے اس کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھے۔

عین نماز کی حالت میں جن جانوروں کو قتل کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی، ان کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سات جانور وہ ہیں جن کو عین نماز کی حالت میں ہلاک کر دینا چاہیے اور اس عمل سے نماز نہیں ٹوٹے گی:

١ .....سانپ

٢ .....بچھو

٣ .....گرگٹ

٤ .....بھڑ

٥ .....بندر

٦ .....پسو

٧ .....جوں، چچڑیاں، کھٹمل

ان چیزوں کا بیان جن پر نماز پڑھنا جائز ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزوں پر نماز پڑھنے میں مضائقہ نہیں ہے:

١ .....جو (مریض آدمی) دری یا بستر کی ایسی چادر پر جو گندی ہو اور وہ کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس دری وغیرہ پر پاک کپڑا بچھا کر اس پر نماز پڑھ لینے سے کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہے۔

٢ .....کھلی زمین میں اگر کسی شخص کے لئے بارش یا برف کی وجہ سے زمین پر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو عرق گیر پر کوئی پاک صاف چادر بچھا کر اس پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٣ .....اگر چادر یا کپڑے اور مصلےٰ وغیرہ پر جاندار کی تصاویر ہوں، ان پر نماز پڑھنے میں حرج

نہیں ہے لیکن تصاویر پر سجدہ نہ ہو تصاویر پاؤں کے نیچے آئیں، سجدہ کرنے کی جگہ نہ ہوں۔

٤......ٹاٹ یا چٹائی پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

٥......سنگ مرمر یا پکی اینٹوں پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

٦......بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٧......اونٹ باندھنے کی جگہوں پر، اگر اس جگہ پر کوئی پاک صاف چیز بچھالی جائے تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نوٹ: جس حدیث میں ہے کہ سات جگہوں پر نماز پڑھنا منع ہے۔ روڑی، ڈھیر بچڑ خانہ، قبرستان، گزرگاہ، اونٹوں کا باڑہ اور بیت اللہ شریف کی سطح اس میں اونٹ باندھنے کی جگہ کا بھی ذکر ہے تو یہ حدیث ضعیف ہے، امام ترمذی نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

مکروہات نماز

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سات افعال کا نماز میں کرنا مکروہ ہے:

١ ......نمازی کا قرآن مجید سے دیکھ کر تلاوت کرنا مکروہ ہے۔

٢ ......امام کو لقمہ دینا مکروہ ہے۔

٣ ......آنکھیں میچ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

٤......نماز میں جوڑوں کی کڑکڑاہٹ یا انگلیوں کے پٹاخے نکالنا مکروہ ہے۔

٥......نماز میں منہ چھپانا اور ڈھانپنا مکروہ ہے الا یہ کہ جب جمائی آئے تو پھر منہ چھپانا مکروہ نہ ہوگا۔

٦ ......کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو بچھا دینا مکروہ ہے۔

٧......نماز میں لومڑی کی طرح ایڑیوں پر بیٹھنا مکروہ ہے۔

امامت کا باب

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امامت میں سات چیزیں سنت ہیں:

١ ......امامت کرانے کا سب سے زیادہ حق دار وہ شخص ہے جو زیادہ فقہ اور سنت کا عالم ہو۔

٢ ......اگر فقہ کا علم رکھنے میں سب برابر ہوں تو ان میں سے جو قرآن مجید کا سب سے بڑا قاری ہو۔

٣......اگر قرأت میں سب برابر ہوں تو ان میں سے جو عمر کے لحاظ سے سب سے بڑا ہو۔

٤......امام جب لوگوں کو نماز پڑھائے تو سکون کے ساتھ مل کر رکوع و سجود کرتے ہوئے تخفیف کے ساتھ نماز پڑھائے زیادہ لمبی نہ کرے کیونکہ اس میں کمزور (اور حاجت مند) لوگ بھی ہیں۔

٥......اگر امام رکوع کا ارادہ کرے اور ادھر کچھ نمازیوں کے آنے کا پتہ چلے کہ ان کے پاؤں کی آہٹ سنائی دے رہی ہے تو ایسے میں امام ان کا انتظار نہ کرے بلکہ رکوع میں چلا جائے اور وہاں قلیل سی مقدار توقف کر کے ان آنے والوں کو جماعت کی اسی رکعت میں شریک کرے مگر اتنا ہی ٹھہرے کہ سابقین پر گراں نہ گزرے کیونکہ آنے والوں کی نسبت سابقین کا حق زیادہ بنتا ہے۔

٦......جس وقت امام فجر یا عصر کی نماز سے سلام پھیرے اور نمازیوں میں سے کوئی ابھی نماز پڑھ رہا ہے اور وہ بالکل امام کے چہرے کے سامنے ہو تو امام کو دائیں یا بائیں طرف قبلہ سے منہ پھیر کر بیٹھنا چاہیے، نمازی کے چہرے کی طرف اپنا چہرہ نہ کرے اور اگر وہاں کوئی نماز نہیں پڑھ رہا تو پھر اپنا رخ مقتدیوں کی طرف کر کے دعا مانگے

٧......ظہر، مغرب یا عشاء کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد سنتیں اس جگہ نہ پڑھے جہاں فرضوں کی نماز پڑھائی ہے جب کہ اس کے علاوہ خالی جگہ موجود ہو، اگر خالی جگہ مل جائے تو اس جگہ جہاں فرض پڑھتے ہیں جہاں سے دوسری جگہ منتقل ہو کر سنتیں پڑھے فرضوں کا احترام کرتے ہوئے۔

امام کے لئے ضروری باتوں کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ امام کے لئے دس باتیں نہایت

ناگزیر اور ضروری ہیں:

۱ ......امام قرآن مجید کا قاری ہو قرآن مجید غلط نہ پڑھتا ہو۔

۲ ......فرض سنت کی پہچان رکھتا ہو۔

۳ ......قرات اور تکبیرات جزم کے ساتھ ادا کرنے والا ہو۔

٤ ......رکوع اور سجود پوری طرح ادا کرنے والا ہو۔

٥ ......دعا سب کے لئے کرے صرف اپنے لئے مخصوص نہ کرے ورنہ قوم سے خیانت کرنے والا شمار ہوگا۔

٦ ......سمت قبلہ کو پہچانتا ہو اور قبلہ سے ٹیڑھا ہو کر کھڑا نہ ہو۔

۷ ......جب تک اپنے جُملہ گناہوں سے تائب نہ ہو نماز میں شروع نہ ہو۔

۸ ......امام حرام خور ہو نہ ہی مشتبہ چیزیں کھاتا ہو۔

۹ ......اپنے جسم اور لباس کو پلیدی اور گندگی سے بچا کر رکھتا ہو۔

۱۰ ......امام اپنے اہل مسجد میں اگر کسی برائی کو دیکھے تو اس کو منع کرسکتا ہو اور منع کر کے ان میں تبدیلی لائے ان کی برائی پر راضی نہ ہو نیز لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دے۔

مقتدیوں کے لئے ضروری باتوں کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے لئے سات چیزیں ضروری ہیں:

۱ ......مقتدی اپنے امام سے پہلے تکبیر نہ کہے' اگر اس نے امام سے پہلے تکبیر کہی تو اس کی نماز جائز نہ ہوگی' امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جائز ہے (صاحبین کے نزدیک نہیں) اور اگر امام کے بعد کہی تو صاحبین کے نزدیک بھی جائز ہو جائے گی۔

ایک قول یہ ہے کہ امام کے ساتھ تکبیر کہی تو اس کی نماز کامل ہے اور اس کو کامل ثواب ملے گا' یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ہے اور صاحبین فرماتے ہیں: اس کی

نماز جائز ہوگئی اور اس کو ایک ثواب ملے گا اور اگر امام کے تکبیر کہنے کے بعد اس نے تکبیر کہی تو اس کو امام کی متابعت کرنے کے سبب پچیس نمازوں کا ثواب ملے گا۔

۲ ......جس وقت مقتدی امام کے پاس پہنچا تو وہ رکوع میں تھا' مقتدی اپنی تکبیر کے ساتھ تکبیر افتتاح کی نیت کرے پھر رکوع کی تکبیر کہے سو اگر امام نے مقتدی کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے سے پہلے ہاتھ اٹھالیا تو مقتدی اس رکعت کا اعادہ نہیں کرے گا۔

۳ ......مقتدی امام کے پیچھے نہ تعوذ پڑھے گا اور نہ قرأت کرے گا۔

٤ ......مقتدی کو رکوع اور سجود کرنے میں اپنے امام سے پہلے نہ جھکنا چاہیے اور نہ سر اٹھانا چاہیے۔

ایک روایت میں آتا ہے: جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھالیتا ہے ڈر ہے کہ اس کے سر کو کتے یا گدھے کے سر میں بدل دیا جائے اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جو شخص سجدہ میں جائے اور وہ امام کے سر اٹھانے سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔

٥ ......اگر کوئی شخص اس وقت امام سے ملا جس وقت وہ ایک رکعت یا دو رکعت ادا کر چکا ہے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ باقی رہی ہوئی رکعتوں میں تعوذ پڑھے اور پھر سورت فاتحہ پڑھ کر اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھے۔

٦ ......اگر کوئی شخص امام کے ایک یا دو رکعت پڑھنے کے بعد اس کے ساتھ شریک ہوا ہے تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے وقت جلدی سے نہ اٹھ کھڑا ہو بلکہ اس کے دوسری طرف سلام پھیرنے کا انتظار کرے' ہوسکتا ہے امام کو نماز میں سہو ہوا ہو اور اس نے سجدہ سہو کرنا ہو اور تاکہ یہ بھی امام کے ساتھ سجدہ کرے حتیٰ کہ اگر مقتدی نے توقف نہیں کیا تھا اور جلدی سے کھڑا ہو گیا تھا اور امام پر سہو کے دو سجدے واجب ہیں تو مقتدی کو چاہیے کہ وہ قیام سے لوٹ آئے اور بیٹھ کر امام کے ساتھ سجدہ سہو ادا کرے اور اگر وہ کھڑا ہو گیا تھا اور اب بیٹھا نہیں بے شک امام نے سلام پھیر دیا تو اس کی نماز جائز ہو جائے گی لیکن اگر اس نے امام کے سلام پھیرنے سے پہلے سلام پھیر دیا

کہ امام ابھی سجدہ سہو کے قعدہ میں ہے تو اس کی نماز باطل ہوگئی کیونکہ یہ بھی امام کے پیچھے ہی ہے صورۃً بھی اور معنیً بھی۔

۷..... مسبوق جب فارغ ہو تو اس نے امام کے ساتھ سجدہ سہو ادا نہیں کیا تھا تو اس کو چاہیے کہ اب سجدہ سہو ادا کرے۔

صفِ اوّل کی فضیلت کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صف اول کو بقیہ صفوں پر سات وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔

۱..... حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسا کام بتایئے جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں، رسول اللہ ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا: تُو لوگوں کا امام بن جا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس کی تو میں طاقت نہیں رکھتا' تو آپ نے فرمایا کہ تو اپنی قوم کا مؤذن بن جا' اس نے عرض کیا: میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو آپ نے فرمایا: تو پہلی صف میں شامل ہو کر نماز ادا کرنے والا ہو جا۔

۲..... فرمان نبوی ﷺ ہے: اگر لوگوں کو علم ہو جاتا کہ پہلی صف میں نماز پڑھنے کی کتنی فضیلت ہے تو لوگ صف اول میں جگہ حاصل کرنے کے لئے لڑائی کرتے۔

۳..... حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صف اول آسمان میں فرشتوں کی صف کی مثل ہے۔

٤..... تمام صفوں میں افضل پہلی صف ہے پھر امام کے مقابل پھر امام کے دائیں طرف الا یہ کہ بائیں طرف جگہ خالی ہو (تو اس کو پر کرنا افضل ہے)۔

۵..... پہلی صف پر اللہ تعالیٰ کی (خاص) رحمت کا نزول ہوتا ہے پھر اس صف پر جو پہلی صف میں امام کے مقابل ہو پھر جو امام کے دائیں طرف ہو پھر سب برابر ہیں' سب پر ایک جیسی رحمت ہوتی ہے۔

٦..... پہلی صف والوں کے لئے تین دعائیں مقبول ہیں اور دوسری صف والوں کے لئے

دو دعائیں مقبول ہیں اور تیسری صف اور اس کے بعد والوں کے لئے ایک دعا مقبول ہے جیسا کہ نعمان ابن بشیر سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلی صف کے لیے تین مرتبہ دوسری صف کے لئے دو مرتبہ اور تیسری کے لئے ایک مرتبہ بخشش کی دعا فرمائی۔

۷..... قوم پر لازم ہے کہ صف اول میں امام کے مقابل اس کو کھڑا کریں جو ان میں سب سے زیادہ فقہ اور سنت کا عالم ہو اور اگر وہ علم میں برابر ہوں تو اسے جس کی ان میں سے عمر لمبی ہو۔

نماز کی صفوں کو سیدھا رکھنے کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صفوں کے سیدھے کرنے کے متعلق سات باتیں ہیں:

۱..... حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ تم اپنی صفوں کو سیدھا کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

(اور ایک روایت میں ہے، حضور ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم اپنی صفیں سیدھی کرلو ورنہ ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل ٹیڑھے نہ کر دے۔)

سنن ابوداؤد میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی صفوں کو برابر کرلو۔

۲..... جب تک صفیں برابر نہ ہوں امام تکبیر نہ کہے کیونکہ صفیں سیدھی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ (نوٹ: طبرانی میں ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوں کو برابر کرو اور کندھوں کو مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے لئے بازو نرم کردو۔)

بخاری اور دیگر صحاح میں ہے: نعمان بن بشیر سے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو تیر کی طرح سیدھا کرتے تھے اور آپ کا فرمان ہے: تم صفوں کو سیدھا کرو یا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ اختلاف ڈال دے گا' نیز ''بخاری' مسلم'' اور ''ابن ماجہ'' وغیرہ میں ہے حضرت انس سے مروی ہے' فرمایا کہ صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا تکمیل نماز میں سے ہے۔

٣...... جب تک پہلی صف مکمل نہ ہو دوسری صف میں نہیں کھڑا ہونا چاہیے۔

٤......اور جب تک دوسری صف مکمل نہ ہو تیسری صف میں نہیں کھڑا ہونا چاہیے۔

٥......اُس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا ثواب نہیں جو اس لئے چلا کہ صف میں کشادگی کو بند کردے۔

٦...... بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کو سیدھا کرنے والے شخص پر درود بھیجتے ہیں۔

٧......صف کے پیچھے اکیلے آدمی کو کھڑا ہونا مکروہ ہے لیکن اگر آدمی اکیلا ہو تو اگلی صف کے آدمی کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے ہٹنے کا اشارہ کرے حتیٰ کہ وہ پیچھے ہٹ کر اس کے ساتھ کھڑا ہو اور اگر وہ پیچھے نہیں آیا تو پھر یہ اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھ لے (اس کی نماز درست ہوگی اور گناہ نہیں ہوگا) ایک قول یہ بھی ہے کہ اکیلا نمازی ہو تو مسجد کے وسط میں کھڑا نہ ہو بلکہ وہ مسجد کی دیوار کی جانب کھڑا ہو اور اگر کوئی شخص صف میں اکیلا کھڑا ہوا اور وسط میں ہے اور اس نے نماز پڑھ لی تو اس کی نماز؟ ایک روایت کے مطابق کراہت کے ساتھ جائز ہو جائے گی۔

باجماعت نماز نہ پڑھنے والے شخص کا حکم

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے والے شخص کے متعلق سات باتیں ذکر کی جاتی ہیں:

١......حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”لو لا النساء والولدان لا حرقت على الذين تخلفوا عن الجماعة بيو تهم“۔

اگر عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں ان لوگوں کے گھر کو آگ لگا دیتا جو جماعت سے پیچھے رہے ہیں۔

نوٹ: مسلم شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو لکڑیاں اکھٹی کرنے کا حکم دوں پھر ایک شخص

سے جماعت کرانے کے لئے کہوں پھر ان لوگوں سمیت (جو جماعت میں نہیں آتے) ان کے گھروں میں آگ لگا دوں۔ ایک روایت میں ہے: منافقین پر سب سے زیادہ دشوار عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ (مسلم شریف)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم سمجھتے تھے کہ باجماعت نماز چھوڑنے والا یا تو منافق ہوتا ہے جس کا نفاق معروف ہو یا بیمار، بلکہ بیمار بھی دو شخصوں کے کاندھوں کا سہارا لے کر مسجد میں نماز پڑھنے آتا تھا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سنن ھدیٰ کی تعلیم دی اور سنن ھدیٰ میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس مسجد میں اذان ہوتی ہو اس میں آکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو اذان کے بعد مسجد سے جاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس شخص نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جماعت سے نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اور اگر تم نے گھروں میں نماز پڑھی جیسا کہ یہ تارک نماز پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی ﷺ کی سنت کے تارک ہو گئے اور جو نبی ﷺ کی سنت کا تارک ہو وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ جماعت کو ترک کرنے والا منافق ہوتا ہے۔

٢......حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے بعد حکمران ظلم کرنا شروع کردیں گے اور برا طریقہ اپنا لیں گے تو میں ان لوگوں پر مالی جرمانہ عائد کردیتا جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے۔

٣......حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے: جو شخص مسجد کے نزدیک ہو اور اذان سنے اور پھر بغیر عذر کے جواب نہیں دیتا (یعنی جماعت سے نماز نہیں پڑھتا) تو اس کی نماز (کامل) نہیں ہوگی۔

٤...... جو شخص نماز باجماعت کو چھوڑنے والا ہے وہ بدعتی، گمراہ اور لغو آدمی ہے۔

٥...... جس شخص نے جماعت چھوڑ دی اللہ تعالیٰ اس کی جان اور مال سے برکت کو دور فرما دیتا ہے (وہ بے برکت اور منحوس آدمی ہے)۔

٦......جس شخص نے جماعت چھوڑ دی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اپنے نبی ﷺ کی شفاعت سے محروم فرما دے گا۔

٧......جماعت کے ساتھ نماز کو صرف وہی شخص چھوڑتا ہے جو منافق ہو اور دنیا اور آخرت میں ملعون (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور) ہو۔

(جیسا کہ ''مسلم شریف' ابوداؤد' وغیرہ کی احادیث گزری ہیں۔)

حدث (بے وضو ہونا) کے علاوہ جن چیزوں سے نماز باطل ہو جاتی ہے ان کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سات چیزیں حدث (بے وضو ہونے) کے علاوہ ایسی ہیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے:

١......مستحاضہ عورت وضو کر کے نماز میں داخل ہوئی اور اس نے ایک رکعت یا دو رکعت پڑھی تھیں کہ نماز کے درمیان میں اس کا خون آنا ختم ہو گیا تو وہ استحاضہ سے پاک ہو گئی اور بغیر حدث (وضو ٹوٹنے) کے اس کی نماز ٹوٹ گئی' اس پر وضو کر کے از سر نو نماز پڑھنا واجب ہے۔

٢......جس شخص کو سلسلِ بول کی بیماری لاحق ہو اس نے وضو کر کے نماز پڑھنی شروع کی ایک رکعت یا دو رکعت پڑھی تھیں کہ اس کا پیشاب آنا رک گیا' اس کی نماز ٹوٹ گئی اب اس پر واجب ہے کہ وہ وضو کرے اور از سر نو نماز پڑھے۔

٣......کسی آدمی کے زخم ہے یا ناسور ہے جو رستا رہتا ہے' اس نے وضو کر کے نماز پڑھنی شروع کی' ایک یا دو رکعت ادا کی تھیں کہ خون بند ہو گیا' اس کی نماز ٹوٹ گئی' اس پر وضو کر کے از سر نو نماز پڑھنا واجب ہے۔

٤......جس کا پیٹ نہیں رکتا دائمی اسہال میں مبتلا ہے' اس نے وضو کیا اور نماز پڑھنا شروع کی ایک یا دو رکعت ادا کی تھیں کہ اسہال رک گئے اور نماز (بغیر حدث یعنی بے وضو ہو کے) ٹوٹ گئی' اب اس پر واجب ہے کہ وہ وضو کر لے اور از سر نو نماز پڑھے۔

٥......ایک شخص نے تیمّم کیا اور نماز پڑھنی شروع کی' ایک یا دو رکعتیں پڑھی تھیں کہ اسے پانی میسر آ گیا تو اس کی نماز ٹوٹ گئی ہے' وہ وضو کر کے از سر نو نماز پڑھے۔

٦......ایک شخص نے موزوں پر مسح کیا تھا اور نماز میں داخل ہوا' ابھی اس نے ایک یا دو رکعتیں پڑھی تھیں کہ مسح کی مدت ختم ہو گئی اس کی نماز منقطع ہو گئی' اس پر واجب ہے کہ موزے اتار کر پاؤں دھوئے اور نئے سرے سے نماز پڑھے۔

(دیکھئے فتح القدیر ج ا ص ١٠٥)

٧......ایک برہنہ شخص وضو کر کے نماز میں داخل ہوا اور اس نے ایک یا دو رکعت پڑھی تھیں کہ اس کو کپڑے مل گئے' اس کی نماز منقطع ہو گئی' اس پر کپڑے پہن کر نئے سرے سے نماز پڑھنا واجب ہے۔

کپڑوں پر لگی ہوئی نجاست کا حکم

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دس چیزیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی چیز ایک درھم کی مقدار کے برابر کپڑوں پر لگی ہو تو اس کپڑے میں نماز جائز نہیں ہو گی:

١......جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان جانوروں کے پیشاب کا بھی یہی حکم ہے جن کا گوشت کھایا نہیں جاتا۔ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب کپڑوں کو لگ جائے تو جب تک وہ فاحش اور واضح مقدار میں نہ ہو کوئی نقصان اور ضرر نہیں ہے' فاحش کثیر یعنی حد سے زیادہ کی مقدار۔ امام ابو یوسف کے نزدیک بالشت در بالشت ہے اور امام محمد کے نزدیک اس کا اندازہ کپڑے کا چوتھائی حصہ ہے۔

٢......جن جانوروں کا گوشت کھایا نہیں جاتا ہے ان کا گوبر اور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے گوبر کے حکم بارے ہمارے اصحاب احناف کے درمیان اختلاف ہے۔

٣......خون' کیونکہ یہ نجاست غلیظہ ہے۔ (دیکھئے فتح القدیر ج ا ص ١٤٠)

٤......قی (الٹی)۔(دیکھئے حوالہ سابقہ)

٥......کچ لہو، خون ملی پیپ

٦......پیپ خالص، جس میں خون یا کچ لہو کی آمیزش نہ ہو۔

٧......شراب کی تلچھٹ

٨......منی (اس میں شوافع کا اختلاف ہے)۔

٩......مذی (سفید پتلا پانی، اس کے نکلنے کا احساس تک نہیں ہوتا، عورت میں اس کا نام قذی ہے)۔

١٠......ودی (سفید رنگ کا لیس دار مادہ جو پیشاب کے بعد نکلتا ہے)۔

ان چیزوں کا بیان جو کپڑے پر لگ جائیں تو ان کے ساتھ نماز صحیح اور جائز ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دس چیزیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی کپڑے پر لگ جائے تو اس کے ساتھ نماز جائز ہے:

١......گدھے کا پسینہ

٢......سوتے وقت انسان کے منہ سے بہنے والا پانی۔

٣......اگر کپڑے پر منی لگ گئی اور خشک ہونے پر اس کو رگڑ اور کھرچ کر زائل کر دیا ہو۔

٤......پھل کا رس، عورت کا انڈرویئر۔

٥......بارش کا پانی جو پرنالے سے گر کر کپڑے کو لگ جائے۔

٦......حیض اور نفاس والی عورت کا پسینہ، تھوک اور رینٹھ اسی طرح جنبی شخص کی یہ تینوں چیزیں۔

٧......شیر خوار اور دودھ پیتے بچے کی قئی۔

٨......ایسا بچہ جو دودھ پیتا ہو اور ابھی اس نے کھانا پینا شروع نہ کیا ہو، اس کا پیشاب کپڑے کو لگ جائے اور اس پر ایک بار پانی بہا دیا گیا ہو۔

٩......چٹانوں وغیرہ سے پانی بکھر کر ادھر ادھر پھیل جائے، معلوم نہ ہو کہ پاک ہے یا ناپاک ہے، وہ پانی گزرنے والے شخص پر پڑ جائے اور اس پر لگ جائے۔

١٠......گدھے کے پیشاب کے چھینٹے جو سوئی کے ناکے کے برابر ہوں، تیز ہوا چلنے کی وجہ سے آدمی کے کپڑوں پر پڑ جائیں۔

ان کپڑوں کا بیان جن میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دس قسم کے کپڑوں میں نماز جائز ہے:

١......ان دھلے خام (سوتی) کپڑے میں۔

٢......مشرک، یہودی یا نصرانی کے کپڑوں میں۔

٣......وہ کپڑا جسے مشرک، یہودی یا نصرانی نے بنایا یا رنگا ہو۔

٤......حیض و نفاس والی عورت اور جنبی شخص کے کپڑوں میں۔

٥......وہ کپڑا جس سے مردے کو نہلانے کے بعد اس کا جسم پونچھ کر خشک کیا ہو۔

٦......مردار جانور کی اون، بالوں اور پشم سے بنے ہوئے کپڑے میں۔

٧......لومڑی اور سمور (نیولے سے مشابہ اور اس سے قدرے بڑا جانور، اس کی کھال سے پوشش تیار کرتے ہیں) کی کھال سے تیار شدہ لباس میں۔

٨......مردار کی بالوں سمیت کھال سے تیار کردہ جیکٹ وغیرہ میں جب کہ اس کی کھال دباغت شدہ ہو۔

٩......اسی طرح ہر پرندے کی کھال کا حکم ہے جب کہ اس کو ذبح کیا گیا ہو ماسوائے خنزیر کی کھال کے کہ وہ نجس ہے۔

١٠......ریشمی کپڑے میں جب کہ اس کا بانا سوتی ہو یا السی کے ریشے کا ہو۔

سجدہ سہو کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات باتوں کی وجہ سے نماز میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے:

١ ..... نماز میں نمازی (چاہے مرد ہو یا عورت) سے جنس نماز میں سے کسی فعل کی زیادتی یا کمی ہو جانے سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

٢ ..... قیام کی جگہ قعود یا اس کے برعکس ہو جانے سے سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

٣ ..... قرات مخفی طور پر کرنی تھی اونچی آواز سے یا بلند آواز سے پڑھنی تھی اس کے خلاف ہو گیا تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ (دیکھئے فتح القدیر ج ا ص ٣٥٦)

٤ ..... تشہد میں قرات یا قرات میں تشہد پڑھ دیا تو سجدہ سہو لازم ہے۔

٥ ..... نمازی کو شک ہو گیا کہ آیا اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین پڑھیں یا چار پڑھی ہیں تو تحری یعنی غور و فکر کر کے جتنی پر یقین ہو اس کو لے لے اور پھر سجدہ سہو کرے۔

٦ ..... فجر کی نماز کے علاوہ کسی نماز میں دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا، یا فجر کی نماز میں چار رکعت پڑھ لیں لیکن دو رکعت میں تشہد کی مقدار بیٹھا تھا پھر یاد آ گیا تو نماز مکمل کرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

٧ ..... اگر بھول کر سلام پھیر لیا، پھر یاد آیا اور اٹھ کر باقی نماز ادا کی تو اس صورت میں بھی سجدہ سہو واجب ہے۔

سجدہ سہو کے بارے میں ایک اور باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دو مسئلوں میں بھولنے والے شخص پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا:

١ ..... امام کو سہو ہو گیا اور اس نے سجدہ سہو نہیں کیا تو مقتدیوں پر سجدہ سہو کرنا واجب نہیں ہے۔

٢ ..... جب امام نے سلام پھیرا تو جماعت میں ایک وہ شخص بھی تھا جو ایک یا دو رکعت ہو

چکنے کے بعد شریک ہوا تھا، وہ بھول کر ایک گھڑی بیٹھ گیا پھر اس کو یاد آ گیا اور اس نے اٹھ کر اپنی باقی رہی ہوئی نماز ادا کی تو اس شخص پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

ضروری بات: سجدہ سہو چاہے کسی فعل کی زیادتی کرنے سے لازم آئے چاہے کمی کرنے کی وجہ سے دونوں صورتوں میں سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرنے ہیں سلام سے پہلے نہیں۔

اوقاتِ نماز کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز کے اوقات دس ہیں:

١ ..... نماز ظہر کا وقت: ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہو جاتا ہے اور ہر شئی کی ایک مثل سایہ ہونے تک باقی رہتا ہے۔

٢ ..... نماز عصر کا وقت: جب ظہر کا وقت ختم ہو جائے شروع ہو جاتا ہے (صاحبین کے نزدیک ایک مثل سایہ کے بعد اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر شئی کے دو مثل سایہ تک ظہر اور اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہوگا) اور سورج متغیر ہونے تک باقی رہتا ہے۔

٣ ..... نماز مغرب کا وقت: سورج غروب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور شفق کے غائب ہونے تک باقی رہتا ہے۔

شفق سے مراد، امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے۔ اب اگر کسی شخص نے چاہے مرد ہو یا عورت، چاہے مریض ہو یا مسافر شفق کے غائب ہونے سے پہلے نماز پڑھی تو ان کی نماز جائز نہ ہوگی کیونکہ انہوں نے وقت سے پہلے ہی نماز پڑھ لی ہے۔

٤ ..... عشاء کا وقت: شفق کے غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور صبح صادق طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

٥ ..... نماز فجر کا وقت: صبح صادق طلوع ہونے سے شروع اور سورج طلوع ہونے پر ختم ہو

جاتا ہے۔

۶ .....مغرب کی نماز گرمیوں میں بھی اور سردیوں میں بھی جلدی پڑھنی چاہیے اور عشاء کی نماز گرمیوں میں جلدی اور سردیوں میں تاخیر سے پڑھنی چاہیے مگر یہ تاخیر تہائی رات سے تجاوز نہ کرے۔

۷ .....اگر دن کے وقت بادل چھائے ہوں اور مطلع صاف نہ ہو تو فجر، ظہر اور مغرب کی نمازوں میں تاخیر کر لینی چاہیے اور عصر اور عشاء مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں جلدی پڑھنی چاہیے۔

نوٹ: فجر کی نماز کو اسفار کے بعد پڑھنا افضل ہے، اس کا زیادہ اجر ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا: "اسفروا بالفجر لأنه اعظم للاجر" فجر کو روشن کر کے پڑھو کیونکہ اس کا بہت ثواب ہے۔

۸ .....موسم گرما میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھنا افضل ہے۔

۹ .....اور کسی شخص نے اوقات مذکورہ سے پہلے نماز پڑھی تو اس کی نماز نہ ہوگی اور اسی طرح اگر کوئی ان اوقات کے بعد نماز پڑھتا ہے اور وہ اس قدر کوتاہی کرتا ہے کہ وقت جاتا رہا تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ دونوں کا نافرمان ہے۔

اوقات مکروہہ کا بیان

۱۰ .....طلوع و غروب و نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں، نہ فرض نہ واجب نہ نفل، ادا نہ قضا، یوں ہی سجدہ تلاوت و سجدہ سہو بھی ناجائز ہے البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوب رہا ہو پڑھ لے مگر اتنی دیر کرنا حرام ہے۔ یوں ہی ان تینوں اوقات میں نماز جنازہ اور طواف کی دو رکعتیں پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔ (دیکھئے: فتح القدیر ج۱ ص۱۶۳)

فائدہ: وقت فجر طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔

صبح صادق چمکنے سے طلوع آفتاب تک ان بلاد میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہو جاتا ہے پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے

یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہے پھر بڑھتا ہے یہاں تک کے ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹہ ۲۴ منٹ ہوتا ہے پھر کم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۱ مارچ کو وہی ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے۔

(مزید تفصیل کے لیے دیکھئے! بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۱، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

(ب) وقت ظہر و جمعہ، آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دوچند ہو جائے۔

(ج) وقت عصر بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوائے سایہ اصلی کے دومثل سایہ ہونے سے ڈوبنے تک ان بلاد میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ۲ گھنٹے ۲ منٹ ہے۔ (دیکھئے تفصیل بہار شریعت حصہ سوم ص۱۲)

(د) وقت مغرب ان شہروں میں کم از کم ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔ (بہار شریعت حصہ سوم)

فرضوں اور سنتوں کی ایک رات اور دن میں کل کتنی رکعتیں ہیں؟

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رات اور دن میں فرضوں اور سنتوں کی کل ۳۲ رکعات ہیں، ان میں سے فرضوں کی تعداد ۱۷ ہے، سنتوں کی ۱۲ اور نماز وتر کی تین رکعت واجب ہیں، تفصیل اس طرح ہے:

۱ .....نماز فجر کی کل چار رکعتیں ہیں، ان میں سے دو سنت ہیں اور دو فرض ہیں، فرض اور سنت کی ہر رکعت میں الحمد شریف اور اس کے ساتھ کوئی سورت ملا کے پڑھنی ہے۔

۲ .....نماز ظہر کی کل بارہ رکعتیں ہیں، چار رکعات سنتیں ہیں پھر چار رکعت فرض ہیں اور پھر دو رکعت سنتیں ہیں (اور دو رکعت نفل ہیں) ۴+۴+۲+۲=۱۲، سنتوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھنی ہوتی ہے اور فرضوں میں پہلی دو

رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت دونوں پڑھیں گے اور آخری رکعت یا رکعتوں میں خاص فاتحہ پڑھنا۔

٣...... نماز عصر کی چار رکعت فرض ہیں، پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں گے اور آخری دو رکعتوں میں خاص طور پر فاتحہ پڑھنی ہوتی ہے۔

٤...... مغرب کی پانچ رکعتیں ہیں، ان میں سے تین رکعات فرض ہیں جن میں سے پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الحمد شریف اور ساتھ کوئی سورت پڑھیں گے اور تیسری رکعت میں خاص فاتحہ شریف پڑھیں گے، اس کے بعد دو رکعت سنت ہیں، سنتوں کی دونوں رکعات میں فاتحہ شریف اور ساتھ کوئی سورت ملانا ہوتی ہے۔

٥...... عشاء کی نو رکعتیں ہیں، چار فرض ہیں، ان میں سے پہلی دو رکعتوں میں الحمد شریف اور اس کے ساتھ سورت پڑھے اور آخری دو رکعتوں میں الحمد للہ خاص ہے، اس کے بعد دو رکعت سنتوں میں الحمد شریف اور سورت پڑھنی ہے۔

اس کے بعد تین رکعات وتر واجب ہیں، ان میں سے پہلی دو رکعتوں میں سورت الحمد اور ساتھ کوئی سورت ملا کر پڑھنا واجب ہے اور دو رکعتوں پر قعدہ کرے اور تشہد پڑھے پھر سلام سے پہلے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو اور اس میں الحمد شریف اور ساتھ ایک سورت پڑھے اور ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے اور دعائے قنوت پڑھے۔

نماز وتر کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وتر کے باب میں دس چیزوں کا یاد رکھنا ضروری ہے:

١...... تین رکعت سے کم وتر کی نماز نہیں ہوتی اور ان کے درمیان میں سلام سے فصل نہیں کیا جائے گا، ایک ہی سلام سے تینوں رکعتیں پڑھی جائیں گی۔

٢...... دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھیں گے، رکوع کے بعد دعائے قنوت نہیں پڑھی جائے گی۔

٣...... وتروں کی پہلی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' کی

سورت پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور ''قل یا ایھا الکافرون'' کی سورت پڑھے اور تیسری رکعت میں فاتحہ اور سورت ''قل ھو اللہ احد'' پڑھے پھر تکبیر کہے اور رکوع سے پہلے یہ دعا پڑھے ''اللھم انا نستعینک و نستغفرک و نومن بک و نتوکل علیک و نثنی علیک الخیر و نشکرک و لا نکفرک و نخلع و نترک من یفجرک ط اللھم ایاک نعبد و لک نصلی و نسجد و الیک نسعی و نحفد و نرجو رحمتک و نخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق''۔

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی اچھائی کو تیری طرف پھیرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور ہم ناشکری نہیں کرتے اور ہم تیری نافرمانی کرنے والے سے الگ ہوتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں، یا اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں اور تجھی کو سجدہ کرتے ہیں تیری ہی طرف ہماری تگ ودو ہوتی ہیں، ہم تیری رحمت کی امید کرتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

٤...... اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع اور سجدہ کر لیا تو جب سلام پھیرے تو دعائے قنوت چھوٹ جانے کی وجہ سے دو سہو کے سجدے کرلے۔

٥...... اگر بیدار ہونے پر اعتماد ہو تو افضل یہ ہے کہ وتر رات کے اخیر پہر میں پڑھے۔

٦...... وتروں کا وقت عشاء کے بعد ہے، رات کی جس گھڑی میں بھی پڑھے گا جائز ہیں۔

٧...... جب وتر پڑھ لیے پھر اٹھا اور نوافل سے جو کچھ پڑھنا چاہے جائز ہے۔

٨...... اگر وتر پڑھنا بھول گیا تھا پھر فجر طلوع ہونے کے بعد یاد آیا تو وتر کی قضا پڑھے اور بعض فقہاء کے نزدیک دعائے قنوت نہ پڑھے تاکہ فجر میں قنوت پڑھنے والا نہ ہو لیکن زیادہ درست یہ ہے کہ دعائے قنوت پڑھے۔

٩...... حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز وتر سے فارغ ہوتے سلام پھیرنے کے بعد تین بار یہ

دعا پڑھتے تھے: ''سبحان الملک القدوس '' اور چوتھی بار میں یہ بھی پڑھتے: ''رب الملائکة والروح'' اور آواز کو بلند فرماتے۔

۱۰ ...... وتر فرض کی طرح واجب ہیں وتروں کو نہ سفر میں ترک کیا جائے گا اور نہ حضر میں ترک کرنا جائز ہے۔

مسافر کی نماز کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سفر کے سلسلہ میں دس باتوں کا یاد رکھنا ضروری ہے:

۱ ...... جب سفر شرعی (جو کہ اونٹ کی چال سے یا پیدل چلنے سے تین دن اور رات کی مسافت ہوتا ہے) کا ارادہ کر لیا تو سفر میں فجر اور مغرب کے علاوہ باقی نمازوں میں قصر کرنا واجب ہے۔

۲ ...... اگر کوئی مسافر ظہر، عصر اور عشاء میں مقیم شخص کی نماز میں شریک ہو گیا اگر چہ یہ شرکت تشہد کے آخر میں ہی کیوں نہ ہو اس پر پوری چار رکعتیں پڑھنا واجب ہے۔

۳ ...... اگر سفر میں ظہر اور عصر کی نمازیں بھول کر رہ گئیں ہوں پھر اقامت کی حالت میں یاد آئیں تو دوگانہ ہی پڑھے گا۔

٤ ...... اور اگر ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں حضر یعنی مقیم ہونے کی حالت میں بھول کر رہ گئیں پھر سفر میں یاد آیا تو پوری چار رکعتیں قضا پڑھنا ہونگیں۔

٥ ...... جب مسافر نے کسی شہر میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا تو اس پر مقیم لوگوں کی طرح پوری نماز پڑھنا واجب ہے اور اگر پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ کیا ہو تو پھر سفری نماز پڑھے گا اگر چہ اس شہر میں کئی سال ٹھہرا رہے۔

٦ ...... مسافر اپنی سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے، سواری کا رخ چاہے مشرق اور مغرب جس طرف کو بھی ہو نمازی اپنے سر سے اشارہ کرے گا اور رکوع کی بہ نسبت سجدہ کے لیے سر کو زیادہ جھکائے۔

۷ ...... اگر نماز پڑھنے کے بعد مسافر اپنے شہر میں داخل ہوا اور وقت ابھی باقی ہے تو جو نماز

سفر میں ادا کر چکا ہے اس کا اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۸ ...... اگر امام مسافر ہو اور نمازیوں میں بعض مقیم بھی ہیں تو جب امام سلام پھیرے تو مقیم لوگ کھڑے ہو جائیں اور اپنی رکعتیں پوری کر لیں۔

۹ ...... مسافر وتر کو تو کسی حال میں ترک نہ کرے اور اسی طرح سنتوں کو بھی ترک نہ کرے، جس قدر ہو سکے سنتیں پڑھنے کی کوشش کرے۔

۱۰ ...... روزے کے سلسلہ میں مسافر کو اختیار ہے چاہے تو سفر میں روزہ رکھ لے اور چاہے تو چھوڑ دے (اور بعد میں قضا کر لے) تاہم اگر قدرت ہو تو رکھنا ہی افضل ہے۔

نماز جمعہ کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جمعہ[1] کے باب میں دس باتیں یاد رکھنا ضروری ہیں:

۱ ...... جمعہ کا دن مبارک دن ہے اور یہ دنوں کا سردار ہے، جمعة المبارک کے دن میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جو نیکی کی جائے اس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا اجر و ثواب ہے اور اسی طرح اس دن میں اگر کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کا گناہ بھی بہت بھاری ہوگا۔

---

[1] امام ابن ماجہ روایت کرتے ہیں، ابولبابہ ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی بڑی عظمت ہے اور جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن سے زیادہ عظمت والا ہے اور اس دن میں پانچ خصوصیات ہیں: (۱) حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت جمعة المبارک کے دن ہوئی (۲) اور جمعہ کے دن میں وہ زمین پر اتارے گئے (۳) اور جمعہ کے دن اُن کا انتقال ہوا (۴) جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگے اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے جب کہ وہ کوئی حرام چیز کا مطالبہ نہ کرے اور قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی، اسی لئے جمعہ کے دن ہر مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ، سمندر سب خوف زدہ ہو جاتے اور ڈرتے ہیں۔

٢......جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنا سنت ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے۔

٣......جمعۃ المبارک کے دن جو شخص پہلے اور جلدی آ کر امام کے قریب پہلی صف میں بیٹھے، خاموش رہے اور کوئی لغو بات نہ کرے تو ایسا ہے جس طرح گویا اس نے ایک اونٹنی کی قربانی کی ہو۔

٤......امام جب مسجد میں داخل ہو تو اس کے بعد نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

٥......امام جب منبر پر چڑھ کر خطبہ شروع کر دے تو گفتگو کرنا حرام ہے۔

٦......امام کی طرف رخ کر کے بیٹھنا اور توجہ اور دھیان سے خطبہ سننا چاہیے۔

٧......خطبہ کے دوران میں اگر امام کو کوئی سلام کرے تو یا کوئی شخص چھینک مارے تو سلام کا جواب دے اور نہ چھینک مارنے والے کے جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہے۔

٨......امام منبر پر (دوران خطبہ) جب ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھے یا نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے تو سامعین کو خاموش رہنا چاہیے۔ ایک قول یہ ہے کہ بلند آواز سے درود پاک نہ پڑھے، آہستہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٩......مسجد سے باہر جب کہ نمازی اور مسجد کے درمیان سے راستہ گزرتا ہو اور صفیں متصل نہ ہوں تو نماز جائز نہ ہوگی۔

١٠......اگر کوئی شخص تشہد کی حالت میں امام کو پائے تو وہ جمعہ کی نیت کرے اور دو رکعت پڑھے، یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ظہر کی نیت کرے اور چار رکعتیں پڑھے۔

عیدین کی نماز کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عیدین کی نماز کے بارے میں دس باتیں یاد رکھنا ضروری ہیں:

١......عیدین کی نمازیں اہل مصر پر فرض ہیں، دیہات والوں پر فرض نہیں ہے جس طرح

جمعہ کا یہی حکم ہے۔

٢......عید کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

٣......عید الفطر کے دن طاق عدد کھجوروں (یا میٹھی چیز) سے صبح کرے اور عید گاہ جانے سے قبل فطرانہ ادا کر دے اور عید قربان کے دن امام کی نماز سے فارغ ہونے تک کھانا مؤخر کرے اور نماز کے بعد قربانی کا جانور ذبح کرے۔ یہ اہل مصر کے لئے حکم ہے۔ جو لوگ دیہات میں رہتے ہیں یا بادیہ نشین ہیں وہ قربانی کے دن طلوع فجر کے بعد ذبح کر سکتے ہیں۔

٤......اہل شہر کے لیے شہر کی جامع مسجد میں اور جامع مسجد سے باہر عیدین کی نماز پڑھنا جائز ہے اور شہر سے باہر کھلے میدان اور عید گاہ میں نکلنا افضل ہے اور عید الفطر میں امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک عید گاہ کے راستہ میں تکبیریں آہستہ اور خفیہ پڑھنا چاہیے اور امام ابو یوسف اور امام ابو محمد کے نزدیک جہراً اور عید الاضحیٰ میں بالاتفاق جہراً تکبیرات پڑھی جائیں گی۔

٥......عید الفطر کے دن اگر امام نے عذر کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تو دوسرے دن نماز نہیں پڑھی جائے گی لیکن اگر عید الاضحیٰ کی نماز پہلے دن نہ پڑھ سکے تو دوسرے دن یا تیسرے دن میں پڑھ لے۔

٦......عید الفطر کے دن اپنا فطرانہ مسلمان فقراء اور مساکین کو اور اہل ذمہ (کفار) فقراء اور مساکین کو دے تاہم مسلمان فقراء کو دینا بہتر ہے۔

٧......قربانی کے دن جب اپنا جانور ذبح کرے تو گوشت کے تین حصے کرے، ایک حصہ فقراء میں تقسیم کر دے اور ایک حصہ پکا کر فقراء اور اغنیاء کو کھلائے اور ایک حصہ اپنے گھر میں ذخیرہ کرے اور جس وقت چاہے تبرک سمجھ کر کھائے، قربانی کی کھال کو صدقہ کر دے اور اگر کھال سے گھر میں استعمال کے لیے کوئی چیز بنائے جیسے تھیلا، دسترخوان وغیرہ تو یہ بھی اچھا ہے۔

٨......قربانی اپنی طرف سے، اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سے اور ہر نابالغ بچے اور بچی کی

طرف سے ایک ایک بکری یا سات افراد کی طرف سے ایک گائے ذبح کرے' یہ ظاہر الروایہ کا مسئلہ ہے اور اگر ایک گھر میں ایک بکری ذبح کر دی جائے تو پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''لکل بیت شاۃ او (عنز)'' ہر گھر کے لیے ایک بکری یا دنبہ ہے۔

٩......قربانی کے جانوروں میں ایک سال بھر کا دنبہ' چھترا چھ ماہ کا بھی جائز ہے' گائے کی عمر دو سال ہونی ضروری ہے اور اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے اور ایک قول یہ ہے: گائے اور اونٹ ثنی ہو' ثنی بکرا اور دنبہ میں وہ جانور ہوتا ہے جو پورے ایک سال کا ہو اور گائے میں ثنی (دوندا) وہ ہے جو تین سال پورے کر چکی ہو اور اونٹ میں ثنی وہ ہے جو اپنی عمر کے پانچ سال مکمل کر چکا ہو اور جذع اس دنبے یا چھترے کو کہتے ہیں جو چھ ماہ پورے کر کے ساتویں ماہ میں داخل ہو چکا ہو۔

١٠......امام عید الفطر کے دن دو خطبے پڑھے جس میں لوگوں کو فطرانے کے مسائل بتائے کہ فطرانہ کتنا ہے اور کس چیز سے نکالنا ہے اور عید الاضحیٰ کے دن دو خطبے پڑھے جن میں لوگوں کو قربانی کے مسائل سکھائے کہ کس جانور کی قربانی جائز ہے اور کس جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں ہے اور یہ کہ کن لوگوں کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کیا جائے گا اور گوشت کن کن کو دیا جائے گا؟

آداب مسجد کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سات افراد کے لیے مسجد میں داخل ہونا مکروہ ہے اور امام کو چاہیے کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے گھر کے احترام کے پیش نظر مسجد میں داخل ہونے سے منع کرے (وہ سات افراد حسب ذیل ہیں:)

١......بچے

٢......پاگل (دیوانے)

٣......مجوسی (آگ کے پجاری)

٤......حیض اور نفاس والی عورت

٥......جنبی آدمی (جس پر نہانا فرض ہو گیا ہو)

٦......مشرک

٧......کتے

احترام مسجد کے متعلق ایک اور باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے مسجد میں سات کام کرنے جائز نہیں ہیں' وہ سات کام یہ ہیں:

١......کسی شخص کے لیے مسجد میں خرید و فرخت کرنا جائز نہیں ہے۔

٢......مسجد میں دنیوی گفتگو کرنا اور جھوٹی اور باطل باتیں کرنا جائز نہیں ہے۔

٣......مسجد میں کسی مجرم پر حد جاری کرنا اور زخموں کا قصاص لینا جائز نہیں ہے۔

٤......مسجد کے اندر سے گزرنے کے لیے راستہ بنانا جائز نہیں ہے۔

٥......مسجد میں تھوکنا یا رینٹھ پھینکنا (ناک سنکنا) جائز نہیں ہے۔

٦......مسجد میں مجامعت کرنا جائز نہیں ہے۔

٧......مسجد میں کسی گم شدہ چیز کا اعلان کرنا جائز نہیں ہے۔

مسجد کی فضیلت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسجد کی فضیلت اور ثواب کے سلسلہ میں سات باتیں یاد رکھنا ضروری ہیں:

١......اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کے خطوں میں سے کوئی خطہ مسجد سے بڑھ کر محبوب اور پسندیدہ نہیں ہے۔

٢......جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد تعمیر کی اگر وہ بٹ' تیتر یا سنگخوارہ کے انڈے دینے کے گڑھے جتنی جگہ پر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایسا گھر بناتا ہے جو دنیا و مافیھا سے زیادہ حسین ہے۔

٣...... جس شخص نے مسجد میں ایک چراغ روشن کیا جب تک مسجد میں اس چراغ کی روشنی ہوتی رہے گی اللہ تعالیٰ کے فرشتے، اور حاملین عرش اس شخص کے لئے برابر استغفار کرتے رہیں گے۔

٤...... جس شخص نے مسجد کی صفائی کی اس نے گویا چار سو حج کیے اور چار سو دنوں کے روزے رکھے اور چار سو دینار کا صدقہ کیا۔

٥...... مسجد کا نور آسمان والوں کے لئے اسی طرح روشنی پہنچاتا ہے جس طرح ستاروں کا نور اہل زمین پر ضیاء پاشیاں کرتا ہے۔

٦...... مسجد کے قریب والے گھر کو مسجد سے دور والے گھر پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح جہاد کرتے مجاہد کو جو اپنے گھوڑے سے نہیں اترتا (مسلسل جہاد میں رہتا ہے) کو گھر بیٹھے رہنے والے شخص پر حاصل ہوتی ہے۔

٧...... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: میرے ہمسائے کہاں ہیں؟ فرشتے عرض کریں گے: اے پروردگار! تیرے ہمسائے اور پڑوسی کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: مسجدیں تعمیر اور آباد کرنے والے (میرے ہمسائے اور پڑوسی ہیں)۔

نماز جنازہ کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا: نماز جنازہ کے متعلق سات باتیں یاد رکھنا ضروری ہیں:

١...... جنازہ کی نماز وہی امام پڑھائے جو میت کے محلّہ کا امام ہے اور اس کی زندگی میں اس کا امام تھا (جنازہ کا طریقہ یہ ہے) امام تکبیر "اللہ اکبر" کہے اور لوگ بھی امام کے ساتھ تکبیر کہیں اور تکبیر اولیٰ کے بعد "سبحانک اللھم و بحمدک وتبارک اسمک و تعالٰی جدک وجل ثناء ک ولا الہ غیرک" اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری حمد کے ساتھ (یاد کرتا ہوں) اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر دوسری تکبیر کہے اور یہ پڑھے: "اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد

و بارک علی محمد و علی آل محمد کما صلیت و بارکت و رحمت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید "اے اللہ! حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر رحمت بھیج اور حضرت محمد (ﷺ) اور آپ کی آل پر برکت بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور آپ کی آل پر برکت اور رحمت بھیجی، بے شک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

پھر تیسری تکبیر کہے اور یہ پڑھے: "اللھم اغفر لحینا و میتنا وشاھدنا و غائبنا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرنا وانثانا، اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام و من توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان، واخصص ھذا المیت بالروح والراحۃ والرحمۃ و المغفرۃ والرضوان و اغفرلنا و ارحمنا اذا صرنا مثل ما صار الیہ، اللھم ان کان محسنا فزد فی احسانہ وان کان مسیئا فتجاوز عنہ و لقہ الامن والبشری والکرامۃ و الزلفیٰ برحمتک یا ارحم الرحمین "اے اللہ! ہمارے زندوں، مُردوں، غائب، حاضر، چھوٹے اور بڑے اور مَردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! جس کو تو نے زندہ رکھا اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو موت دے اس کو تو ایمان پر موت دے اور اس میت کو آرام وسکون اور رحمت و بخشش کے ساتھ خاص فرما اور جب ہم اس (میت) کی طرح ہو جائیں ہماری بخشش فرما اور ہم پر رحم فرما۔ اے اللہ! اگر یہ اچھا ہے تو اس کی بھلائی میں اضافہ فرما اور اگر یہ بُرا ہے تو اس سے درگزر فرما اور اس کو اپنی رحمت کے ساتھ نجات، خوش خبری، عزت اور قرب عطا فرما، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

یہ دعا مرد میت کے لئے پڑھی جائے گی اور اگر میت عورت ہو تو پھر یوں پڑھے: "ان کانت محسنۃ فزد فی احسانھا وان کانت مسیئۃ فتجاوز عنھا و لقھا الامن و البشری والکرامۃ والزلفیٰ برحمتک یا ارحم الراحمین اللھم اغفرلی ولوالدی وللمسلمین والمسلمات و المؤمنین و المؤمنات

الاحیاء منھم والاموات و تابع بیننا و بینھم بالخیرات انک مجیب الدعوات و منزل البرکات، قاضی الحاجات، مقبل العثرات، دافع السیئات، انک علی کل شئی قدیر برحمتک یا ارحم الرحمین، اللھم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار ''اگر یہ (عورت) نیک ہے تو اس کی نیکی میں اضافہ فرما اور اگر یہ بُری ہے تو اس سے درگزر فرما اور اس کو نجات، خوش خبری، عزت اور قرب عطا فرما اپنی رحمت کے ساتھ، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اے اللہ! مجھے، میرے والدین اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں اور مؤمن مردوں، عورتوں، ان میں سے زندوں اور مُردوں کو بخش دے اور ہمارے اور ان کے درمیان بھلائی کے ساتھ متابعت فرما، بے شک تو دعاؤں کو قبول کرنے والا، برکات نازل کرنے والا، ضرورتوں کو پورا کرنے والا، لغزشوں کو معاف کرنے والا، برائیوں کو دور کرنے والا ہے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، تیری رحمت کے ساتھ (یاد کرتا ہوں) اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اے اللہ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پھر چوتھی تکبیر کہے اور کچھ پڑھے بغیر دونوں طرف سلام پھیر دے اور جنازہ کو جلد اُٹھا لیا جائے۔

٢..... اگر کوئی شخص جنازہ میں اس وقت پہنچے جب امام تکبیر کہہ چکا ہو تو تکبیر نہ کہے بلکہ رک جائے اور امام کے دوسری تکبیر کہنے کا انتظار کرے اور امام کے ساتھ تکبیر کہے پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد جو تکبیرات رہ گئی ہوں جنازہ جانے سے پہلے ان فوت ہونے والی تکبیرات کو پورا کرے اور اگر تکبیرات رہ جائیں تو تین بار ''اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر'' پڑھ کر دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر دے پھر اگر تمہیں موقع مل جائے تو جنازہ اٹھانے کا اجر و ثواب بھی حاصل کرو۔

٣..... اگر دو جنازے اکٹھے آ جائیں ایک مرد کا اور ایک عورت کا یا ایک لڑکے کا تو امام کے متصل مرد کے جنازہ کو رکھیں اور اس کے آگے لڑکے کو رکھیں اور لڑکے کے آگے قبلہ

کی طرف عورت کا جنازہ رکھا جائے۔

٤..... اگر متعدد مردوں، عورتوں، لڑکوں اور لڑکیوں کے جنازے اکٹھے ہو جائیں تو ان کی ترتیب اس طرح رکھیں کہ مردوں کے جنازے امام کے متصل ہوں پھر لڑکوں کے، پھر عورتوں کے اور سب سے آگے قبلہ کی طرف لڑکیوں کے جنازے رکھے جائیں گے۔

٥..... اگر متعدد جنازے فقط مردوں کے ہوں تو ان میں سے جو سب سے افضل ہو اس کے جسد خاکی کو امام کے متصل رکھا جائے۔

٦..... اگر اجتماعی قبر بنانے کی صورت پیش آ جائے ان میں سے ایک میت ہو مرد کی اور دوسری لڑکے کی ہو تو قبر میں قبلہ کی جانب میں مرد کی میت کو آگے رکھا جائے گا اور مرد کی پشت کے پیچھے لڑکے کو رکھا جائے۔

٧..... مسجد میں جنازہ پر نماز نہ پڑھی جائے۔

جنازہ کے حقوق کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جنازہ کے سات حقوق ہیں:

١..... فوت ہونے والے شخص کے اولیاء اور متعلقین سے تعزیت کرنا۔

٢..... جنازہ کے چاروں جانب اس کے ساتھ چلنا۔

٣..... چاروں جانب سے جنازے کو کندھا دینا۔

٤..... میت پر نماز پڑھنا۔

٥..... میت کی قبر پر مٹی ڈالنا۔

٦..... میت کا بندے پر یہ بھی حق ہے کہ وہ اس کی اچھائیوں کا ذکر تو کرے مگر برائی کا ذکر نہ کرے۔

٧..... مرنے والے کے حق میں دعائے مغفرت کرنا۔

میت کے معاملہ میں جو امور ممنوع اور ناجائز ہیں

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مرنے کے بعد میت سے متعلق سات کام کرنے ممنوع ہیں:

١ ...... میت پر نوحہ خوانی کرنا ناجائز ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''ان المیت لیعذب ببکاء الحی'' میت کو زندہ شخص کے (اس پر) رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

٢ ...... نوحہ کرنے والی کو کچھ اجرت وغیرہ دینا (ناجائز ہے)۔

٣ ...... مرگ پر گھر کی توڑ پھوڑ کرنا اور دروازے کالے کرنا (گناہ ہے)۔

٤ ...... گریبان پھاڑنا، بال نوچنا۔

٥ ...... رخساروں کو اور چہروں کو پیٹنا اور مرد کا اپنی ڈاڑھی کے بالوں کو نوچنا۔

٦ ...... عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا۔

٧ ...... گھر کے سامان کی توڑ پھوڑ کرنا اور کپڑوں کو جلا دینا۔

باب- میت کے حق میں جو چیزیں مکروہ ہیں

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مرنے کے بعد میت کے لئے سات چیزیں مکروہ ہیں:

١ ...... میت کو خالص ریشم کا، مخلوط ریشم کا، نقش ونگار والا کپڑا اور رنگین کپڑے کا کفن پہنانا مکروہ ہے۔

٢ ...... شق یعنی چیرویں قبر بنانا مکروہ ہے اور لحد بنانا سنت ہے۔

٣ ...... میت کے تابوت یا چارپائی کو رنگ دار کپڑے سے یا بہت قیمتی اور فاخرہ چادر سے ڈھانکنا مکروہ ہے۔

٤ ...... تابوت اور چارپائی پر عنبر یا مشک چھڑکنا مکروہ ہے۔

٥ ...... میت کے ساتھ خوشبو دھکانے کے لیے انگھیٹی لے جانا یا عنبر کی دھونی دینا مکروہ ہے

البتہ غسل کے وقت دھونی سے خوشبو پیدا کرنا درست ہے۔

٦ ...... میت کے ولی کو چادر سے منہ چھپا کر پہلو بہ پہلو اور دائیں یا بائیں سائیڈ پر چلنا مکروہ ہے (بس عام معمول اور روٹین کے مطابق چلے)۔

٧ ...... چارپائی کے ڈنڈوں (پائیوں) کے درمیان میں چلنا مکروہ ہے۔

میت کے غسل، جنازہ اور قبر سے متعلقہ امور کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سات باتوں کے کرنے میں کوئی گناہ اور مضائقہ نہیں ہے:

١ ...... اگر دو یا تین سال کی بچی فوت ہو جائے اور اس کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت موجود نہ ہو تو مرد غسل دے سکتا ہے، اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

٢ ...... اگر دو یا تین سال کا لڑکا فوت ہو گیا اور اس کو نہلانے کے لیے کوئی مرد موجود نہیں تو اسے عورت نہلا سکتی ہے، کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

٣ ...... چھوٹے بچے یا بچی کی میت کو ایک کپڑے میں کفنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٤ ...... مسجد میں میت پر جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، خارج مسجد میں جنازہ پڑھنا اولیٰ ہے اور مسجد کے مقابل میں ہو کیونکہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''من صلی الجنازة فی المسجد فلا اجر له'' جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے کوئی ثواب نہیں ہے۔

٥ ...... جنازہ کے آگے اور پیچھے چلنے میں کوئی گناہ نہیں تاہم پیچھے چلنا افضل ہے۔

٦ ...... عورت کی میت کو قبر میں اتارنے کے لیے اس کے اولیاء میں سے اگر کوئی موجود نہ ہو تو کوئی عمر رسیدہ شخص یا لوگوں میں جو سب سے زیادہ پرہیزگار اور نیک آدمی ہو وہ اس کو لحد میں اتار کر رکھ سکتا ہے۔

٧ ...... رات کے وقت میت کو دفنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

باب- میت کے معاملہ میں سات باتوں سے تجاوز کرنا یا اولیاء میت کے حق میں سات باتوں سے تجاوز کرنا مناسب نہیں ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میت کی شان میں سات چیزوں سے تجاوز کرنا غیر مناسب ہے:

١ ...... میت پر تین دن سے زیادہ تعزیت کرنا مناسب نہیں ہے۔

٢ ...... میت کو نہلانے میں تین دفعہ سے زیادہ پانی نہ بہایا جائے' اگر کوئی چیز خارج ہوتی ہے تو فقط اس جگہ کو دھو دیا جائے دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں ہے۔

٣ ...... مرد کے کفن میں تین کپڑے سنت ہیں اور عورت کے کفن میں پانچ کپڑے حدیث سے ثابت ہیں' ان پر زیادتی کرنا غیر مناسب ہے۔

٤ ...... نماز جنازہ کی تکبیرات چار ہیں چاہے جنازہ ایک ہو یا دس ہوں یا بیس ہوں سب پر چار تکبیرات ہی کہی جائیں گی' ان پر زیادتی کرنا زیادتی ہے۔

٥ ...... نماز جنازہ کے اندر صرف پہلی تکبیر کے وقت ہی ہاتھ اٹھائے جائیں باقی تکبیرات میں ہاتھ نہیں اٹھائیں گے۔

٦ ...... دفن کرنے کے بعد میت پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے الا یہ کہ اس کو نماز جنازہ کے بغیر دفنا دیا گیا ہو' ایک جنازہ پر ایک ہی بار نماز ہے۔

٧ ...... قبر پر وہی مٹی ڈالی جائے جو قبر کھودنے سے نکلی ہے' اس کے علاوہ اور مزید مٹی ڈالنا نہ چاہیے۔

باب- قبر پر عمارت بنانا' گارے سے لیپنا اور اس کو چونا گچ کرنا مکروہ ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قبر سے متعلق سات باتیں مکروہ ہیں:

١ ...... قبر لحد والی بنانا (جسے پنجابی میں سانویں قبر کہتے ہیں اور اردو میں بغلی) مستحب ہے اور شق یعنی چیرویں قبر بنانا مکروہ ہے کہ اس طرح یہود بناتے ہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: "اللحد لنا والشق لغیر ملتنا" لحد بنانا ہمارا طریقہ ہے اور شق والی (یعنی چیرویں) قبر بنانا' دوسری ملت اور دین والوں کا طریق کار ہے۔

٢ ...... قبر میں آگ سے پکائی ہوئی اینٹ لگانا اور لکڑی کے تختے لگانا مکروہ ہیں' کچی اینٹ اور نرکل اور کاہنے لگانا مستحب ہے۔

٣ ...... قبر کے گڑھے سے نکلنے والی مٹی کے علاوہ دوسری جگہ سے مٹی لے کر اس پر ڈالنا تاکہ قبر بلند ہو جائے' مکروہ ہے۔

٤ ...... قبر کو مربع شکل کی یعنی چکور بنانا اور اس کو گارے سے لپائی کرنا مکروہ ہے۔

٥ ...... قبر کے اوپر برجی اور قبہ (گنبد) وغیرہ بنانا مکروہ ہے۔

٦ ...... عبارت محو ہے۔

٧ ...... قبر پر لکھنا مکروہ ہے خواہ لوح پر ہو خواہ دوسری جگہ پر۔

باب- میت کو نہلاتے وقت' جنازہ اٹھانے کے وقت' میت کا چہرہ دیکھنے کے وقت' میت کو لحد میں اتارتے وقت اور دفن کے بعد کیا پڑھنا چاہیے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میت کو غسل دینے' جنازہ اور کفن وغیرہ کے وقت آدمی کو سات قسم کی دعا اور ثناء کی ضرورت پڑتی ہے لہٰذا یہ دعائیں یاد کرلینی چاہئیں:

١ ...... جب میت کو نہلانے کا ارادہ کرو تو غسل دیتے وقت یہ دعا پڑھو: "عفوک یا رب عفوک" اے پروردگار! تجھ سے معافی اور درگزر کا طلب گار ہوں۔ غسل سے فارغ ہونے تک یہ دعا پڑھتا رہے اور اس حالت میں قرآن مجید سے کچھ نہ پڑھے۔

٢...... جب جنازہ دیکھے تو پڑھے "اللّٰہ اکبر 'الله اکبر'' یہ وہ چیز ہے جس کا ہمارے رب نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے' حق ہے' یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ سچے ہیں اور یہ (یعنی موت) ایمان والوں کے ایمان اور اسلام کو اور پختہ اور زیادہ کرتی ہے' انا لله و انا اليه راجعون۔ بے شک ہم اللہ کے ہیں اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

٣...... اور جب جنازہ کے پاس آئے تو یہ پڑھے: "بسم الله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله 'سبحان من تعزز بالقدرة وقهر العباد بالموت والفناء'' اللہ کے نام اور اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر' پاک ہے وہ ذات جو قدرت کے ساتھ قوی ہے اور موت اور فنا کے ساتھ اپنے بندوں پر غالب ہے۔

٤...... جب جنازہ پر نماز پڑھے تو سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا مانگے: "اللهم اغفر لنا وله وارحمنا واياه و تجاوز عنا وعنه و عرف بيننا و بينه في جنات النعيم 'اللهم جازه بالاحسان احسانا و بالسيئات عفواً منك وغفرانا''۔ یا اللہ! ہمیں اور اس کو بخش دے اور ہم پر اور اس پر رحم فرما اور ہم سے اور اس سے درگزر فرما اور چین کے باغوں میں (جنت میں) ہمارے اور اس کے درمیان جان پہچان پیدا فرمانا' یا اللہ! تو اس کو نیکیوں کا اچھا صلہ عطا فرما اور اس کی برائیوں کو اپنے فضل محض سے معاف فرماتے ہوئے اس کی بخشش فرمادے۔

٥...... جب میت کو قبر میں رکھو تو یہ دعا پڑھو: "بسم الله و بالله وعلى ملة رسول الله 'اللهم افسح له في قبره و نورله فيه و لقنه حجته و الحقه بنبيه محمد ﷺ '' اللہ کے نام سے' اللہ کی برکت کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر' یا اللہ! اس کی قبر میں اس کے لیے وسعت پیدا فرمانا اور اس کے لیے قبر میں روشنی پیدا فرمانا اور اسے اپنے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے ساتھ ملا دینا۔

٦...... جب میت (کی قبر) پر مٹی ڈالے تو یہ آیت پڑھے: "مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ○ ''۔ (طٰہٰ: ۵۵) ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں

تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

٧...... جب میت کے دفن سے فارغ ہو جائیں تو میت کے سرہانے قبلہ کی جانب کھڑے ہو کر اس کی قبر میں یہ آواز دیں: اے فلاں شخص یا فلاں عورت کے بیٹے! تو اس کلمہ کو یاد کر جس پر تو دار دنیا میں قائم رہا اور وہ شہادت دینا ہے: "اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وأنك قد رضيت بالله ربا و بالاسلام دينا و بمحمد نبيا و بالقرآن اماما وبالكعبة قبلة و بالصلوٰة فريضة و بالمؤمنين اخوانا'' میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (اور فلاں ابن فلاں) تو اللہ عزوجل کے رب ہونے پر' اسلام کے دین ہونے پر' حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر' قرآن مجید کے پیشوا ہونے پر' کعبہ کے قبلہ ہونے پر' نماز کے فرض ہونے پر اور مومنوں کے بھائی ہونے پر رضامند تھا۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ یہ دعائیں فرض ہیں' واجب ہیں نہ سنت ہیں لیکن یہ مستحب ہیں ان کو یاد کرنا اور پڑھنا بڑا مفید اور کارآمد ہے۔

زکوٰۃ کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دس چیزوں میں (عشر اور) زکوٰۃ فرض ہے:

١...... سونا

٢...... چاندی

٣...... گندم

٤...... جو

٥...... مکئی (اور ہر قسم کا اناج اور غلہ)

٦...... کھجوریں

۷......کشمش

۸......بکریاں

۹......گائیں

۱۰......اونٹ

گھوڑوں کی زکوٰۃ کا بیان

جب گھوڑے، گھوڑیاں سب ہوں اور جنگل میں چرتے ہوں تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور اکیلی گھوڑیاں ہوں تو اس میں آپ سے دو روایتیں ہیں ایک روایت میں زکوٰۃ واجب ہوگی اور ایک روایت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی جس طرح اکیلے گھوڑوں کی صورت میں واجب نہیں ہوتی، امام ابو یوسف اور امام ابو محمد (رحمہما اللہ تعالیٰ) کے نزدیک گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اگرچہ چرنے والے ہوں۔

فائدہ از مترجم: صاحبین کے نزدیک سائمہ (سال کا اکثر حصہ جنگل میں چرنے والے) گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں، کیونکہ حدیث میں ہے کہ مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (صحاح ستہ عن ابی ھریرہ) خانیہ، طحطاوی، اسرار، زیلعی، ینابیع، جواہر، کافی وغیرہ میں اسی قول پر فتویٰ ہے، یہی ائمہ ثلاثہ کا قول ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے یہاں تفصیل ہے کہ اگر گھوڑے سائمہ ہوں گے یا علوفہ، ان میں سے ہر ایک برائے تجارت ہوں گے یا نہیں، اگر تجارت کے لیے ہوں تو بالاتفاق زکوٰۃ واجب ہے سائمہ ہوں یا علوفہ اور اگر تجارت کے لیے نہ ہوں تو بار برداری، سواری اور جہاد کے لیے ہوں گے، اس صورت میں بالاتفاق زکوٰۃ نہیں اور اگر کسی اور فائدہ کے لیے ہوں اور علوفہ ہوں تب بھی زکوٰۃ نہیں اور اگر سائمہ گھوڑے اور گھوڑیاں دونوں ہوں اور عربی النسل ہوں تو مالک کو اختیار ہے چاہے ہر گھوڑے کی طرف سے ایک دینار دے دے اور چاہے تو سب کی قیمت لگا کے ہر دو سو سے پانچ درہم دے دے۔ امام صاحب کے مذہب کی رو سے مقتضائے قیاس تو یہی تھا کہ زکوٰۃ واجب نہ ہو کیونکہ ان کے

نزدیک گھوڑا غیر ماکول اللحم (جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا) ہے لیکن آپ نے حدیث مبارک: "ہر سائمہ گھوڑے میں ایک دینار یا دس دینار درھم" (دار قطنی، بیہقی عن جابر) کی وجہ سے قیاس کو ترک کر دیا اور اختیار اس لئے دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لکھا تھا: "خیر اربابها ان ادوا من کل فرس دیناراً والا فقوموها وخذ من کل مائتی درهم خمسة دراهم" کہ تم ان کو اختیار دو کہ وہ ہر گھوڑے کے بدلے ایک دینار دیں اور ہر دو سو درہم کے بدلے پانچ درہم لو۔ "ردالمحتار" میں ہے کہ بعض فقہاء نے امام صاحب کے قول پر فتویٰ دیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ امام سرخسی فرماتے ہیں کہ امام صاحب رحمہ اللہ کا قول اولیٰ ہے۔ ابن ہمام نے "فتح القدیر" میں اسی کو ترجیح دی ہے اور صاحبین کی دلیل کا جواب بہ تبعیت صاحب "ہدایہ" یہ دیا ہے کہ حدیث "لیس علی المسلم فی عبده اه" میں فرس سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں کہ ان میں زکوٰۃ نہیں، حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی تاویل منقول ہے، (اسرار)۔ ذکور واناث یعنی نر اور مادہ کے اختلاط کی قید اس لئے لگائی کہ تنہا گھوڑوں کی بابت دو روایتیں ہیں، صحیح عدمِ وجوب ہے کیونکہ تنہا گھوڑوں سے تناسل نہیں ہوسکتا بہ خلاف دوسرے جانوروں کے کہ گو ان میں بھی تنہا نروں سے تناسل نہیں ہوتا مگر ان سے فائدہ اکل وخورد ہوسکتا ہے اور تنہا گھوڑیوں کی بابت بھی دو روایتیں ہیں صحیح وجوب ہے کیونکہ گھوڑیوں سے افزائش نسل ہوسکتی ہے بایں معنی کہ کسی دوسرے کا گھوڑا مستعار لے لیا جائے۔

سونے کی زکوٰۃ

(فقہاء اسلام کا اتفاق ہے کہ) سونے کا نصاب بیس مثقال (یا چالیس دینار) سونا ہے جو ساڑھے سات تولے کے برابر ہے، اس مقدار پر جب سال گزر جائے تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے جو نصف مثقال ہے (اس سے کم مقدار میں زکوٰۃ فرض نہیں)۔

نوٹ: سونا چاہے ڈھالا ہوا ہو چاہے خام ڈلی والا ہو۔

نوٹ: سونا ڈھلا ہوا' خام ڈلی والا جو ڈھلا ہوا نہ ہو' ظروف اور برتنوں کی شکل میں کنگن' پازیبیں' مجاہدوں اور غازیوں کے آلات جہاد جیسے گھوڑے کی زین اور کاٹھی پر تلوار وغیرہ پر لگا ہوا اور جڑا ہوا سونا' مہمیز پر یا چابک کے سرے پر لگا ہوا سونا' نیزے اور کمر وغیرہ پر لگا ہوا سونا سب برابر ہیں (عورت کے زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے)۔

چاندی کی زکوٰۃ

فقہاء کا اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب زکوٰۃ دوسو درھم یا پانچ اوقیہ ہے جو ساڑھے باون تولے کے مساوی ہے' اس سے کم مقدار میں زکوٰۃ فرض نہیں' جب اس مقدار پر سال گزر جائے اس میں پانچ درھم زکوٰۃ ہوگی اور زیادتی میں نہیں حتیٰ کہ مقدار چالیس درھم تک پہنچ جائے پھر چالیس درھم میں ایک درھم زکوٰۃ ہوگی۔

غلہ اور پھلوں کی زکوٰۃ (عشر) کا نصاب

گندم' جو اور تمام اجناس غلہ و اناج اور ہر قسم کے پھلوں کی زکوٰۃ (عشر) کی بابت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کوئی نصاب مقرر نہیں ہے' زمین سے جس قدر بھی پیداوار حاصل ہو قلیل اور کثیر سب میں زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فیما سقت السماء العشر'' جس زمین کو بارش سیراب کرے اس میں عشر ہے اور چونکہ زمین کی پیداوار میں سال گزرنے کی بھی شرط نہیں ہے اس لئے اس کا کوئی نصاب مقرر نہیں ہے۔ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۔ (البقرہ: ۲۶۷)

اے ایمان والو! اپنی پاک کمائی سے جو حاصل کرو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور جو کچھ زمین سے ہم نے تمہارے لئے نکالا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں خرچ کرو)۔

اس آیت میں ''ما'' عام ہے جس کا تقاضا ہے کہ زمین سے جو بھی پیداوار ہو تھوڑی

ہو یا زیادہ سب میں زکوٰۃ (عشر) واجب ہے۔ اسی طرح کثیر احادیث میں بھی زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم عام ہے۔ امام بخاری روایت کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو یا دریائی پانی سے سیراب ہو اس پر عشر (۱/۱۰) ہے اور جس زمین کو کنویں کے پانی سے اونٹوں کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے اس پر نصف عشر ہے (یعنی ۱/۲۰) (چالیس سیر کے من میں عشر چار سیر اور نصف عشر دو سیر ہوتا ہے)۔

نوٹ: ٹیوب ویل سے سیراب ہونے والی زمین اور وہ جس کو نہری پانی لگانے پر مالیہ کے علاوہ آبیانہ بھی دینا پڑتا ہے ان کی پیداوار میں بھی نصف عشر (یعنی ۱/۲۰) ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کشمش' انجیر' امرود' ناشپاتی' سیب اور دوسرے پھلوں کا بھی یہی حکم ہے' لیکن امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زرعی پیداوار غلہ اور پھلوں میں زکوٰۃ (عشر) اس وقت فرض ہوگی جب اس پیداوار کی مقدار پانچ وسق ہو' اس سے کم مقدار میں زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی اور ایک وسق رسول اللہ ﷺ کے صاع کے حساب سے ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

بکریوں کی زکوٰۃ' بکریوں کا نصاب ۴۰ ہے

چالیس سے کم بکریوں میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ جب بکریوں کی تعداد چالیس کو پہنچ جائے اور وہ جنگل میں چرتی ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں ایک بکری زکوٰۃ میں دینی فرض ہے اور ۱۲۱ میں دو اور ۲۰۱ میں تین' چار سو میں چار پھر ہر سو میں ایک بکری ہے' بھیڑ' بکری' دنبہ سب کا حکم یکساں ہے۔

گائے کی زکوٰۃ

گائے کا نصاب تیس ہے (اس سے کم زکوٰۃ نہیں ہے) جب کسی کے پاس تیس راس گائے ہوں اور وہ (سال کا اکثر حصہ) جنگل میں چرتی ہوں جب ان پر سال گزر جائے تو ان تیس میں ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی ہے اور چالیس میں دو سال کا ایک بچھڑا یا دو سال

کی ایک بچھڑی ہے' ساٹھ میں ایک ایک سال کے دو بچھڑے' نوے میں ایک ایک سال کے تین بچھڑے اور سو میں ایک دو سال کا اور دو ایک ایک سال کے بچھڑے واجب ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جب چالیس سے بڑھ جائیں تو زائد میں اس کے حساب سے زکوٰۃ دینا واجب ہوگا اور دو میں بیسواں حصہ اور تین میں چالیس حصوں کے تین حصے واجب ہوں گے اور امام ابو یوسف اور امام محمد فرماتے ہیں کہ زائد میں کچھ نہیں یہاں تک کہ ساٹھ ہو جائیں۔

اونٹوں کی زکوٰۃ

اونٹوں کا نصاب پانچ ہے (اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں) وہ پانچ اونٹ جنگل میں چرنے والے ہوں' جب ان پر سال گزر جائے تو نو تک ایک بکری ہے اور جب دس ہو جائیں تو ان پر چودہ تک دو بکریاں ہیں' جب پندرہ ہو جائیں تو انیس تک تین بکریاں ہیں اور جب بیس ہو جائیں تو چوبیس تک چار بکریاں ہیں پھر پچیس ہو جائیں تو ان میں پینتیس تک ایک بنت مخاض ہے (اونٹنی کا وہ بچہ جو دوسرے سال میں قدم رکھ چکا ہو) اور جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے ساٹھ تک (حقہ اونٹنی کا وہ بچہ ہے جو چوتھے سال میں لگ گیا ہو) پھر جب اکسٹھ ہو جائیں تو ان میں پچھتر تک ایک جذعہ ہے (جو پانچویں سال لگ گیا ہو) اور جب چھہتر ہو جائیں تو نوے تک ان میں دو بنت لبون ہیں (جو تیسرے سال میں داخل ہو جائے) اور جب اکیانوے ہو جائیں تو ان میں ایک سو بیس تک دو حِقے ہیں (پھر اس کے بعد از سر نو شروع ہو جائے گا' پانچ میں ایک بکری دو حقے ہیں)۔

مصارف زکوٰۃ (زکوٰۃ کہاں خرچ کریں)

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات اشخاص کو زکوٰۃ دینا جائز ہے:

١...... فقیر (جس کے پاس کچھ مال ہو)۔

٢...... مسکین (جس کے پاس کچھ نہ ہو) یہ ذکر میں مؤخر ہے لیکن استحقاق میں مقدم ہے۔

٣...... عامل (زکوٰۃ کے شعبہ میں کام کرنے والا)۔

٤...... مکاتب غلام (تاکہ وہ اپنی گردن چھڑا سکے)۔

٥...... مقروض آدمی۔

٦...... (جو غازیوں سے منقطع ہو) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

٧...... غریب البلد (مسافر) یعنی راہی جس کا مال اس کے وطن میں ہو اور وہ دوسری جگہ ہو اور فی الحال اس کے پاس کچھ نہ ہو' اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے تاکہ وہ اپنے وطن واپس پہنچ سکے۔

قرآن مجید میں سورۃ توبہ کی آیت نمبر ٦٠ میں ان تمام مصارف زکوٰۃ کو بیان کر دیا گیا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (التوبہ:٦٠)

کہ صدقات تو صرف فقیروں' مسکینوں اور (زکوٰۃ) پر کام کرنے والوں اور جن کی دل جوئی مقصود ہو' کے لیے ہیں اور غلام آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کے لیے ہیں' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا' حکمت والا ہے ۝

ان لوگوں کا بیان جن کو زکوٰۃ اور صدقہ فطر دینا جائز نہیں

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دس اشخاص کو زکوٰۃ مال اور صدقہ فطر دینا جائز نہیں ہے:

١...... باپ

٢...... ماں

٣......دادا

٤......دادی' نانی۔

٥......بیٹا' پوتا خواہ کسی درجے کا ہو۔

٦......بیٹی' نواسے خواہ کسی درجے کے ہوں۔

٧......بیوی

٨......اپنا مملوک (اپنا غلام' لونڈی)

٩......اغنیاء (مال دار لوگ)

١٠......ذمی (کافر جو اسلامی مملکت کا قانونی باشندہ ہو)

زکوٰۃ اور صدقہ' فطر کا مال کہاں صرف کر سکتے ہیں اور کس پر خرچ کرنا جائز نہیں ہے؟ کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دس چیزوں میں زکوٰۃ اور فطرانے کا مال صرف کرنا اور ان میں خرچ کرنے کے لئے دینا جائز نہیں ہے:

١......میت کے کفن اور دفن کے لئے فطرانے اور زکوٰۃ کا مال دینا اور خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔

٢......زکوٰۃ اور صدقہ فطرانہ کی رقم سے خود حج کرنا جائز ہے نہ رقم حج کرنے کے لیے دوسرے کو دینا جائز ہے۔

٣......زکوٰۃ اور صدقہ فطر کا مال کفار کے ہاتھوں سے قیدی کو چھڑانے کے لئے بطور فدیہ دینا جائز نہیں ہے۔

٤......زکوٰۃ اور صدقہ فطر کے مال سے وقف کے لئے قرآن مجید خریدنا جائز ہے نہ آزاد کرنے کے لئے اس سے غلام خریدنا جائز ہے۔

٥......زکوٰۃ کے مال سے مسجد بنانا' مسجد کی صفیں دریں اور چراغ وغیرہ خریدنا جائز نہیں ہے۔

٦......زکوٰۃ کے مال سے مہمان خانے اور سرائے بنانا جائز نہیں۔

٧......زکوٰۃ کے مال سے رباطات (یعنی فوجی قلعے' چوکیاں' اصطبل اور فقراء کے لیے وقف کے مکانات تعمیر کرنا) اور بنانا جائز نہیں ہے۔

٨......پانی پلانے کی سبیل' ٹینکی' ٹربائن لگانے اور حوض وغیرہ بنانے کے لئے زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

٩......پل بنانے کے لیے زکوٰۃ کا مال صرف کرنا جائز نہیں۔

کن چیزوں میں زکوٰۃ نہیں ہے؟

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دس چیزوں میں زکوٰۃ نہیں ہے:

١......یتیم کے مال میں یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

٢......عورتوں کے مہروں میں یہاں تک کہ وہ اپنے شوہر سے اپنا مہر لے کر ان پر قبضہ کر لیں اور پھر اس پر سال گزر جائے۔

٣......عورتوں کے زیورات جو سونے اور چاندی کے ہوں ان پر زکوٰۃ ہو' ان دو کے علاوہ دوسری چیزوں مثلاً جواہر' یواقیت' لؤلؤ کے زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہے' اگر یہ ہیرے موتی تجارت کے لیے ہوں تو پھر اور بات ہے یعنی اب زکوٰۃ ہوگی۔

٤......اگر کسی قرق شدہ اور دیوالیہ نکلے ہوئے شخص پر نصاب کی مقدار تمہارا قرض ہو اور ملنے کی امید نہیں ہے تو زکوٰۃ نہیں لیکن اگر مل گیا تو پھر زکوٰۃ بھی ہوگی۔

٥......اگر کوئی شخص وراثت میں کوئی مکان' جانور یا غلہ وغیرہ کوئی چیز پاتا ہے مگر اس کا ارادہ فروخت کرنے کا ہو تو ایسی چیز میں جب تک وہ اسے فروخت نہیں کرتا اور اس پر ایک سال نہیں گزرتا زکوٰۃ نہیں ہے۔

٦......کسی شخص کی ملکیت میں پانچ اونٹ ہیں لیکن وہ سائمہ نہیں یعنی جنگل میں چرنے کی بجائے گھر میں سال کا اکثر حصہ چارہ کھاتے ہیں تو پھر ان میں زکوٰۃ کی ایک بکری واجب ہے۔

٧......گدھوں اور خچروں میں چاہے وہ جنگل میں چرتے ہوں زکوٰۃ نہیں ہے۔

٨......عطیہ کے اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

٩......سانڈ، بیلوں اور اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

١٠......انگور، انجیر، تر کھجوریں، آڑو، شفتالو، خوبانی میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشر نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشر ہے۔

روزے کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رمضان مبارک کے مہینے میں دن کے وقت روزہ دار کے لیے سات کام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے:

١......روزہ دار کے لیے تر لکڑی کی مسواک اور خشک مسواک کرنے میں چاہے صبح کو کرے چاہے شام کو تمام دن جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٢......روزہ دار سرمہ لگا سکتا ہے اور اگر روزہ دار بھول کر کوئی چیز کھا پی لے تو اس سے روزہ میں کوئی حرج واقع نہیں ہوگا۔

٣......روزہ دار کے لیے پچھنے لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٤......روزہ دار کو اگر خود بخود قے ہو جائے تو روزے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

٥......روزہ دار کے لیے اپنی بیوی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ اپنے نفس پر کنٹرول ہو اور باؤنڈری کراس کر کے دراندازی کا خطرہ نہ ہو۔

٦......روزہ دار کو اگر رات میں احتلام ہو گیا اور اس نے صبح تک غسل نہیں کیا پھر صبح ہونے کے بعد نہایا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

٧......روزہ دار کے لیے گوند چبانے میں اگر وہ نیا نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں کن لوگوں کے لیے دن کے وقت کھانا پینا مباح ہے؟

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رمضان المبارک میں دن کے وقت سات

شخصوں کے لیے کھانا پینا مباح ہے:

١......مسافر

٢......حیض والی عورت

٣......نفاس والی عورت

٤......مریض جس کو روزہ رکھنے کی صورت میں مرض کے بڑھنے کا ڈر ہو۔

٥......دودھ پلانے والی عورت جس کو بچہ کی ہلاکت کا خوف ہو اور دودھ پلانے کے لیے اجرت پر کوئی دودھ پلانے والی کو بھی نہیں رکھ سکتی۔

٦......حاملہ عورت جس کو روزہ رکھنے سے بچہ کی جان کا خوف ہو۔

٧......بزرگ مرد یا بزرگ عورت جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں وہ روزہ چھوڑ دیں اور ہر روزہ کے عوض نصف صاع (دو کلو) گندم مساکین کو دے دیں اور اگر اس کی گنجائش نہ پائیں تو پھر او جانے خیر ہے۔

کن صورتوں میں روزہ دار پر قضا واجب ہوتی ہے؟

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزوں میں روزہ دار پر قضا واجب ہے:

١......ماہ رمضان کے پہلے دن کوئی شخص رمضان کا علم نہ ہونے کی وجہ سے صبح اس حال میں کرتا ہے کہ اس کا روزہ نہیں ہے پھر اس کو علم ہوا کہ آج رمضان کا پہلا روزہ ہے تو اس شخص کو بقیہ دن کھانا پینا چھوڑ دینا چاہیے اور رمضان کا مہینہ گزرنے کے بعد قضا شدہ روزہ کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھے۔

٢......اگر کوئی شخص طلوع فجر کا علم نہ ہونے کی وجہ سے سحری کھاتا رہا پھر اس کو معلوم ہوا کہ فجر تو طلوع ہو چکی پس وہ اپنا روزہ پورا کرے اور اس کی جگہ رمضان کا مہینہ گزرنے کے بعد ایک دن کا روزہ رکھے۔

٣......اگر کسی شخص نے فجر طلوع ہونے کے بعد اپنی بیوی سے جماع کیا اور اس کو فجر طلوع

ہونے کا علم نہ تھا اور جماع سے فارغ ہونے کے بعد اس کو علم ہوا کہ اس نے طلوع فجر کے بعد جماع کیا ہے تو مرد اور عورت دونوں اپنا روزہ پورا کریں اور رمضان کا مہینہ گزرنے کے بعد اس کی جگہ روزہ کی قضا دیں یعنی ایک روزہ رکھیں۔

٤......کسی شخص نے یہ گمان کر کے کہ سورج غروب ہو گیا ہے روزہ افطار کر لیا پھر اس پر ظاہر ہوا کہ سورج غروب نہیں ہوا تھا پس وہ اپنا روزہ پورا کرے اور رمضان مبارک گزرنے کے بعد اس روزہ کی جگہ ایک دن قضا ہونے والا روزہ رکھے۔

٥......اگر کلی کرتے ہوئے اس کے حلق سے پانی نیچے چلا گیا اور پیٹ میں پہنچ گیا یا ناک میں پانی ڈالا تھا اور سبقت کر کے اس کے دماغ تک پہنچ گیا اور اس کو اپنا روزے سے ہونا یاد ہے تو وہ بقیہ دن اسی طرح روزے سے گزارے تاہم رمضان شریف گزرنے کے بعد قضا کا ایک روزہ رکھے۔

٦......اگر کسی مرد نے کھانے یا پینے کی کوئی چیز چکھی اور حلق سے نیچے پیٹ میں چلی گئی یا عورت کھانا پکاتے ہوئے اس کو چکھنے لگی تھی کہ وہ گلے سے پیٹ میں چلا گیا تو دونوں کے لیے حکم یہ ہے کہ باقی دن کا روزہ پورا کریں لیکن رمضان شریف کے بعد قضا واجب ہے، اس کی جگہ ایک روزہ رکھے۔

٧......اگر کسی نے تر دواء سے حقنہ لیا دوا مائع اس کے پیٹ تک پہنچ گئی تو باقی دن اس کو اسی طرح روزے کے مثل گزارنا واجب ہے اور قضا لازم ہے یعنی رمضان کے بعد اس روزے کے بدلے ایک روزہ رکھنا پڑے گا۔

ان صورتوں کا بیان جن میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سات صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں، ایک صورت میں صرف قضا ہے۔

١......روزہ دار نے رمضان کے مہینہ میں قصداً دن کے وقت کوئی چیز کھائی تو اس پر قضا اور

کفارہ دونوں لازم ہیں۔

٢......اگر کسی روزے دار نے رمضان کے مہینہ میں دن میں جان بوجھ کر کچھ کھا پی لیا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

٣......اگر کوئی شخص رمضان کے کفارہ کے روزہ میں قصداً یا بھول کر دن میں کوئی چیز کھا لے تو قضا اور کفارہ ادا کرنے کو از سر نو شروع کرے۔

٤......اگر کسی شخص نے رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی کے ساتھ قصداً کسی ایسی جگہ جماع کیا جہاں جماع کرنا مکروہ ہے تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

٥......رمضان کے مہینے میں دن میں اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ اس کی فرج میں جماع کیا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

٦......چوپائے کے ساتھ بد فعلی کرنے والے شخص پر روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

٧......(اصلی نسخہ سے عبارت ساقط ہے۔)

حج کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حج کے متعلق سات باتیں یاد رکھنی ضروری ہیں:

١......حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص پر حج فرض ہوا اور اس کے لیے اسلام کا حج کرنے سے کوئی چیز مانع نہ ہوئی نہ بادشاہ ظالم نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر وہ بغیر حج کے مر گیا تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے جس حالت پر چاہے مرے۔

٢......جس شخص کے پاس زاد سفر اور سواری (یعنی سفر حج کے جملہ لوازمات میسر ہوں) اس پر حج فرض ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا'' (آل عمران: ٩٧) قال الزاد و الراحلة. اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج ہے جو اس کی طرف سفر کی استطاعت رکھتا

ہے۔ (مصنف نے) کہا: زادِ راہ اور سواری۔ (دار قطنی)

٣.....اگر کسی آدمی کے پاس اپنے اہل وعیال کی رہائش اور اخراجات سے زائد اتنی مقدار خرچہ موجود ہو جس سے حج ہوسکتا ہو تو اس پر حج کرنا فرض ہے' اگر نہیں کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔

٤.....اگر کسی شخص کے پاس حج کے خرچ کے لیے رقم موجود ہے اور وہ شادی شدہ نہیں ہے اور اس کو اپنے نفس پر غلبہ شہوت کی وجہ سے بدکاری میں مبتلا ہونے کا خوف ہے تو وہ پہلے شادی کرے پھر اگر اس کے پاس شادی کے بعد اتنا روپیہ ہے جو حج کے لیے کافی ہو جائے گا نیز واپسی تک بیوی کا نفقہ بھی ادا کرسکتا ہے تو اس پر حج کرنا فرض ہے ورنہ نہیں۔

٥.....جس شخص پر حج فرض ہوا اور اس نے حج نہیں کیا حتیٰ کہ اس کا مال ہلاک ہوگیا تو اس پر حج ادا کرنا باقی رہے گا۔

٦.....بزرگ آدمی یا بزرگ عورت جن کے لیے سفر کرنا (سواری پر بیٹھ سکنا) ممکن نہ ہو ان کی جگہ دوسرا شخص حج کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں یعنی حج بدل جائز ہے۔

٧.....اور ایک آدمی کے لیے دوسرے کی طرف سے حج کرنا جائز نہیں (شاید اس کا مطلب یہ ہو کہ بلا عذر)۔

ان چیزوں کا بیان جو محرم کے لیے جائز نہیں ہیں

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: احرام باندھنے کے بعد محرم کو سات کام کرنے جائز نہیں ہے:

١.....محرم شکار کرے اور نہ جوں کو مارے۔

٢.....محرم ناخن نہ کاٹے اور تراشے۔

٣.....محرم نہ جماع کرے' نہ بے حیائی اور نافرمانی کا ارتکاب کرے اور نہ لڑائی جھگڑا کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (البقرہ:١٩٧)

پس جو ان میں حج کی نیت کرے تو حج میں بے حیائی اور نافرمانی نہ کرے اور نہ جھگڑا کرے۔

٤.....محرم اپنے سر اور چہرہ کو نہ چھپائے اور ڈھانکے۔

٥.....محرم رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔

٦.....محرم اچکن اور شلوار نہیں پہن سکتا۔

٧.....محرم موزے نہیں پہن سکتا۔

ان کاموں کا بیان جو محرم اور غیر محرم سب کے لیے جائز ہیں

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محرم اور غیر محرم سب کے لیے سات چیزوں کو ہلاک کر دینا جائز ہے۔

١.....سانپ

٢.....بچھو

٣.....چوہا

٤.....چیل

٥.....بندر

٦.....کاٹنے والا کتا

٧.....اس طرح ہر درندے کو اگر وہ حملہ آور ہو تو قتل کرنا جائز ہے' اگر حملہ آور نہ ہو تو حدیث مشہور کی وجہ سے قتل نہ کرے۔

کتاب الایمان- قسمیں کھانے کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات قِسم کی قَسم کھانے اور حلف اٹھانے

سے آدمی پر اس میں کفارہ واجب ہو جاتا ہے:

١ ...... ''باللّٰہ، واللّٰہ، تاللّٰہ'' کہنے سے۔

٢ ...... اللہ کے حق کی قسم یا ذات الٰہی کے حق کی قسم کھانے سے۔

٣ ...... اللہ کی عظمت کی قسم یا اللہ کی قدرت کی قسم کھانے سے۔

٤ ...... اللہ کے عہد کی قسم یا اللہ کے میثاق (عہد) کی قسم کھانے سے۔

٥ ...... اس قبلہ کے رب کی قسم! (یا رب کعبہ کی قسم!) کھانے سے۔

٦ ...... اس قرآن مجید کے رب مالک کی قسم کھانے سے۔

٧ ...... اس مسجد کے رب کی قسم اگر میں نے ایسا نہ کیا یا اگر میں نے ایسا کیا اور پھر وہ اپنی قسم کے خلاف کر کے قسم توڑ بیٹھا تو ان تمام صورتوں میں اس پر کفارہ واجب ہوگا۔

یمین (قسم) کا ایک اور باب

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر کوئی شخص سات چیزوں کی قسم کھا کر کہے کہ اگر فلاں کام نہ کروں یا کہے اگر فلاں کام کروں تو ان سات چیزوں میں سے اس چیز سے بری ہوں اور بیزاری کا اظہار کرنے والا ہو جاؤں تو اگر وہ اس قسم کے خلاف کر کے حانث (قسم توڑنے والا) ہو گیا تو اس صورت میں اس پر کفارہ قسم واجب ہوگا۔

١ ...... مثلاً کسی شخص کا یہ کہنا، میں اللہ سے بری ہوں۔

٢ ...... میں اسلام سے بری ہوں۔

٣ ...... میں نماز سے بری ہوں۔

٤ ...... میں زکوٰۃ سے بری ہوں۔

٥ ...... میں روزے سے بری ہوں۔

٦ ...... میں حج سے بری ہوں۔

٧ ...... میں اللہ تعالیٰ کی آیات (قرآن مجید یا معجزات) سے بری ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائیں، اگر میں ایسا نہ کروں یا ایسا کروں پھر

وہ حانث ہو گیا تو اس میں کفارہ دینا ہوگا۔

یمین (قسم) کا ایک اور باب

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزوں کی قسم کھانے میں کوئی کفارہ نہیں ہے۔

١ ...... یہ کہنا کہ مجھے اس قرآن مجید کے حق کی قسم ہے۔

٢ ...... یہ کہنا کہ مجھے اس قبلہ کے حق کی قسم ہے۔

٣ ...... یہ کہنا کہ مجھے اس اسلام کے حق کی قسم ہے۔

٤ ...... میں مردار کھانے والا ہو جاؤں۔

٥ ...... میں شراب، خون اور سور کے گوشت کو حلال قرار دینے والا ہو جاؤں۔

٦ ...... میں نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا تارک اور ان کو چھوڑنے والا ہو جاؤں۔

٧ ...... یہ کہنا کہ میں مسلمانوں میں پیدا ہونے والا نہ ہوں اگر میں ایسا نہ کروں یا اگر میں ایسا کروں پھر اگر اس نے اپنے حلف اور قسم کے خلاف کیا یعنی کرنے کی قسم کھا کر نہ کیا اور نہ کرنے کی قسم کھا کر وہ کام لیا تو ان صورتوں میں کفارہ نہیں ہے۔

یمین (قسم) کے متعلق ایک اور باب

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات قسمیں اور ہیں جن کے ساتھ اگر کوئی مرد اور عورت حلف اٹھائیں تو ان پر حانث ہونے کی صورت میں کفارہ نہیں ہے، صرف استغفار کرنا لازم ہے۔

١ ...... کسی شخص کا یہ کہنا: تیری زندگی کی قسم یا یہ کہنا تیرے سر کی بقاء کی قسم۔

٢ ...... مجھے اپنے سر کی بقاء کی قسم، مجھے فلاں کے سر کی بقاء کی قسم۔

٣ ...... مجھے اپنے حق کی قسم یا مجھے اپنے سر کے حق کی قسم۔

٤ ...... مجھے اپنی زندگی کی قسم یا مجھے اپنے سر کی بقاء کی قسم۔

٥ ...... مجھے تیرے حق کی قسم ہے، مجھے تیرے سر کی بقاء کی قسم ہے۔

٦...... مجھے اپنے ماں باپ کے حق کی قسم، مجھے اپنے ماں باپ کے سروں کی حیات کی قسم یا حق کی قسم۔

٧...... مجھے تیرے چہرے کے حق کی قسم یا کہے مجھے فلاں کے چہرے فلاں کی زندگی کی قسم!
ان تمام صورتوں میں مخلوق کی تعظیم ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اس قسم کی یمین (قسم کھانے) سے ممانعت فرمائی ہے اس لیے یہ گناہ ہے اور استغفار واجب ہے۔

یمین (قسم) کا ایک اور باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات قسمیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کے ساتھ حلف اٹھائے اور وہ کہے: اگر میں ایسے کروں اور پھر وہ کام دوسرے کے ساتھ ملا کر کرے تو اس طرح وہ حانث نہیں ہوگا کیونکہ اس نے خالص وہی کام نہیں کیا جس پر قسم کھائی تھی۔

١...... ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ فلاں عورت کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہیں پہنے گا پھر اس نے اس عورت اور ایک دوسری عورت دونوں کے کاتے ہوئے سوت سے بُنا ہوا کپڑا پہن لیا تو حانث نہیں ہوگا۔

٢...... ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ فلاں آدمی کا بُنا ہوا کپڑا نہیں پہنے گا پھر اس نے اس آدمی اور اس کے ساتھ ایک دوسرے آدمی کے مل کر بُنے ہوئے کپڑا کو پہن لیا تو حانث نہیں ہوگا۔

٣...... جب ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ فلاں عورت کے ہاتھ کی روٹی نہیں کھائے گا پس اس فلانی نے آٹا گوندھا اور روٹی بیل کر بیلن پر رکھ دی اور ایک دوسری عورت نے اس روٹی کو تنور میں لگایا یا توے پر ڈال کر پکایا اور اس قسم کھانے والے نے وہ روٹی کھائی تو وہ حانث نہیں ہوگا۔
اسی طرح اگر اس نے قسم کھائی کہ فلانی عورت کے پکائے ہوئے سالن سے نہیں کھائے گا، اس عورت نے ہنڈیا میں گوشت اور تمام لوازمات ساتھ ڈال کر چولہے یا انگیٹھی وغیرہ پر چڑھا دی پھر ایک اور عورت آئی اس نے ہنڈیا کے نیچے آگ جلائی اور

سالن پکا کر تیار کر دیا پس اگر وہ آدمی اس سالن سے کھائے تو حانث نہیں ہوگا۔

٤...... اگر ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ فلاں شخص سے کوئی چیز نہیں خریدے گا پھر اس نے اس آدمی اور اس کے ساتھ ایک اور آدمی پر فروخت کر دیا تو وہ حانث نہیں ہوگا۔

٥...... اگر ایک آدمی نے قسم کھائی کہ فلاں شخص سے کوئی چیز نہیں خریدے گا پھر اس نے اس آدمی اور اس کے ساتھ شریک ایک اور آدمی سے کوئی چیز مثلاً کپڑا وغیرہ خریدا تو وہ حانث نہیں ہوگا۔

٦...... ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ فلاں عورت پر کوئی چیز صدقہ نہیں کرے گا پھر اس نے اسی عورت کو کوئی چیز ہبہ (عطیہ اور گفٹ) کے طور پر دے دی یا اس کا عکس تو حانث نہ ہوا۔

٧...... اگر قسم کھائی کہ فلاں کے گھر داخل نہیں ہوں گا، پھر اس گھر والے نے اپنے گھر کا بعض حصہ فروخت کر دیا اب وہ گھر فلاں شخص اور فلاں شخص دو شخصوں کے نام سے مشہور ہے، اس کا ایڈریس اور پتا فقط ایک شخص کے نام نہیں رہا پھر یہ قسم کھانے والا اس گھر میں داخل ہوا تو حانث نہ ہوگا۔

وہ قسمیں جن میں کفارہ لازم آتا ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزوں میں قسم کھانے کا کفارہ دینا لازم آتا ہے:

١...... جب کسی شخص نے قسم کھائی اور پھر قسم توڑ دی تو اس پر کفارہ واجب ہے قسم کا کفارہ قرآن مجید میں یہ بیان ہوا ہے:
''اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر گرفت نہیں فرماتا لیکن تمہاری پکی قسموں پر مواخذہ اور پکڑ ہے سو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکینوں کو ایسا درمیانی کھانا دینا ہے جیسا تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان مسکینوں کو کپڑے پہنانا ہے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اور جس شخص کو ان میں سے کسی چیز کی قدرت نہ ہو وہ تین دن کے روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا

کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ (اور قسم توڑ دو) اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اور اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرنے والے بن جاؤ''۔

کفارہ طعام میں یا تو دس مسکینوں کا صبح اور شام کھانا کھلایا جائے یا ایک مسکین کو دس دن صبح اور شام کھانا کھلا دیا جائے یا دس مسکینوں کو بیک وقت یا ایک مسکین کو دس دنوں میں دس مسکینوں کے کھانے کی قیمت دی تو وہ صحیح نہیں ہے۔ ایک مسکین کے کھانے کی قیمت کا معیار نصف صاع گندم یا آٹا جو دو اعشاریہ ایک دو پانچ (۲.۱۲۵) کلوگرام کے برابر ہے۔ (شرح مسلم ج ۴ فرید بک سٹال) خلاصہ یہ ہے کہ قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے فی مسکین نصف صاع گندم یا آٹا ہے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنانا ہے اور یا غلام آزاد کرنا ہے اور اس کو ان تینوں میں اختیار ہے جو چاہے ادا کردے اور اگر تینوں میں سے کسی ایک پر بھی قدرت نہ پائے تو لگاتار تین دن روزے رکھے۔

۲...... جس شخص نے ماہ رمضان المبارک کے دن میں قصداً کھایا یا پیا یا جماع کر لیا تو اس پر کفارہ واجب ہے ایک غلام آزاد کرے اور اگر اس کی قدرت نہ پائے تو مسلسل دو مہینے روزے رکھے اور اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیا جائے ہر مسکین کے لیے نصف صاع گندم مقرر ہے جو موجودہ حساب سے دو اعشاریہ ایک دو پانچ (۲.۱۲۵) کلوگرام کے مساوی ہے۔

۳...... مسافر، مریض، حیض والی عورت یا نفاس والی عورت نے رمضان کے مہینے میں روزے نہیں رکھے تھے، رمضان مبارک گزر گیا تو مسافر مقیم ہوا، مریض تندرست ہو گیا، حیض والی عورت پاک ہوگئی مگر ان سب نے چھوڑے ہوئے روزے نہیں رکھے اور مؤخر کرتے کرتے زندگی گزار دی حتیٰ کہ فوت ہوگئے تو ان حضرات کی طرف سے ہر دن کے بدلے نصف صاع (۲.۱۲۵ کلوگرام) گندم ادا کر دیا جائے اتنے دنوں کا کھانا جتنے دن وہ روزہ رکھنے پر قدرت رکھتے تھے، یہ طعام ان کے لیے بمنزلہ کفارہ کے ہو جائے گا۔

٤...... کفارہ ظہار: کسی مرد نے اپنی بیوی کو کہا: تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یا ران

کی مثل ہے یا شرمگاہ کی مثل ہے تو اب اس کے لیے اپنی بیوی سے مجامعت کرنا حلال نہیں ہے حتیٰ کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو پے در پے دو مہینے روزے رکھے اور اگر روزے رکھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس پر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہے۔ ہر مسکین کے لیے نصف صاع گندم یا کشمش جو دو اعشاریہ ایک دو پانچ (۲.۱۲۵) کلوگرام کے برابر ہے، دینا واجب ہے۔

۵...... کفارہ قتل خطاء: جب کوئی شخص کسی مسلمان کو خطاء (غلطی سے) قتل کردے تو اس پر ایک مومن غلام آزاد کرنا واجب ہے اور نیز قاتل پر دیت ادا کرنا واجب ہے جو مقتول کے اولیاء کو ادا کی جائے گی اور اگر غلام نہ مل سکے تو اس پر (دیت کے علاوہ) دو ماہ کے پے در پے روزے رکھنا واجب ہے۔

نوٹ: احناف کے نزدیک قتل خطاء کی دیت سو اونٹ ہیں بہ طریق اخماس، یعنی بیس جذعہ، بیس بنت مخاض، بیس لبون اور بیس بنو مخاض اور سونے سے قتل خطاء کی دیت ایک ہزار دینار ہیں اور چاندی سے دس ہزار درھم ہیں روزوں میں مسلسل دو مہینے روزے رکھنے کی شرط ہے لہذا یہ دو مہینے ایسے ہوں جن کے درمیان رمضان کا مہینہ نہ آتا ہو کیونکہ رمضان میں کوئی دوسرا روزہ ادا نہیں ہوتا اور کفارہ کی نیت کے روزے رکھے گا تب بھی رمضان ہی کا ہوگا۔ نیز ایام مہینہ یعنی ایام عیدین و ایام تشریق بھی نہ ہوں کہ ان میں روزے رکھنا منھی عنہ ہے۔

٦...... کفارہ المحرم: یعنی محرم نے اگر کوئی ممنوع شکار کیا جیسے گورخر یا وحشی گائے یا ہرن کا شکار کیا تو اس پر اس جانور کی قیمت یا اس کی مثل چوپایہ کفارہ میں واجب ہے۔

۷...... محرم نے اپنے سر کا حلق کرایا تو اس پر تین دن کے روزے رکھنا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہے۔ یہ کھانا نصف صاع (۲ء۱۲۵) کلوگرام کے برابر برائے یک مسکین ہوگا یا ایک راس بکری مساکین کے لیے ذبح کردے۔

کفاروں کے احکام میں ایک اور باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزیں کفارہ ذنوب ہیں (یعنی

اللہ تعالیٰ ان سات چیزوں سے بندے کے گناہ مٹا دیتا ہے)۔

۱..... توبہ کرنا۔

۲..... مرض لاحق ہونا۔

۳..... کسی مصیبت کا آنا۔

٤..... مالی نقصان اور خسارہ۔

٥..... مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا خصوصاً بارش اور اندھیری راتوں میں مسجد میں جا کر با جماعت نماز ادا کرنا۔

٦..... پوری طرح پانی بہا کر وضو کرنا خصوصاً سردیوں کے موسم میں جب سردی محسوس ہوتی ہو ورنہ گرمیوں میں تو آدمی ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے خوب پانی بہا بہا کر لطف اندوز ہوتا ہی ہے۔

٧..... نماز کے انتظار میں بیٹھنا۔

خرید وفرخت کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزوں کی خرید وفروخت جائز نہیں ہے:

۱..... بھیڑ اور بکری کی پشت پر اُون اور بالوں کو بیع (خرید وفروخت) کرنا جائز نہیں ہے۔

۲..... تھنوں کے اندر دودھ کی بیع کرنا جائز نہیں۔

۳..... شکم میں جنین (بچہ) کی بیع کرنا جائز نہیں۔

٤..... پرندے کی ہوا میں اور مچھلی کی جو پانی میں ہو بیع کرنا جائز نہیں۔

٥..... حمار وحشی (گورخر) اور ہرن کی جو جنگل میں ہوں بیع کرنا جائز نہیں۔

٦..... بھاگے ہوئے غلام کی بیع کرنا جائز نہیں۔

٧..... انجیر، انگور اور دوسرے پھل جو ابھی قابل انتفاع نہ ہوئے ہوں ان کی بیع کرنا جائز نہیں ہے۔

جن چیزوں کی خرید وفرخت حرام ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزوں کا بیچنا اور خریدنا حرام ہے:

۱..... کتے کی خرید وفروخت حرام ہے اور اس کی ثمن کا استعمال میں لانا حرام ہے (اس سے وہ کتا مراد ہے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو مثلاً وہ شکاری ہو نہ رکھوالی کرنے والا ہو)۔

۲..... خنزیر (سور) کی خرید وفروخت اور اس کے ثمن وصول کرنا حرام ہے۔

۳..... چوسر اور شطرنج کا (سامان) خریدنا، بیچنا اور اس کے پیسے حرام ہیں۔

٤..... خمر (شراب) کی خرید وفروخت اور اس کا ثمن حرام ہیں۔

٥..... دباغت (رنگنا) سے قبل مردار کی کھال کو بیچنا اور اس کا ثمن وصول کرنا حرام ہیں۔

٦..... خون وغلاظت کی بیع کرنا اور اس کے پیسے لینا حرام ہے۔

٧..... ام ولد (لونڈی جس سے آقا کی اولاد ہو) اور مدبر (وہ غلام جس کے بارے میں آقا کہہ چکا کہ وہ اس کے فوت ہونے کے بعد آزاد ہے) ان دونوں کی خرید وفروخت حرام ہے، ان کی قیمت لے کر کھانا حرام ہے۔

بیع فاسد کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزوں کی وجہ سے بیع فاسد ہو جاتی ہے

۱..... نوروز تک بیع کرنا نا جائز ہے (کیونکہ اس میں مدت کے مجہول ہونے کی وجہ سے تنازع ہوگا)۔

۲..... مہرگان تک بیع کرنا جائز نہیں ہے (مدت کے مجہول ہونے کی وجہ سے)۔

۳..... غلہ اٹھانے یا گاہنے کے لیے فصل کا ڈھیر اور کھلیان لگانے تک۔

٤..... فصل باڑی کاٹنے تک۔

٥..... فصل گاہنے تک۔

٦..... فصل کے کٹنے سے وقت پہنچنے تک۔

٧ ......میوہ توڑنے تک یا مرچیں توڑنے تک یا کپاس کی چنائی تک۔

سود کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک نوع کی سات اشیاء کو زیادتی کے ساتھ بیچنا جائز نہیں ہے' الا یہ کہ برابر برابر ہوں اور وزن کے ساتھ ان کا لین دین ہو اور ان دونوں کے درمیان زیادتی سود ہوگا۔

١ ......سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنا جائز نہیں ہے' مگر برابر تول کر اور دونوں کے درمیان زیادتی کا ہونا سود ہے۔

٢ ......قلعی کا سیسہ سرخ اور سیسہ سیاہ ہر دو کی بیع تول کر ہی جائز ہے' ان کے درمیان زیادتی سود ہے۔

٣ ......تانبے کی بیع تانبے کے بدلے جائز نہیں مگر برابر وزن سے زیادتی سود ہوگی۔

٤ ......لوہے کی بیع لوہے سے اور پیتل کی پیتل سے برابر تول کے ساتھ زیادتی سود ہوگی۔

٥ ......کھجور کی بیع کھجور کے بدلے اور کشمش کی کشمش کے بدلے برابر پیمانے سے جائز ہے' زیادتی سود ہے۔

٦ ......گندم کی بیع گندم سے اور جَو کی بیع جَو سے برابر پیمانے سے جائز ہوگی' زیادتی سود ہے۔

٧ ......تلوں کا تبادلہ تلوں سے اور مکئی کا تبادلہ مکئی سے برابر سطح پر جائز ہوگا' ان کے درمیان زیادتی کا پایا جانا سود بنے گا۔

سود ہی کے بارے میں ایک اور باب

مصنف ابو الطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزوں کا تبادلہ سات دوسری چیزوں سے کرنا' جب کہ ان کی نوع مختلف ہو' ایک مثقال دو مثقال کے عوض جائز ہے' ہاتھ بہ ہاتھ' ادھار جائز نہیں ہوگا۔

١ ......سونے کو چاندی کے بدلے زیادتی کے ساتھ مثلاً ایک مثقال (سونے) کو دو مثقال

(چاندی) کے عوض دست بدست (نقد) بیچنا جائز ہے اور ادھار جائز نہیں۔

٢ ......سیسہ کے ایک رطل (پونے سولہ اونس) کی بیع دو رطل (اس سے دوگنا مقدار) پیتل سے کرنا جائز ہے' لیکن نقد و نقد' ادھار جائز نہیں۔

٣ ......سرخ تانبے کی سیاہ پیتل کے ساتھ' کلو کی دو کلو کے عوض بیع نقد و نقد جائز اور ادھار ناجائز ہے۔

٤ ......لوہا' تانبا کے عوض نقد ایک سیر دو سیر کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے' اُدھار ناجائز ہے۔

٥ ...... گندم کی خرید و فروخت جَو کے ساتھ کمی بیشی سے نقد جائز' ادھار ناجائز ہے۔

٦ ......کھجور کی خرید و فروخت کشمش کے ساتھ کمی بیشی سے نقد جائز اور ادھار ناجائز ہے۔

٧ ......تلوں کی لین دین مکئی کے ساتھ کمی بیشی سے دست بدست (نقد) جائز ہے' مگر ادھار نہیں۔

سود کے بارے میں ایک اور باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک نوع کی سات چیزوں کو کمی بیشی کے ساتھ نقد طور پر بیچنا جائز ہے اور ادھار جائز نہیں۔

١ ......ایک اخروٹ کو دو کے بدلے اور ایک انڈہ کو دو انڈوں کے بدلے میں نقد طور پر بیچنا جائز ہے اور ادھار جائز نہیں۔

٢ ......ایک انار کو دو اناروں کے عوض اور ایک کھیرا کی دو کھیروں کے عوض بیع دست بدست (نقد) جائز ہے اور ادھار ناجائز۔

٣ ......ایک گھر دو گھروں کے عوض' ایک باغ دو باغوں کے عوض بیچنا نقد جائز ہے اور ادھار کرنا ناجائز۔

٤ ......ایک رأس گائے کو دو رأس گائے کے عوض بیچنا اور ایک عدد بکری کو دو بکریوں کے عوض بیچنا دست بدست جائز اور ادھار کے طور پر ناجائز ہے۔

٥ ......ایک کس غلام کو دو کس غلاموں کے عوض بیچنا اور اسی طرح ایک گھوڑا دو گھوڑوں کے

بدلے نقد بیچنا جائز ہے، ادھار نا جائز۔

٦ ......ایک اونٹ کا تبادلہ دو اونٹوں سے اور ایک گدھے کا سودا دو گدھوں کے عوض کرنا اور ایک خچر کو دو خچروں کے بدلے بیچنا دست بدست (نقد) ہو تو جائز ہے اور ادھار ہو تو ناجائز ہے۔

شادی خانہ آبادی کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب کسی مرد نے سات شرطوں میں سے کسی ایک شرط کے ساتھ کسی عورت سے نکاح کیا پھر اس نے اس عورت کو اس شرط کے مطابق نہ پایا تو اس کو نکاح توڑنے کا حق نہیں ہے، وہ سات شرطیں حسب ذیل ہیں:

١ ......جب کسی مرد نے کسی عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ کلی کی طرح گوری چٹی اور خوبصورت ہے پھر سامنا ہوا تو وہ ''چنبے دی کلی'' کے بجائے کالی کوئل نکلی، سو اس کو اب اسے مسترد کرنے کا حق نہیں ہے۔

٢ ......جب کسی مرد نے کسی عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ صحیح آنکھوں والی اور بینا ہے مگر شوہر نے دیکھا کہ وہ جو بیاہی آئی ہے وہ تو بے آئی یا ون آئی ہے یعنی نابینا یا ایک آنکھ سے محروم ہے تو مرد اس کو رد نہیں کر سکتا۔

٣ ......جب کسی مرد نے کسی عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں ٹھیک ہیں، بیاہ کے بعد ظاہر ہوا کہ دلہن صاحبہ ہاتھوں سے لنجی اور پاؤں سے لنگڑی ہے تو شوہر میاں کو یہ حق نہیں ہے کہ اس کو رد کر دے۔

٤ ......جب کسی مرد نے کسی عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ تن درست ہے، اس میں کوئی جسمانی عیب نہیں ہے پھر شادی کے بعد ظاہر ہوا کہ اس کو کوڑھ یا پھلبہری کا مرض ہے، مرد اس شادی پراجیکٹ کو رجیکٹ نہیں کر سکتا۔

٥ ......اگر کسی مرد نے کسی عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ جوان اور سمینہ وفربہ ہے، جب سامنا ہوا تو کھلا کہ وہ سوکھی پتلی سی اولڈ ایجر ہے تو شوہر کو اسے رد کرنے کا حق

نہیں ہے۔

٦ ......اگر کسی مرد نے کسی عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ عقل مند اور ذہین ہے مگر وہ سودائن اور احمق نکلی تو اب شوہر اس کو مسترد نہیں کر سکتا۔

٧ ......اگر کسی مرد نے عورت سے اس شرط پر شادی کی ہو کہ وہ کنواری ہو مگر وہ ثیب یعنی شوہر دیدہ (اور ہنڈا چکنی) نکلی تو شوہر نباہ کرے، رد کرنے کا حق اسے حاصل نہیں ہے۔

نکاح میں گواہی کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نکاح میں سات قسم کے گواہوں کی گواہی جائز ہے:

١ ......ایک ولی اور دو (مرد) گواہوں کی شہادت اور گواہی سے نکاح جائز ہے۔

٢ ......دو فاسق آدمیوں کی گواہی سے نکاح جائز ہے کیونکہ ان کی گواہی اصل میں ساقط نہیں ہے۔

٣ ......ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے نکاح جائز ہے ''اذا تصادقا'' جب وہ دونوں سچ بولیں۔

٤ ......مرد کے دو بیٹوں کی گواہی سے نکاح کیا تو نکاح جائز ہوا۔

٥ ......عورت کے دو بیٹوں کی گواہی سے نکاح کیا تو یہ نکاح جائز ہے۔

٦ ......اگر عورت نے اپنے ولی اور ایک دوسرے شخص کی گواہی سے کسی مرد سے اپنا نکاح خود کیا تو نکاح جائز ہے۔

٧ ......جس عورت کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان وقت ہے۔

ان افراد کا بیان جن کو گواہ بنانے سے نکاح جائز نہیں ہوتا

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات قسم کے گواہوں کو نکاح میں گواہ بنانا

جائز نہیں ہے اور اس سے نکاح جائز نہ ہوگا:

١ ...... جب کوئی مرد عورت سے شادی کرے اور کہے: ہمارے گواہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہیں تو اس سے نکاح جائز اور منعقد نہ ہوگا۔

٢ ......صرف عورتوں کی گواہی سے کہ ان کے ساتھ مرد کوئی نہ ہو تو بھی نکاح منعقد نہ ہوگا۔

٣ ......ایک مرد اور عورت کی گواہی سے بھی نکاح منعقد نہ ہوگا۔

٤ ......دو نابینا شخصوں کی گواہی سے نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ مصنف فرماتے ہیں: مگر زیادہ درست قول یہ ہے کہ نکاح جائز ہے۔

٥ ......دو ایسے مرد جن پر حد قذف لگی ہو ان کی گواہی سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

٦ ......دو غلام مردوں کی گواہی سے نکاح منعقد نہ ہوگا۔

٧ ......دو مرد گواہ ہوں مگر ایک گواہ ایک مجلس میں ہو اور دوسرا اور مجلس میں یعنی دونوں ایک ہی مجلس میں اکھٹے نہ ہوں نکاح نہیں ہوگا۔

محرمات کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مرد کے لیے دس قسم کی عورتوں سے شادی حلال نہیں ہے وہ دس قسم کی عورتیں جن سے کسی مرد کو شادی کرنا حرام ہے حسب ذیل ہیں:

١ ......اپنی نسبی اور رضاعی (دودھ کے رشتے سے) ماں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

٢ ......اپنی نسبی اور رضاعی خالہ سے نکاح حرام ہے۔

٣ ......اپنی نسبی اور رضاعی پھوپھی سے نکاح حرام ہے۔

٤ ......اپنی نسبی یا رضاعی بیٹی سے اور اس کی قیامت تک ہونے والی اولاد سے نکاح حرام ہے۔

٥ ......اپنی نسبی یا رضاعی بہن سے اور بہن کی قیامت تک ہونے والی اولاد سے نکاح کرنا حرام ہے۔

٦ ......اپنی بھانجی سے اور اس کی قیامت تک ہونے والی اولاد سے نکاح کرنا حرام ہے۔

٧ ......اپنی نسبی یا رضاعی ماں کی پھوپھی اور خالہ دونوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

٨ ......اپنی نسبی یا رضاعی جدہ کی پھوپھی اور خالہ دونوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

٩ ......اپنی جدہ کی پھوپھی اور اپنی خالہ کی پھوپھی نسبی ہوں یا رضاعی ہر ایک سے نکاح کرنا حرام ہے۔

١٠ ......اپنے نسبی یا رضاعی دادا اور نسبی یا رضاعی ماموں کی پھوپھی سے۔

ایک اور باب

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دس عورتیں وہ ہیں جو اصل میں حلال تھیں پھر کسی سبب سے ان کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہوگیا اور وہ دس عورتیں یہ ہیں:

١ ......مرد پر اپنی بیوی کی ماں سے نکاح کرنا حرام ہو جاتا ہے۔

٢ ......اپنی بیوی کی بیٹی سے' اگر بیوی سے مجامعت کر لی ہو تو نکاح کرنا حرام ہو جائے گا اور مجامعت نہ کی ہو تو پھر اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے۔

٣ ......اپنے باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنا حرام ہے خواہ مدخول بہا ہو خواہ غیر مدخول بہا۔

٤ ......اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنا جائز نہیں چاہے بیٹے نے اس سے ہم بستری کی ہو یا نہ کی ہو۔

٥ ......اپنے باپ کی لونڈی سے' اگر باپ نے شہوت سے اس کو چھوا ہو یا اس کا بوسہ لیا ہو تو اس سے بیٹے کو نکاح کرنا حرام ہو جاتا ہے۔

٦ ......کتاب میں موجود نہیں۔

٧ ......اپنی بیوی کی بہن سے جب کہ بیوی اس کی ملک نکاح میں ہو' نکاح حرام ہے۔

٨ ......اپنی بیوی کی بہن کی بیٹی سے جب کہ بیوی اس کی ملک نکاح میں ہو۔

٩ ......اپنی بیوی کی پھوپھی سے جب کہ بیوی اس کی عصمت میں ہو۔

١٠ ......اپنی بیوی کی خالہ سے جب کہ بیوی اس کی عصمت میں ہو۔

خلاصہ از مترجم غفرلہ

محرمات وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح حرام ہے اور حرام ہونے کے چند سبب ہیں جو کہ مندرجہ ذیل نو اقسام میں منحصر ہیں:

١ ......نسب ہے: اس میں سات عورتیں ہیں، ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی

مسئلہ: دادی، نانی، پردادی، پرنانی اگرچہ کتنے ہی اوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور ماں کا لفظ سب کو شامل ہے۔

مسئلہ: بیٹی سے مراد وہ تین عورتیں ہیں جو اس کی اولاد ہیں لہٰذا پوتی، پرپوتی، نواسی، پرنواسی اگرچہ درمیان میں کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو حرام ہیں۔

مسئلہ: بہن خواہ حقیقی ہو یا سوتیلی کہ دونوں کا باپ ایک ہو مائیں الگ الگ یا ماں ایک ہے باپ الگ الگ سب حرام ہیں۔

٢ ......مصاہرت: زوجہ موطوءۃ کی لڑکیاں، زوجہ کی ماں، دادیاں، نانیاں، باپ، دادا وغیرہ اصول کی بیبیاں، بیٹے، پوتے وغیرہ، فروع کی بیبیاں۔

٣ ......جمع بین المحارم: مسئلہ: وہ دو عورتیں کہ ان میں جس ایک کو مرد فرض کریں دوسری اس کے لیے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کرو تو بھائی بہن کا رشتہ ہوا یا پھوپھی بھتیجی کہ پھوپھی کو مرد فرض کرو تو چچا بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کرو تو پھوپھی بھتیجے کا رشتہ، یا خالہ بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کریں تو ماموں بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو بھانجے خالہ کا رشتہ ہوا ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے)۔

٤ ......حرمت بالملک: مسئلہ: عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کر سکتی خواہ وہ تنہا اسی کی ملک میں ہو یا کوئی اور بھی اس میں شریک ہو، مولیٰ اپنی باندی سے نکاح نہیں کر سکتا اگرچہ وہ ام ولد ہو یا مکاتبہ ہو یا مدبرہ ہو یا اس میں کوئی شریک ہو۔

٥ ......حرمت بالشرک: مسئلہ: مسلمان کا نکاح مجوسیہ (آگ کی پوجا کرنے والی) بت پرست، سورج پرست، ستارہ پرست غرضیکہ کسی مشرک سے نکاح نہیں ہو سکتا اہل

کتاب کے سوا کسی کافر سے نکاح جائز نہیں۔

٦ ......حرہ: (آزاد عورت) نکاح میں ہوتے ہوئے (باندی سے) نکاح کرنا حرام ہوگا۔

٧ ......حرمت بوجہ تعلق حق غیر: دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہو سکتا، حرام ہے بلکہ اگر دوسرے کی عورت کی عدت ہو جب بھی نہیں ہو سکتا، عدت طلاق کی ہو یا موت کی یا شبہ نکاح یا نکاح فاسد میں دخول کی وجہ سے۔

مسئلہ: جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس سے نکاح ہو سکتا ہے پھر اگر اسی کا وہ حمل ہے تو وطی بھی کر سکتا ہے، اگر دوسرے کا ہے تو بچہ کی پیدائش تک وطی جائز نہیں۔

٧ ......متعلق بہ عدد: مسئلہ: آزاد شخص کو ایک وقت میں چار عورتوں اور غلام کو دو عورتوں سے زائد نکاح جائز نہیں ہے۔

شوہر کے بیوی پر حقوق

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: شوہر کے زوجہ پر دس حقوق ہیں:

١ ......عورت پر واجب ہے کہ وہ ہر چیز میں اپنے شوہر کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے ماسوائے گناہ کے کام کے کیونکہ "لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق" کہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی طاعت نہیں ہے اور بیوی اپنے شوہر کی بنا اجازت نفلی روزے رکھے اور نہ نوافل پڑھے۔

٢ ......عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنے شوہر کے گھر اور مال کی حفاظت کرے، شوہر کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کوئی چیز دے نہ کسی کو کھانے پر بلائے۔

٣ ......عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ جائے۔ اگر وہ جاتی ہے تو آسمان کے تمام فرشتے اور جنوں اور انسانوں کے علاوہ اس پر سے گزرنے والی ہر شئی اس عورت پر لعنت کرتی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس عورت پر ہر وہ چیز جس پر سورج اور چاند طلوع ہوتے ہیں لعنت بھیجتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ "ایما امرأة خرجت من بيت زوجها بغير اذنه لعنها كل شئى طلعت عليه

الشمس و القمر الا ان یرضی عنها زوجها'' کہ وہ عورت جو اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نکلے تو ہر وہ چیز جس پر سورج اور چاند طلوع ہوتے ہیں' اس پر لعنت کرتی ہے' الّا یہ کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو جائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ان المراۃ اذا خرجت من بیتها و زوجها کارہ لذ لک لعنها کل ملک فی السماء و کل شئی مرت علیه غیر الجن و الا نس حتی ترجع'' بے شک جب عورت اپنے گھر سے نکلے جب کہ اس کا شوہر اس کو ناپسند کرتا ہو تو آسمان میں ہر فرشتہ اس پر لعنت کرتا ہے اور سوائے جن اور انسان کے ہر وہ چیز جس کے پاس سے وہ گزرے یہاں تک کہ وہ (گھر کو) لوٹ آئے۔ ناصر البانی نے کہا: یہ حدیث ضعیف ہے۔

(دیکھئے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ ج ۳ ص ۲۲۲)

٤..... عورت جب پاکی کی حالت میں ہو تو شوہر کو اپنے نفس سے نہ روکے' چاہے وہ رات کو بلائے چاہے دن کو' اگر اس نے انکار کیا تو شوہر کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اس کی پٹائی کر دے مگر ہلکی سی ہو' (چہرے پر نہ مارے) اور نہ اتنا سخت مارے کہ اس کے جسم پر نشان پڑ جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: مسواک وغیرہ سے مارے۔ (دیکھئے البدائع ج ۳ ص ۱۵۵۲' تفسیر قرطبی ج ۵ ص ۱۷۲' اجمل الاحکام ص ۱۶۵) ابو داؤد شریف میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لا یسأل الرجل فیما ضرب امرائۃ'' مرد (شوہر) سے اپنی بیوی کو مارنے کے بارے میں سوال نہ کیا جائے گا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۳۰)

٥..... عورت دروازے اور کھڑکی سے راستہ پر تاک جھانک کرے اور نہ گزرنے والوں کو دیکھے۔ اسی طرح کسی اجنبی اور غیر محرم کے ساتھ ہنسی مزاح کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

٦..... عورت اپنے والدین کے گھر اور یوں ہی بہن یا بیٹوں کے گھر شوہر کی اجازت کے بغیر نہ جائے۔

(نوٹ): مسئلہ: عورت کے والدین ہر ہفتہ میں ایک بار اپنی لڑکی کے یہاں آسکتے

ہیں شوہر منع نہیں کر سکتا ہاں اگر رات میں وہاں رہنا چاہتے ہوں تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے اور والدین کے علاوہ اور محارم سال بھر میں ایک بار آسکتے ہیں' یوں ہی عورت اپنے والدین کے یہاں سال میں ایک بار جا سکتی ہے مگر رات میں بغیر اجازت شوہر وہاں نہیں رہ سکتی' دن ہی میں واپس آئے یا محارم اگر فقط دیکھنا چاہیں تو اس سے کسی وقت منع نہیں کر سکتا اور غیروں کے یہاں جانے یا ان کی عیادت یا شادی وغیرہ تقریبات میں شرکت سے منع کرے' بغیر اجازت جائے گی تو گنہگار ہو گی اور اجازت سے گئی تو دونوں گنہگار ہوئے۔ (درمختار' عالمگیری بہ حوالہ بہار شریعت از صدر الشریعت حضرت مولانا امجد علی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ ج اول حصہ ہشتم' ص ۱۲۴)

٧..... عورت زیادہ خرچ کے لیے اصرار نہ کرے اور شوہر کو تنگ نہ کرے اور اس کو اوور ٹائم لگانے اور طاقت سے زیادہ کام کرنے' جس سے وہ تھک جائے' کا نہ کہے بلکہ جو اللہ تعالیٰ نے قسمت میں لکھا ہے اس پر راضی ہو اور خوش رہے اور نہ شوہر کے متعلق شک کرنے والی ہو۔

٨..... شوہر کو استطاعت سے زیادہ کی تکلیف نہ دے اگر کوئی تکلیف دے گی تو جب تک وہ راضی نہیں ہوتا عورت کی نماز قبول ہوتی ہے نہ روزہ۔

٩..... شوہر کی بات کو چپ کر کے تسلیم کر لے اور اس کے سامنے زیادہ زبان نہ چلائے۔

١٠..... شوہر کے لیے محبت کا اظہار کرے' اس کی خوشی پر خوش ہو اور اس کی غمی پر غم زدہ' شوہر سے منہ بنائے اور نہ اس سے اعراض کرے۔

اسی مفہوم کا ایک اوز باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: شوہر اور بیوی کے درمیان تعلقات کے سلسلہ میں دس باتیں یاد رکھنے کی ہیں:

١..... حضور ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی آدمی کو حکم دیتا کہ وہ دوسرے آدمی کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کریں۔

۲......حضور ﷺ نے فرمایا: جس عورت کے بستر پر اس کے ساتھ اس کے شوہر کا غیر ہم بستر ہو اس پر اتنا عذاب ہوگا جو اس پوری امت کے عذاب کا نصف ہے۔

۳......جس عورت نے ناجائز اور خفیہ تعلقات سے اپنے شوہر کے علاوہ غیر کا بچہ اس کے گھر جنم دیا تو قیامت کے دن رائی کے دانہ برابر بھی اس کی حیل و حجت کا کوئی وزن نہ ہوگا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہے گی۔

٤......جس عورت کو اس کے شوہر نے ہم بستری کے لیے بلایا اور اس نے (بلا عذر کے) انکار کر دیا اور شوہر نے غصے اور ناراضگی کی حالت میں رات گزاری تو صبح تک فرشتے عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۵......جو عورت اپنے شوہر کی قسم کو پورا نہیں کرتی اس کے ستر دن کے نیک عمل اکارت جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے: اس کی ستر نمازیں اکارت جاتی ہیں۔

٦......جو عورت اپنے شوہر سے کہتی ہے: میں نے تیری طرف سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی، اللہ تعالیٰ اس کے ستر سال کے اعمال کو ضائع فرما دیتا ہے اگرچہ وہ دن کو روزہ رکھتی اور رات کو قیام کرتی ہو (البانی نے کہا: یہ حدیث موضوع ہے)۔

۷......جس عورت نے اپنے شوہر کے سامنے موڈ بنا لیا، تیوری چڑھائی اور اس کو ذرا بھی پریشان اور غمگین کیا وہ عورت جب تک اپنے شوہر کو خوش نہیں کرتی اللہ تعالیٰ کے عذاب اور ناراضگی میں رہتی ہے۔

۸......اگر عورت اپنا ایک پستان بھون کر اور دوسرا پکا کر شوہر کو پیش کرے تب بھی اس کے حق کی ادائیگی سے سبکدوش نہ ہو اور نیز اگر اتنا کچھ کرنے کے باوجود اگر شوہر کی نافرمانی کرے تو اس کے لیے دوزخ کا سب سے نچلا درجہ مقرر ہے جس میں اس کو ڈالا جائے گا۔ الا یہ کہ وہ توبہ کر لے اور شوہر کو خوش کرنے کے لیے اس کی طرف رجوع کرے۔

۹......اگر عورت اپنے شوہر کے ناک کے ایک طرف سے بہنے والے خون کو اور دوسری طرف سے بہنے والی پیپ کو چاٹ کر صاف کرے، تب بھی شوہر کا حق ادا نہیں ہوا۔

۱۰......جس عورت نے اپنی زبان سے شوہر کو اذیت دی اور تکلیف پہنچائی قیامت کے

دن وہ قبر سے اس حالت میں اٹھے گی کہ اس کی گدی کی طرف سے ساٹھ ہاتھ لمبی اس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہوگی اور حدیث پاک میں ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے شوہر سے یہ کہے: تجھ پر خدا لعنت بھیجے اللہ تعالیٰ اس عورت پر سات آسمانوں کے اوپر سے لعنت بھیجتا ہے (اللہ تعالیٰ کی پناہ!) اور رسول ﷺ کا فرمان سچا ہے۔

شوہر پر بیوی کے حقوق کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیوی کے اپنے شوہر پر دس حقوق ہیں:

۱......جو خود کھاتا ہے اسی سے اس کو کھلائے، جیسا خود پہنتا ہے اسی طرح کا قیمتی لباس اس کو بھی پہنائے اور جو کچھ بھی خرچ کرے اس کا احسان ہرگز نہ جتلائے۔

۲......اپنی بیوی کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے اور نرمی سے بات کرے۔

۳......اس کو دینی امور کی تعلیم دے اور آداب سکھائے۔

٤......امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا یعنی بیوی کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، یہ چیز شوہر پر واجب ہے۔

۵......شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کے محاسن اور خوبیاں تو ظاہر کرے مگر اس کے (عیوب اور نالائقی والی باتوں کو چھپائے) میلے اور قبیح اور گندے کاموں کو مستور رکھے۔

٦......صحبت کے وقت مرد بیوی سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہ کرے کیونکہ یہ اس (آزاد عورت) کا حق ہے (عزل کا مطلب ہے حمل سے بچنے کے لیے انزال کے وقت مرد عورت سے الگ ہو جائے اور رحم سے باہر آب ریزی کر دے)۔

۷......شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کی ہر چھوٹی اور معمولی غلطی کو معاف کر دے اور عفو و درگزر سے کام لے (البتہ اگر وہ کسی بڑے گناہ کی مرتکب ہو تو پھر اس کی اصلاح کے لیے شرعی طریقے کے مطابق تادیبی کارروائی ضروری ہے)۔

۸......شوہر بیوی کو مارے نہیں الا یہ کہ وہ نماز نہ پڑھتی ہو یا مرد عمل خاص کے لیے بلائے

اور وہ بغیر کسی عذر کے خواہ مخواہ نہیں نہیں کی رٹ لگائے تو پھر ہلکی سی ٹھکائی کر سکتا ہے۔

٩...... شوہر کو حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک پر کاربند ہونا چاہیے کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "خیارکم عنداللہ خیارکم اخلاقاً او خیارکم عندالناس خیارکم عند نساء کم" اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارا بہتر آدمی وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو یا فرمایا: تم میں سے لوگوں کے نزدیک اچھا آدمی وہ ہے جو بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا ہو۔

١٠...... اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: "ما زال جبریل یوصینی بالنساء حتٰی ظننت انہ سیحرم طلاقھن" جبریل علیہ السلام ہمیشہ عورتوں کے متعلق مجھے وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے گماں کیا کہ قریب ہے کہ وہ عورتوں کو طلاق دینا حرام کر دیں۔ (المطالب العالیہ رقم: ١٦٢٥)

اولاد پر ماں باپ کے حقوق کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اولاد پر والدین کے سات حقوق ہیں:

١...... جب ماں باپ بلائیں تو بیٹا یا بیٹی ان کو لبیک (میں حاضر ہوں) کہہ کر جواب دیں۔

٢...... جب ماں اور باپ اولاد کو کسی کام کا حکم دیں اور اس کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو اس کے ادا کرنے میں جلدی کریں اور اگر اس کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا نہ ہو تو وہ کام اس امر میں داخل نہیں ہے۔

٣...... جب اولاد کی ملک میں کوئی دنیا کی چیز ہو اور ماں باپ کو اس چیز کی حاجت ہو تو اولاد خوش دلی سے وہ چیز والدین کو دے دے اور احسان بھی نہ جتائے۔

٤...... اولاد کو والدین کے ساتھ عاجزی کے ساتھ پیش آنا چاہیے اور نرم گفتگو کرنی چاہیے اور اگر ان کی طرف سے کوئی ناپسند بات ہو جائے تو اس کو برداشت کرنا چاہیے جیسا کہ فرمان خداوندی ہے:

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۝ (الاسراء: ٢٤)

اور ان دونوں (والدین) کے لیے پیار سے عاجزی کے پر بچھا دے اور یہ کہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحمت فرما جیسا کہ انہوں نے میری بچپن میں پرورش کی O

اور اللہ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ (الاسراء: ٢٣)

پس ان (والدین) کو اُف نہ کہہ اور ان کو جھڑک مت اور ان سے نرم بات کر O

٥...... جب والدین کو خوشی نصیب ہو تو ان کے ساتھ خوش ہو اور جب وہ غمگین ہوں تو ان کے ساتھ غم کا اظہار کرے اور جب اپنی ذات کے لیے دعا کرے تو ساتھ اپنے والدین کے لئے بھی دعا کرے۔

٦...... جب والدین کسی امر میں کوئی رائے قائم کریں تو بیٹے کو ان کی رائے کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے، والدین اگر نیچے ہوں تو بیٹے کو مکان کی سطح پر نہیں چڑھنا اور گھومنا پھرنا چاہیے، بیٹے کو ماں باپ کی طرف پاؤں دراز کرنے چاہئیں اور نہ ان کی طرف گھور کر دیکھنا چاہیے۔

٧...... ماں اور باپ میں کسی کو اگر شادی کرنے کی حاجت ہو تو اولاد ان کو منع نہ کرے اور اگر وہ اس کا تذکرہ کرتے ہیں تو بیٹا ان کو کسی بات کا امر دینا اور نہی کرنا نہ شروع کر دے۔

ہمسایہ کے حقوق

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک ہمسایہ کا دوسرے ہمسایہ پر سات چیزوں میں حق ہے:

١...... نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جب تمہارا ہمسایہ تم سے قرض طلب کرے تو تم اسے

قرض دے دو۔

٢...... جب تمہارے ہمسایہ کو کوئی خوشی نصیب ہو تو اسے مبارک باد دو۔

٣...... جب تمہارے ہمسایہ کو کوئی مصیبت پہنچے تو اس سے تعزیت کرو۔

٤...... جب بیمار پڑے تو اس کی عیادت اور خبر گیری کرو۔

٥...... جب ہمسایہ میں کسی کا انتقال ہو تو اس کے جنازہ میں شرکت کرو۔

٦...... اپنی ہنڈیا کی خوشبو سے ہمسایہ کو تکلیف نہ پہنچاؤ الا یہ کہ کچھ سالن کا ہدیہ اس کے یہاں بھی بھیج دو تو پھر مضائقہ نہیں۔

٧...... اگر کوئی پھل خریدو تو اس میں سے کچھ ہمسایہ کے ہاں بھی ہدیہ بھیجو اور اگر ہدیہ نہ بھیجنے کی نیت ہو تو پھر چھپا کر گھر لاؤ حتیٰ کہ ہمسایہ کی نظر نہ پڑے اور اگر وہ دیکھے اور اس کو علم ہو جائے تو پھر ضرور ہدیہ بھیجو اور اپنے بچوں کو حکم کرو کہ وہ کھانے کی کوئی چیز لے کر باہر نہ نکلیں کیونکہ اس سے پڑوسی کے بچوں کا دل اس چیز کو کھانے کو للچائے اور ترسے گا اور وہ اپنے گھر والوں سے لینے کا اصرار اور ضد کریں گے اور ممکن ہے ان میں پھل وغیرہ خریدنے کی سکت نہ ہو۔

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کیا حقوق ہیں؟ اس کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزوں میں ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے:

١...... مسلمان جیسی چیز اپنے لیے پسند کرے ویسی ہی دوسرے مسلمان کے لیے بھی پسند کرے۔

نوٹ: حدیث مبارک میں ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوگا جب تک کے اپنے بھائی یا پڑوسی کے لیے ایسی چیز پسند نہ کرے جیسی اپنے لیے پسند

کرتا ہے (یعنی مؤمن کامل نہیں ہوگا)۔ شارح مسلم فرماتے ہیں: بعض دفعہ ایک چیز کسی کے مزاج کے موافق اور دوسرے کے مخالف ہوتی ہے، ایسی اشیاء اس حدیث کے عموم میں داخل نہیں ہوتیں نیز بعض اشیاء فی نفسہا مفید ہوتی ہیں لیکن اگر بعض اہل ثروت ان کو اپنے لحاظ سے ناکارہ قرار دے کر اپنے نوکروں کو دے دیں اور وہ چیزیں ان کے حق میں مفید ہوں تو وہ بھی اس حکم میں داخل نہیں۔ علاوہ ازیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ''امرنا رسول ﷺ ان ننزل الناس منازلھم'' حضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ہر شخص سے اس کی حیثیت اور مرتبہ کے لحاظ سے سلوک کریں۔

مثلاً اگر کوئی شخص امیر، تاجر، مہمان ہو تو اس کی مہمان نوازی اس کے رتبہ کے لحاظ سے کی جائے اور اگر ایک عام مزدور مہمان ہو تو اس کی مہمان نوازی اس کی حیثیت سے کی جائے، اسی طرح رشتہ داروں کے قرب و بعد اور دوستوں کے ساتھ تعلقات کی ترتیب کے لحاظ سے بھی سلوک میں حسب مراتب فرق ہوگا۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کے جو چیز فی نفسہ اپنی افادیت کو کھو چکی ہو جیسے پھل گل سڑ جائیں یا کھانا خراب ہو چکا ہو تو وہ نہ کسی کو دیا جائے یا کوئی چیز ہے تو عمدہ لیکن جس شخص کو دی جا رہی ہے اس کے رتبہ کے اعتبار سے مناسب نہیں جب کہ دینے والا بھی اس کا ہم رتبہ ہو یا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے لیے ناپسند کرتا ہو اس کا حکم دوسرے کو نہ دے لیکن یہاں بھی جانبین کے درمیان مساوات مراتب کی قید ملحوظ ہوگی۔

(حضرت علامہ غلام رسول سعیدی، شرح مسلم ج اول ص ١٤٣ مطبوعہ بار اول ١٤٠٢ھ)

٢...... ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ اپنے مال سے اور ہاتھ پاؤں اور زبان سے دوسرے مسلمان کی اعانت کرے اور اس کو فائدہ پہنچائے۔

٣...... کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جب اس کا کوئی مسلمان بھائی بھوک سے مر رہا ہو اور وہ پیٹ بھر کر کھاتا ہو۔

٤...... کسی مسلمان کے لیے یہ لائق نہیں ہے کہ وہ عمدہ لباس پہنے اور اس کا مسلمان بھائی تن چھپانے کے لیے کپڑے کا محتاج ہو۔

٥..... مسلمان کا مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی قسم پوری کرنے میں مدد کرے اور اس کی دعوت کو قبول کرے۔

٦..... بیمار پڑنے پر اس کی خبر گیری کرے اور فوت ہونے پر اس کی نماز جنازہ پڑھے۔

٧..... اگر اس کو معلوم ہو جائے کہ میرے مسلمان بھائی کو ایک چیز کی حاجت ہے تو اس کا فرض بنتا ہے کہ اس کے سوال کرنے سے پہلے ہی اس کی حاجت پوری کردے۔

طلاق کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاق کے متعلق سات باتیں یاد رکھنے کی ہیں:

١..... جس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہوں اس پر بیوی کو پورا مہر دینا لازم ہو جاتا ہے اور اگر بیوی کے ساتھ مجامعت نہیں کی ہے تو پھر آدھا مہر دینا لازم ہوگا۔

٢..... جس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہوں وہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک کسی دوسرے مرد سے نکاح نہیں کرتی اور پھر وہ دونوں میاں بیوی صحبت نہیں کرتے۔

٣..... اگر مرد نے اپنی بیوی سے کہا: تو تین طلاق والی ہے ان شاء اللہ اور ان شاء اللہ متصل کلام کے ساتھ کہا ہو تو عورت پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

٤..... اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے انکار کیا اور اس کا گواہ کوئی نہیں ہے اور وہ دونوں قاضی کے پاس مسئلہ اٹھالائے تو قاضی مرد سے قسم لے گا، سو اگر مرد نے قسم کھالی کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے تو بیوی کو چاہیے کہ اس شخص کو کوئی شے دے کر اپنی جان کا فدیہ ادا کردے اور خلع لے کر اس سے الگ ہو جائے حتیٰ کہ اگر اس کو اپنا سارا مال بھی دینا پڑے تو ایسا کر گزرے تا کہ شبہہ اور حرام میں مبتلا ہونے سے بچ سکے۔

٥..... اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے تین طلاقیں اگر تو فلاں کے گھر میں داخل

ہوئی پھر وہ عورت اس فلاں کے گھر کی سطح (چھت) پر چڑھی یا اس گھر کی دیوار پر چڑھی گھر میں داخل ہوئے بغیر تو اس کو طلاق ہوگئی۔

٦..... جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا: اگر تو گھر سے باہر گئی تو تجھے تین طلاقیں، عورت کو کوئی کام پیش آیا اور اسے شوہر کی وارننگ بالکل یاد نہیں ہے اور اس کو گھر سے باہر جانے کی حاجت اور ضرورت ہے تو اگر وہ گھر سے نکلے گی تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر ایسا ہوا کہ شوہر نے بیوی کو گھر سے باہر نکال دیا اور وہ اپنے امر کی مالک نہیں اور وہ مرد کے مجبور کرنے پر خود کو روکنے پر بالکل قادر نہیں ہے اور وہ باہر نکلنے پر بے بس اور مجبور ہے اور اب اگر وہ نکلتی ہے تو طلاق نہ ہوگی اور اگر مرد نے اس کو گھر سے نکالا مگر وہ قدرت رکھتی ہے کہ اگر وہ مرد کے مجبور کرنے کے باوجود چاہے تو گھر سے نہ نکلے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

٧..... جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے تین طلاقیں اگر تو نے اس گھر میں سکونت رکھی اور ٹھہری پس وہ اس وقت گھر سے نکلی اور نہ ہی اس نے اپنا سامان منتقل کیا تو اس کو تین طلاقیں پڑجائیں گی اور اگر وہ اسی گھڑی گھر سے ٹرانسفر ہوگئی اور اپنا سامان بھی دوسری جگہ منتقل کردیا تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اسی طرح مسئلہ کی صورت ہوگی جب کوئی شخص قسم کھاتا ہے کہ وہ اس گھر میں نہیں ٹھہرے گا۔

حلال اور حرام کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاق کے متعلق حلال اور حرام کی بحث میں سات باتیں یاد رکھنی ضروری ہیں:

١..... ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے: تو مجھ پر حرام ہے، یا اس نے کہا: ہر حلال چیز مجھ پر حرام ہے پس اگر اس سے اس کی نیت طلاق کی تھی تو طلاق ہوگئی اور پھر اگر تین طلاقوں کی اس نے نیت کی تھی تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور وہ عورت اس پر حرام ہوگئی اور اگر اس نے ایک طلاق کی نیت کی ہو تو ایک بائنہ طلاق پڑجائے گی

(اور وہ اپنے نفس کی مالکہ ہوگی)۔

٢......اگر مطلق طلاق کی نیت کی، تین کی ایک کی یا کسی تعداد کی نیت نہیں کی تو اس صورت میں ایک بائنہ طلاق واقع ہوگی۔

٣......اگر طلاق کی نیت نہیں کی اور قسم کی نیت کی ہو تو قسم کا کفارہ دے۔

٤......اگر طلاق اور قسم کسی کی نیت نہیں کی جھوٹ کی نیت کی تھی تو نہ طلاق ہوئی نہ قسم کا کفارہ لازم ہوا۔

٥......اس کی نیت کے بارے میں سوال کیا جائے سو اگر وہ کہے: میں غصہ میں تھا مجھے نہیں معلوم میری کیا نیت تھی تو اس کو کوئی جواب دیا جائے اور نہ اس کے لیے فتویٰ دیا جائے یہاں تک کہ وہ اپنی نیت بارے کوئی خبر دے۔

٦......اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تو اپنی عدت گزار اور اس سے اس نے تین طلاق کی نیت کی ہو تو اس کو ایک طلاق ہوگی۔

٧......اور اگر بیوی سے کہا: تو اپنی عدت گزار اور کہتا ہے کہ اس سے میری نیت طلاق دینا نہیں تھا تو قضاءً اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی (یعنی طلاق کا حکم دیا جائے گا) البتہ اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی ہے، یہ اس وقت ہے جب اس نے یہ الفاظ غصہ کی حالت میں نہ کہے ہوں۔

اسی مضمون کا ایک اور باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات صورتوں میں چودہ حکم ہیں، اگر اس سے طلاق کی نیت کرے تو طلاق اور اگر نہیں تو کچھ نہیں:

١......جب کوئی شخص اپنی عورت سے کہے: میں تجھ پر حرام ہوں اور تو مجھ پر حرام ہے۔

٢......مرد اپنی بیوی سے کہتا ہے: "انت حلیه سبتک"۔

٣......کوئی شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے: تو میری بیوی نہیں ہے یا کہے: تو جس سے چاہے شادی کر لے۔

٤......کوئی شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے: تو مجھ سے بَری ہے یا کہتا ہے: تو میری جناب (بارگاہ) سے باہر ہو جا۔

٥......کوئی شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے: تو اکیلی ہے یا کہتا ہے: میں نے تجھے آزاد کیا ہے۔

٦......کوئی مرد اپنی عورت سے کہتا ہے: تو مجھ پر ایسے ہے جیسے خون یا کہتا ہے: تو مجھ پر ایسے ہے جیسے مردار۔

٧......کوئی آدمی اپنی عورت سے کہتا ہے: تو مجھ پر ایسے ہے جیسے خنزیر کا گوشت یا کہتا ہے: تو مجھ پر ایسے ہے جیسے خمر (شراب)۔

ان مذکورہ بالا تمام صورتوں میں اگر اس نے طلاق دینے کی نیت کی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی پھر اگر تین طلاقوں کی نیت تھی تو تینوں واقع ہو جائیں گی اور اگر ایک کی نیت تھی تو ایک طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی۔

جن اوقات میں جماع اور ہم بستری کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات اوقات میں جماع کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے:

١......مہینے کے اول، وسط اور آخر میں جماع مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ ان تاریخوں میں جماع کرنے سے اولاد اور والدین کے دیوانہ ہونے، کوڑھی ہونے اور کند ذہن یا سودائی ہونے کا اندیشہ ہے۔

٢......ظہر کے وقت جماع کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے، اس وقت کی صحبت کے نتیجہ میں بچہ کانا اور بھینگا پیدا ہوتا ہے اور شیطان لعین کو کانا اور بھینگا شخص بہت پسند ہے۔

٣......اذان اور اقامت کے درمیان جماع کرنا ناپسندیدہ ہے، اس وقت کی صحبت سے پیدا ہونے والی اولاد بہت سفاک اور خون ریزی کرنے کی حریص ہوتی ہے۔

٤......پندرہ شعبان کی رات جماع کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ "فان فعل یکون ولده

مر آماًمیشوما ذاشامة فی شعره و وجهه''۔

٥......اس رات میں جماع کرنا جس رات مرد سفر میں جانے کو تیار ہو مکروہ اور ناپسندیدہ ہے کیونکہ اس سے بچہ سرکش ظالم اور اپنا مال ناجائز اور غلط جگہوں پر خرچ کرنے والا پیدا گا۔

٦......رات کی اول ساعت میں اور پہلے پہر میں جماع کرنا ناپسندیدہ ہے' اس سے بچے کے جادوگر، وحشی اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والا پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

٧......عیدین کی راتوں میں جماع کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے بچے کے چھ انگلیوں والا یا چار انگلیوں والا پیدا ہونے کا اندیشہ اور خدشہ ہوتا ہے۔

کن حالتوں میں جماع کرنا ممنوع ہے؟

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جماع میں سات کام حرام ہیں:

١......حالت حیض میں یا حالت نفاس میں جماع کرنا حرام ہے' ایسی حالت میں جماع کرنے سے حمل ٹھہر جائے تو اس سے کوڑھ زدہ' اللہ عزوجل' رسول اللہ ﷺ اور اہل بیت کا دشمن اور گستاخ بچہ پیدا ہونے کا ڈر اور اندیشہ ہے۔

٢......کھڑے ہو کر اپنی بیوی سے جماع نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ گدھوں کا طریقہ ہے اور اس سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ بستر پر پیشاب کرنے والی ہوتی ہے جیسے گدھا ہر جگہ پیشاب کر دیتا ہے۔

٣......جماع کرتے وقت باتیں نہیں کرنی چاہئیں کیونکہ اس سے گونگا بچہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

٤......جماع کے وقت بیوی کی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے کیونکہ ایسا کرنے سے بچے کا نابینا پیدا ہونے کا ڈر ہے۔

٥......مرد کو اپنی بیوی سے غیر عورت کی شہوت کے ساتھ جماع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے بچہ کے مخنّث (ہجڑا) ہونے کا اندیشہ ہے۔

٦......مرد کو چاہیے کہ اپنی بیوی سے جماع کرتے وقت اپنی سالی کے ساتھ شہوت کا تصور نہ کرے' اگر سالی پر شہوت آنے کے تصور سے بیوی سے صحبت کرے گا تو بچہ لڑاکا اور ظالم پیدا ہوگا اور اس کے ہاتھ پر بہت سے لوگوں کا قتل اور خون ہوگا۔

٧......جماع کے بعد خاوند اور بیوی دونوں ایک ہی کپڑے کے ساتھ شرمگاہوں کو صاف نہ کریں کیونکہ اس سے دونوں کے مابین عداوت اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔

عورت کی عدت کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں کی عدت کے متعلق سات چیزیں یاد رکھو:

١......جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اس کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے۔

٢......جس عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی ہو اس کی عدت تین مہینے اور اگر وہ حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔

٣......جس عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی ہو تو جب تک وہ عدت میں ہے اس کا نفقہ اور سکونت شوہر کے ذمہ ہے اور اگر شوہر فوت ہو گیا تو اس کے مال سے خرچ کیا جائے۔

٤......جس عورت کا خاوند غائب (لاپتا اور مفقود الخبر) ہو پھر اس کے مرنے یا طلاق دینے کی خبر آئی تو اس کی عدت اس دن سے شمار ہوگی جس دن خاوند مرا یا اس نے طلاق دی ہو اور اگر اس وقت عورت کے پاس خبر پہنچی کہ اس کے خاوند کی وفات ہو گئی ہے یا اس نے اسے طلاق دے دی ہے' جب وہ عدت گزار چکی ہے تو اب دوبارہ عدت نہیں گزارے گی۔

٥......ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی اور وہ ان عورتوں میں سے ہے جن کو حیض آتا ہے پس اس مطلقہ کو ایک حیض آیا یا دو حیض آئے پھر اس کو تیسرا حیض نہیں آیا تو اس کی عدت تین حیض سے ہی پوری ہوگی چاہے دس سال یا تمیں سال لگ جائیں الا یہ کہ وہ

سن ایاس (بڑھاپے) کو پہنچ جائے تو اس صورت میں اس کی عدت تین مہینے ہوگی۔

٦......ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دیں یا ایک طلاق دی پھر وہ فوت ہوگیا اور عورت ابھی عدت میں ہے تو اس کے ترکہ سے وارث ہوگی۔

٧......اگر طلاق یافتہ عورت یا بیوہ عورت نے عدت پوری ہونے سے پہلے شادی رچائی اور دونوں کے خاوندوں نے ان سے ہم بستری بھی کر لی، قاضی ان میں ایک عورت اور اس کے خاوند کے درمیان تفریق کرائے اور ہر ایک عورت پر دو دو عدتوں کا گزارنا لازم ہے پہلے خاوند کی بقیہ عدت پوری کریں اور دوسرے خاوند کی عدت تین حیض سے گزار دیں۔

عدت میں عورت کے لیے کون سی چیزیں حلال نہیں ہیں؟

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عدت کے دوران کسی بھی عورت کے لیے سات چیزیں حلال نہیں ہیں:

١......سر پر تیل لگانا

٢......خوشبو کا استعمال

٣......سرمہ لگانا

٤......خضاب لگانا

٥......رنگا ہوا کپڑا پہننا

٦......حج کرنے کے لیے جانا

٧......مجبوری کے بغیر خاوند کے گھر سے باہر نکلنا

ان مقامات کا بیان جہاں جماع کرنا منع ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات مقامات میں مرد اپنی بیوی سے

مجامعت نہ کرے۔

١......پھل دار درخت کے نیچے اور اگر کسی شخص نے پھل دار درخت کے نیچے اپنی بیوی سے صحبت کی اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بچہ کا فیصلہ کر دیا تو وہ بچہ ظالم اور جنگجو (دہشت گرد) شخص ہوگا۔

٢......عین سورج کے سامنے صحبت نہ کرے الا یہ کہ پردہ تان کر چھپ کر کریں تو ٹھیک ہے اور اگر کسی نے بغیر پردہ کے سورج کی دھوپ اور روشنی میں جماع کیا اور اللہ تعالیٰ نے اسی صحبت کے نتیجہ میں ان کے لیے ولد مقدر فرما دیا تو وہ بچہ مرنے تک ہمیشہ فقر و مسکنت اور غربت و ناداری میں مبتلا رہے گا۔

٣......مکان کی کھلی چھت پر مجامعت نہ کرے اگر کی اور اس مجامعت کے نتیجہ میں ان کے مقدر میں اللہ تعالیٰ نے لڑکا لکھ دیا تو وہ منافق ہوگا۔

٤......مسجد کی سطح پر مجامعت نہ کرے اور اگر کسی نے کی اور ان کے مقدر میں اللہ تعالیٰ نے اس صحبت کے نتیجہ میں لڑکا ہونا لکھ دیا تو وہ بدعتی ہوگا (مسجد کی چھت پر صحبت نہ کرے ورنہ اس سے بدعتی اولاد پیدا ہوگی)۔

٥......مسجد کے اندر جماع نہ کرے ورنہ لڑاکا اولاد پیدا ہوگی۔

٦......ایسی جگہ جماع نہ کرے جہاں کوئی دیکھ رہا ہو اگر چہ دودھ پیتا بچہ ہی سامنے ہو ورنہ اولاد بے حیاء اور بے شرم پیدا ہوگی، ان کی آنکھوں میں حیاء نہ ہوگی۔

٧......جماع کے وقت منہ قبلہ کی جانب نہ ہو ورنہ اولاد ریاکار اور شکی پیدا ہوگی۔

صحبت کے بابرکت اوقات کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات ٹائم میں جماع کرنا باعث برکت ہوتا ہے:

١......جو شخص پیر کی رات میں اپنی زوجہ سے صحبت کرے اور اس کے نتیجہ میں اگر اللہ تعالیٰ نے ان میاں بیوی کو بچہ نصیب فرمایا تو وہ قرآن مجید کا حافظ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی

طرف سے اپنے مقدر اور قسمت پر راضی اور خوش رہنے والا ہوگا۔

٢......جو شخص اپنی بیوی سے منگل کی رات میں صحبت کرے پھر اگر اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے مقدر میں بچے کا فیصلہ فرمادیا تو وہ بچہ عالم ہوگا اور اگر وہ مسلمان ہوا تو ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی گواہی کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو شہادت کی سعادت بھی نصیب فرمائے گا اور مشرکین کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کو عذاب نہیں دے گا اور وہ پاکیزہ صاف ستھرا رہنے والا، رحم دل، ہاتھ کا سخی، پاک زبان ہوگا، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی بات اور بہتان تراشی سے پاک وطاہر ہوگا۔

٣......جو شخص جمعرات کی شب اپنی بیوی سے صحبت کرے اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدر میں اگر کوئی بچہ عطا فرمانے کا فیصلہ فرمایا تو وہ حکیم یا عالم ہوگا۔

٤......جس شخص نے جمعرات کے دن سورج کے زوال کے وقت اپنی بیوی سے صحبت کی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدر میں بچہ فرمایا تو شیطان اس بچے کے قریب نہیں آسکے گا اور اللہ تعالیٰ دین اور دنیا میں سلامتی عطا فرمائے گا۔

٥......جس شخص نے جمعہ کی رات میں اپنی بیوی سے صحبت کی پھر اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بچے کا فیصلہ فرمایا تو وہ بچہ خطیب یا واعظ یا قوال (بُلارو) یا پیش قدمی کرنے والا (ایڈوانس آدمی) ہوگا۔

٦......جس شخص نے جمعہ کے دن زوال سے پہلے یا عصر کے بعد صحبت کی تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بیٹے کا فیصلہ کیا تو وہ مشہور ومعروف عالم ہوگا اور جس نے اپنی بیوی سے جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے جانے سے قبل صحبت کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بیٹا عطا فرمانے کا فیصلہ فرمادیا تو وہ نیک بخت عالم ہوگا اور اسے شہادت کی موت آئے گی (شہید ہوکر مرے گا)۔

٧......جس شخص نے جمعتہ المبارک کی شب عشاء کے بعد اپنی بیوی سے ہم بستری کی امید کی جاتی ہے اس کا بیٹا ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ کا ولی ہوگا جو مرتبہ ابدال پر فائز ہوگا۔

جن کاموں میں ضمان واجب ہے ان کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سات چیزوں میں ضمان لازم ہے:

١......جب کسی انسان نے ایک معین شہر تک کے لیے کرائے پر جانور لیا پھر اس شہر سے زیادہ مسافت پر اس جانور کو لے گیا اور وہ جانور زائد سفر کی وجہ سے زخمی ہوگیا تو اس پر ضمان (جرمانہ) لازم ہے۔

٢......ایک آدمی نے سواری کا جانور یا کوئی شئی اور کسی شخص سے مستعار عاریۃً لی پھر کسی شخص کو دی کہ مالک کو وہ چیز واپس کرآؤ اس سے وہ چیز ہلاک ہوگئی اور مستعار لینے والے پر ضمان لازم ہے۔

٣......اگر ایک انسان نے اپنی کوئی چیز دوسرے کے پاس ودیعت (امانت) رکھی اور اسے حکم دیا کہ وہ اس چیز کو اپنے گھر میں رکھ لے اور اس نے اپنے گھر رکھنے کی جگہ کسی دوسرے کے گھر رکھ دی اور وہ چیز ہلاک ہوگئی تو اس پر ضمان لازم آئے گا۔

٤......جب کسی شخص نے اپنا کپڑا دھوبی کو دھونے کے لیے دیا اور اس نے کپڑا اپھاڑ دیا یا جلادیا تو وہ کپڑے کے نقصان کا ضامن ہے۔

٥......ایک آدمی نے درزی کو سلائی کے لیے کپڑا دیا، اس نے کپڑے کو غلط جگہ سے قینچی سے کاٹ دیا یا پھاڑ دیا تو اس پر ضمان لازم ہے۔

٦......اگر کسی شخص نے لوگوں سے چرانے کے لیے اجرت پر بکریاں لیں اور ان میں سے ایک بکری گم ہوگئی تو اس پر ضمان لازم ہے۔

٧......ایک آدمی نے رنگریز کو کپڑا دیا تاکہ وہ سرخ یا سبز رنگ کردے، اس نے کالا رنگ یا پیلا رنگ کردیا تو اس پر ضمان لازم آئے گا۔

متفرق مسائل کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مقدرات شرع میں سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اندازہ تین عدد سے کم نہیں ہوسکتا:

١.....طلاق یافتہ عورت کی عدت تین حیضوں سے کم نہیں ہوگی اور اگر وہ حیض والی نہیں ہے تو اس کی عدت تین ماہ سے کم نہیں ہوگی۔

٢.....حیض کی مدت تین دن اور تین رات سے کم نہیں ہوتی۔

٣.....سفر شرعی تین دن کی مسافت سے کم نہیں ہوتی جو انیس یا تیس فرسخ کے برابر ہے۔

٤.....وتر کی نماز تین رکعات سے کم نہیں ہوتی۔

٥.....رکوع میں تین بار سے کم تسبیحات نہیں ہیں۔

٦.....سجدوں میں تسبیحات کی تعداد تین سے کم نہیں ہے

٧.....قسم کا کفارہ جب غلام آزاد کرنے، کھانا کھلانے اور کپڑے دینے کی ہمت نہ ہو تو پے در پے تین روزوں سے کم نہیں ہوگا۔

جفت چیزوں کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزیں ایسی ہیں جو دو سے کم ہوں تو معتبر اور لائق شمار نہیں ہیں:

١.....لونڈی کو اگر اس کا شوہر طلاق دے دے تو اس کی عدت دو حیضوں سے کم شمار نہیں ہوگی اور اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت ایک ماہ اور پندرہ دن سے کم شمار نہ ہوگی۔

٢.....مدت رضاعت (بچہ کو دودھ پلانے کی مدت) دو سال سے کم نہیں ہے۔

٣.....احکام اور نکاح میں گواہوں کی تعداد دو سے کم نہیں ہوتی۔

٤.....کفارہ قسم، کفارہ ظہار اور صدقہ فطر میں غلہ کی مقدار ہر مسکین کے لیے دو مد سے کم نہیں ہوگی۔

٥.....دو ضربوں سے کم کے ساتھ تیمّم نہیں ہوگا، ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب کہنیوں تک بازوؤں کے لیے ہوگی۔

٦.....اقامت صلوۃ دو مرتبہ سے کم نہیں ہوگی۔

٧.....نماز جنازہ میں دو سلاموں سے کم مقدار میں سلام نہیں ہوگا۔

جن چیزوں کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل سات اشیاء کو کھانے میں کوئی شرعی مضائقہ نہیں ہے:

١.....جب مرغی مرجائے اور اس کے شکم سے ایک یا زیادہ انڈے برآمد ہوں تو ان کو کھایا جا سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٢.....جب بکری کا بچہ مرجائے اور اس کے شکم سے انفحۃ (معدہ کا خاص حصہ) نکال کر پنیر بنانے کے لیے دودھ میں ڈال دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، جائز ہے۔

٣.....اگر اونٹنی (یا گائے اور بکری وغیرہ) مرگئی اور اس کے پیٹ سے زندہ (یا مردہ) حالت میں جنین (شکم کا بچہ) برآمد ہوا (ذبح کے بعد) اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ اس میں ہمارے اصحاب رحمہم اللہ تعالیٰ کا اختلاف ہے۔

٤.....عبارت محو ہے۔

٥.....اگر بکری، گائے یا اونٹنی مرگئی اور مردہ حالت میں ان کا دودھ دوہا تو اس کو پینا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٦.....بکری کے بچے کو اگر کتیا یا گدھی کے دودھ سے پالا گیا ہو تو اس بکری زادہ کو ذبح کر کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

٧.....اگر ایک شخص کی کبوتری ہو اور اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا کبوتر آیا اور ان کے ملاپ سے جو انڈے اور بچے حاصل ہوئے ان کے کھا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جن چیزوں کو کھانا جائز نہیں ہے

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حسب ذیل سات اشیاء کو کھانا جائز نہیں ہے:

١.....اگر دودھ میں حلمہ (سرپستان، چچڑے کا کیڑا) گر جائے تو اس دودھ کا استعمال جائز نہیں ہے۔

٢.....اگر دودھ میں مینگنیاں پڑ گئیں کہ جس سے دودھ کا ذائقہ یا اس کا رنگ متغیر ہو گیا تو اس دودھ کو نوش فرمانا اور ڈرنکنا جائز نہیں ہے۔

٣.....ہانڈی چولہے پر جوش مار رہی تھی کہ فضا سے ایک پرندہ گرا اور سیدھا ہنڈیا (یا دیگ میں آ رہا) اور فوراً گر کر پھٹ گیا تو اس ہنڈیا کا شوربا جائز نہیں ہے۔

٤.....ایک برتن میں کھانا رکھا تھا کہ کتا آ کر اس میں سے کچھ کھا گیا باقی ماندہ کھانا کھانے کے قابل نہیں رہا۔

نوٹ: اگر کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات بار دھویا جائے جب کہ پہلی بار مٹی سے مانجے فتویٰ اس پر ہے کہ اگر مٹی سے مانجے بنا بھی تین بار اچھی طرح سے دھو لیں تو برتن پاک ہو جاتا ہے۔

٥.....گندم کے ڈھیر (یا بھڑولے) میں بلی مر گئی اور پھر پھول کر پھٹ گئی یا اس کی چمڑی ادھڑ گئی تو اس گندم میں سے کھانا جائز نہیں (یعنی اس جگہ بلی مری ہے یہاں تک کہ گندم کو دھو لیا جائے)۔

٦.....اگر گھی یا تیل کی بوتل میں چوہیا گر گئی جس سے گھی یا تیل کا رنگ یا ذائقہ یا بو کوئی شئی متغیر ہو گئی تو نہ وہ گھی کھانا جائز ہے نہ ہی تیل (کھانا اور لگانا جائز ہے)۔

٧.....اگر ہانڈی میں چوہیا گر کر مر جائے تو اس ہنڈیا میں سے شوربا کو نہیں کھا سکتے البتہ بوٹیاں دھو لینے کے بعد (طبیعت مانے تو) کھانا جائز ہے۔

جن باتوں پر عمل کرنا حلال نہیں ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: حسب ذیل سات کام کرنے حلال نہیں ہیں:

١.....کسی عورت کے لیے نامحرم مرد کے ساتھ حج کے لیے جانا حلال نہیں ہے۔

٢.....کسی مرد کے لیے حلال نہیں ہے کہ نامحرم عورتوں کا قصد کرے یا ان کو حج پر اپنے ہمراہ لے کر جائے۔

٣.....کسی مرد کے لیے حلال نہیں کہ کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ خلوت کرے اور تنہائی میں ہو۔

٤.....کسی عورت کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی غیر محرم مرد کے ساتھ سفر پر جائے۔

٥.....جب ایک اجنبی عورت کسی مرد کے گھر داخل ہو اور اہل خانہ کو ایک بڑے برتن میں مل کر کھانا کھاتے ہوئے پائے اور صاحب خانہ اس اجنبی عورت کو کھانا کھانے کی دعوت دیتے ہوئے اور صلح مارتے ہوئے کہے: آئیے! ہمارے ساتھ کھانا کھائیے' اس عورت کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اسی برتن میں ان کے ساتھ کھانا کھائے' اس کے لیے ایسا جائز نہیں (البتہ الگ برتن میں ڈال کر پیش کریں تو کوئی مضائقہ نہیں ہو گا)۔

٦.....جب کوئی نامحرم مرد سفر سے آئے تو اس کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ کسی نامحرم عورت کے ساتھ معانقہ (گلے ملنا) کرے یا مصافحہ کرے (جیسے سفر کے علاوہ بھی کسی مرد کے لیے کسی عورت کو گلے ملنا یا اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں ہے)۔

٧.....کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ اپنے شوہر کے بیٹے کے ساتھ یا شوہر کے باپ (سسر) یا شوہر کے بھائی (دیور اور جیٹھ) کے ساتھ خلوت اور تنہائی میں بیٹھے اور ان مذکورہ بالا مردوں کے لیے اس عورت کے جسم یا بالوں پر نظر ڈالنا بھی حلال نہیں ہے۔

مکروہ باتوں کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سات چیزیں مکروہ ہیں:

١.....کسی مرد کے لیے گھر میں تنہا رات گزارنا مکروہ ہے۔

٢.....کسی شخص کے لیے تنہا سفر میں جانا مکروہ ہے۔

٣.....مکان کی سطح پر جس پر کوئی آڑ اور منڈیر وغیرہ نہ ہو رات کو سونا مکروہ ہے۔

٤.....عورت کا ایسی جگہ پر نماز پڑھنا جہاں مرد اس کو دیکھ سکیں مکروہ ہے۔

٥......عورت کے لیے حمام میں نہانے کے لیے جانا مکروہ ہے کیونکہ اس سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے، سوائے حیض ونفاس اور بیماری کے غسل کے۔

٦......عورت کے لیے بے پردہ مکان میں غسل کرنا اور نہانا مکروہ ہے کیونکہ عورت کا سارا بدن عورت ہے۔

٧......کسی شخص کے لیے بستر سے ننگے ہی اٹھ کھڑا ہونا یا کسی بستر کے علاوہ کسی بھی جگہ ہو برہنہ حالت میں کھڑے ہونا' چاہے اپنے مکان میں ہو چاہے دوسرے کے مکان میں مکروہ ہے البتہ نہانے کے لیے اگر غسل خانہ میں آدمی کھڑا ہوتا ہے تو یہ مکروہ نہیں ہے۔

مکروہ چیزوں کے بیان میں ایک اور باب

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سات اشیاء کا کھانا مکروہ ہے:

١......لہسن کھانا مکروہ ہے۔

٢......پیاز کھانا مکروہ ہے۔

٣......کُرّاث جنگلی پیاز کھانا مکروہ ہے' (گندنا) ایک بہت تیز بودار ترکاری ہے جس کی بعض قسمیں پیاز کے اور بعض لہسن کے مشابہ ہوتی ہیں' پتے چوڑے ٹکیہ کی طرح ہوتے ہیں' درمیان میں کلیوں کا گچھا سا ہوتا ہے۔ (دیکھئے معجم الوجیز ص ٥٣٠)

٤......مولی کھانا مکروہ ہے۔

ملاحظہ: اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس کو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''**من اکل الثوم والبصل والکراث فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتاذی مما تتاذی منه بنو آدم**'' جس نے لہسن' پیاز اور جنگلی پیاز کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان تکلیف (کراہت) محسوس کرتے ہیں۔

(مسلم رقم: ٨٠' النسائی ج ا ص ١١٦' الترمذی رقم: ٣٣٢١)

دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ''**من اکل من هذه**

الخضروات الثوم والبصل والکراث و الفجل فلا یقربن مسجدنا'' جس نے یہ ترکاریاں یعنی لہسن' پیاز' جنگلی پیاز اور مولی کھائیں تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ (طبرانی الاوسط والصغیر' الترغیب والترہیب ج ا ص ١٨٦)

٥......ضب (گوہ) سوسمار کھانا مکروہ (حرام) ہے۔

٦......یربوع (جنگلی چوہا) مکروہ ہے۔

٧......ضبع' بجو کا کھانا مکروہ (حرام) ہے۔

اگر مائع چیز میں چوہا گر کر مر گیا تو اس کا حکم کیا ہے

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سات چیزوں میں اگر چوہا گر کر مر جائے تو ان کو فاسد کر دے گا' ان اشیاء کا کھانا جائز نہ ہوگا:

١......اگر کھجور کے شیرے یا تیل کے برتن میں چوہا گر کر اس میں مر جائے تو اس شیرے اور تیل کا کھانا جائز نہیں ہے۔

٢......اگر سرکہ یا کھجوروں کی ڈگی یا ڈرم اور مرتبان وغیرہ میں چوہا گر کر اس میں مر جائے تو اس سرکہ یا کھجوروں کو کھانا جائز نہیں ہے۔

٣......اگر گھی کے مٹکے یا کنستر میں چوہا گر کر مر گیا ہو تو اس گھی کا کھانا ناجائز ہے الا یہ کہ وہ گھی اگر جما ہوا تھا تو پھر اس مردہ چوہے کے اردگرد کے گھی کو پھینک کر باقی گھی کھایا جا سکتا ہے۔

٤......اگر روغن یا سرکہ کے برتن میں چوہا گر کر مر جائے تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے لیکن اگر وہ آئل یا سرکہ جما ہوا ہو تو پھر چوہے کے اردگرد کے حصہ کو پھینک دیا جائے اور باقی کو کھایا جا سکتا ہے۔

٥......اگر شہد کے مٹکے یا مرتبان میں چوہا گر کر مر گیا تو اس شہد کا کھانا جائز نہیں ہے الا یہ کہ وہ شہد خوب جما ہوا ہو تو اس صورت میں اس کے اردگرد کا حصہ کھرچ کر پھینک دیا جائے اور باقی ماندہ کو کھا سکتے ہیں اور یہی حکم شیرہ کھجور کا بھی ہے۔

٦......اگر دودھ کے برتن میں چوہیا گر کر مر جائے تو اس دودھ کا پینا کسی صورت میں جائز نہ ہوگا۔

٧......اگر پانی کے گڑھے، ڈرم، ٹب یا گھڑے میں چوہیا گر کر مر جائے تو اس پانی کا پینا جائز ہے اور نہ ہی اس سے وضو کرنا۔

ذبح کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ذبح کے باب میں سات اوپر تین (٧+٣=١٠) باتیں یاد رکھنا ضروری ہیں:

١......جب اونٹ، گائے، بکری یا شکار کو ذبح کرنے کا ارادہ ہو تو اس کو قبلہ رخ لٹائیں' اس کی صورت یہ ہوگی کی جانور کا منہ قبلہ کی طرف کریں' اس کی پشت قبلہ کی طرف نہ ہو اور اگر کسی شخص نے جانور کو ذبح کرتے وقت اس کا رخ قبلہ کی طرف نہ کیا اور ذبح کر دیا تو جانور بہر حال حلال ہو جائے گا اور اس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

٢......ذبح کے وقت ''بسم اللہ' اللہ اکبر'' پڑھنا ضروری ہے لیکن اگر ذبح کرنے کی حالت میں آدمی ''بسم اللہ'' پڑھنا بھول جائے تو اس ذبح شدہ جانور کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرنے سے بھول گیا ہو تو اس میں سے کھالے جب کہ اس نے عمداً اور جان بوجھ کر ''بسم اللہ'' پڑھنے کو ترک نہ کیا ہو۔ (طبرانی الکبیر)

٣......ہر ایسے آلہ سے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے جو رگوں کو کاٹ دے مگر ہڈی' ناخن' سینگ اور دانت (جو الگ کیا ہوا نہ ہو) سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے (حدیث شریف میں ان چیزوں کے ساتھ ذبح کرنے کی ممانعت آتی ہے)۔

٤......ذبح کرتے وقت اگر جانور کا سر دفعۃً ایک ہی بار کٹ کرتن سے جدا ہو جائے تو اس جانور کا گوشت کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

٥......(سمجھ دار) بچہ اور عورت بھی اونٹ، گائے، بکری اور شکار ہر قسم کے حلال جانور ذبح

کر سکتے ہیں' بچہ اور عورت کے ذبح کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٦......چاروں اجناس کے جانوروں کو یہودی یا نصرانی (اہل کتاب) نے ذبح کیا ہو تو اس کا کھانا جائز ہے اور مجوسی (آتش پرست) کا ذبیحہ کھانا حلال نہیں ہے کیونکہ وہ مشرک ہے۔

٧......جب کسی نے مرغی یا پرندے کو گدی کی جانب سے ذبح کیا پھر اگر تو ذبح اول سے جانور کی جان نکلنے سے پہلے اس کی رگیں اور حلقوم (گلہ) کٹ جائیں تب تو اس کے کھانے میں حرج نہیں (لیکن اگر وہ رگیں اور گلہ کٹنے سے قبل ہی مر جائے تو پھر جانور حرام ہوگیا اس کو کھانا حلال نہیں ہے)۔

٨......جب آپ پرندے، بکری یا کسی اور جانور کو ذبح کرتے ہیں اور اس کا خون بہتا ہے اور نہ ہی وہ حرکت کرتا ہے تو اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

٩......اگر تمہارا اونٹ، بکری، گائے یا کوئی اور حلال جانور کنویں وغیرہ میں گر پڑے اور اس کو ذبح کرنے کی صورت نہ بنے تو اس کے پہلو میں' کوکھ میں یا بدن کے کسی بھی حصہ میں نیزہ گھونپ دینے سے اس کا خون بہہ کر جان نکل جائے تو وہ حلال ہو جاتا ہے' اس کو کھانا جائز ہے۔

١٠......اگر بھیڑیئے نے بکری کو پکڑا اور زخمی کر دیا یا اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا پس اگر تو وہ ذبح کی نوبت آنے سے پہلے مر گئی تو حرام ہوگئی اور اگر وہ مری نہیں ابھی زندہ ہے تو اس کو ذبح کر کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور بعض فقہاء نے فرمایا کہ اگر اس کو اپنی موت کا ڈر ہو (اور وہ بھیڑیئے سے زخمی بکری کو چھڑا نہیں سکتا) تو اس کے لیے حلال ہے مگر بہتر یہی ہے کہ نہ کھائے۔

سقط (ناتمام بچہ جو اپنی میعاد سے پہلے گر جائے) کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سقط (ناتمام بچہ) کی بابت سات باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں:

۱......اگر عورت علقہ یا مضغہ یعنی ابتدائی مراحل میں حمل گرا دیتی ہے جب کہ حمل نے ہنوز منجمد خون یا گوشت کے لوتھڑے کی شکل اختیار کی تھی اور بچہ کی خلقت واضح نہ ہوئی تھی اور ایسا حمل گرانے کے بعد تین دن خون آتا ہے تو یہ حیض کا خون شمار ہوگا نفاس کا نہیں۔

۲......اگر عورت نے ایسا کچا بچہ گرایا ہو کہ اس کی خلقت ظاہر ہو چکی تھی اور اس کے اعضاء و جوارح میں سے کسی عضو میں حرکت ہوئی یا اس نے اپنا منہ کھولا اور چیخ مار کر آواز نکالی تھی تو ان صورتوں میں بچے کو غسل دیا جائے گا' کفن پہنایا جائے گا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی' اس کا نام رکھا جائے گا' وہ ترکہ میں وارث ہوگا اور اگر مر گیا تو اس کے ترکہ کے دوسرے وارث ہوں گے لیکن اگر ان مذکورہ بالا علامات میں سے کوئی علامت زندگی نہ پائی گئی تو پھر مذکورہ احکام بھی اس پر لاگو نہیں ہوں گے لیکن اس کو کسی کپڑے میں لپیٹ کر (مسلمانوں) کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

۳......اگر کوئی عورت فوت ہو جائے اور اس کے شکم میں بچہ حرکت کرتا ہو تو اس کا پیٹ چیر کر (بذریعہ آپریشن) بچہ کو نکال لیا جائے گا۔

٤......اگر حاملہ عورت نے دوائی یا کوئی شئی پی کر حمل گرا دیا ہو تو اس پر ایک غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا واجب ہے۔

۵......اگر مرد نے اپنی بیوی کو چوٹ لگائی جس سے اس کا زندہ حالت میں بچہ گر گیا' بعد ازاں وہ بچہ مر گیا تو اس ضرب لگانے والے شخص پر بچہ ہلاک کرنے کی دیت ادا کرنا واجب ہے۔

٦......اگر عورت کو بچہ کی ولادت کی دشواری درپیش ہے اور وہ سخت تکلیف میں مبتلا ہے اور ایسی حالت میں اس کے پاس کوئی دایہ/ مڈوائف موجود نہیں ہے تو مرد کے لیے بچے کی پیدائش کے عمل کو اپنے ہاتھ سے انجام دینے میں مضائقہ نہیں ہے۔

۷......جب قیامت کا دن ہوگا تو سقط (نا تمام بچہ) کو کہا جائے گا کہ تو جنت میں چلا جا وہ کہے گا: میں اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک میرے ساتھ میرے

ماں باپ جنت میں داخل نہ ہوں۔

مٹی کھانے کے نقصانات

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مٹی کھانے کے سات نقصانات ہیں:

۱......حضور رحمۃ العالمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! مٹی نہ کھائیے گا کیونکہ اس سے پیٹ بڑھ جاتا ہے اور رنگ متغیر ہو جاتا ہے۔

نوٹ: دیلمی اور دار قطنی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: "**یا حمیراء لا تاکلی الطین فان فیه ثلاث خصال' یورث الداء و یعظم البطن و یصفر اللون**" اے حمیرا! مٹی نہ کھائیے گا کیونکہ اس میں تین آفتیں ہیں: مٹی کھانا بیماری پیدا کرتا ہے' اس سے توند نکل آتی ہے اور رنگت پیلی پڑ جاتی ہے۔

حافظ ابو نعیم نے روایت کیا ہے' حضرت عائشہ صدیقہ عفیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**یا عائشة لا تاکلی الطین فأنه یغیر اللون و یعظم البطن و یعین علی القتل**"۔ (اخباء اصبهان ج اص ۱۷٦) اے عائشہ! مٹی نہ کھانا کیونکہ یہ رنگ کو متغیر کر دیتی ہے' پیٹ کو بڑھا دیتی ہے اور ہلاکت کا سبب بنتی ہے۔

طبرانی میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "**من اکل الطین فکأنما اعان علی قتل نفسه**" جس شخص نے مٹی کھائی' اس نے گویا خودکشی کی ہے۔

نوٹ؛ امام بیہقی نے فرمایا کہ مٹی کھانے کے باب میں جس قدر احادیث وارد ہوئی ہیں تمام غیر صحیح ہیں۔ علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عدم صحت سے ان احادیث مبارکہ کے حسن یا ضعیف ہونے کی نفی لازم نہیں آتی۔

۲......حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مٹی کھانے والے شخص سے مٹی کھانے کی وجہ سے اس کے جسم کے رنگ میں جو کمی اور نقصان آیا ہے اس کا محاسبہ فرمائے گا۔

۳......حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مٹی کھانے والے اور بال نوچ کی گواہی جائز نہیں ہے۔

٤......حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''اکل الطین حرام'' مٹی کھانا حرام ہے۔

۵......حضرت محمد بن جعفر سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرد کو مٹی کھاتا دیکھا تو اس سے فرمایا: مٹی نہ کھایا کرو کیونکہ یہ مروت کو ختم کر دیتی ہے، آنکھیں اس سے پتھرا جاتی ہیں اور غیرت جاتی رہتی ہے۔

٦......حضرت عبداللہ بن عمر بن عزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: ''ثلاثة من انواع الجنون، اکل الطین والعبث باللحیة وقطع الاظفار بالسن'' تین کام سوداء اور دیوانہ پن کی علامت ہیں: مٹی کھانا، ڈاڑھی سے کھیلنا، دانتوں سے ناخنوں کو کاٹنا۔

۷......جس شخص نے مٹی کھائی اور جب فوت ہوا تو اس کے پیٹ میں کچھ مٹی تھی اس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جو انسانوں کا گوشت کھاتے ہیں (یعنی مٹی کھانا اتنا سخت حرام ہے جیسے چغلی کھانا یا حقیقتاً انسان کا گوشت کھانا)۔

قرض کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ سات چیزیں قرض دی جاتی ہیں، ان میں سے تین میں تو کوئی حرج نہیں ہے اور چار مکروہ ہیں:

۱......معلوم پیمانہ سے ناپ کر دودھ قرض دینے میں گناہ نہیں ہے۔

۲......وزن اور تول کے ساتھ روٹیاں قرض دینے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

۳......اون اور روئی (سوت) قرض دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

٤......پانی، قرض دین لین میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵......آگ کا قرض مکروہ ہے۔

٦......خمیر کا قرض مکروہ ہے۔

۷......چکی کا قرض مکروہ ہے۔

مردار کے کون سے اجزاء حلال ہیں؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مردار چار پایوں اور پرندوں کے سات اجزاء حلال (پاک) ہیں:

۱......مردہ پرندوں کے پَر (پاک ہوتے ہیں)۔

۲......(مردہ جانوروں کے) بال، اون اور ریشم (پاک ہیں)۔

۳......مردار کی کھال جب رنگ لی جائے۔

٤......سینگ

۵......ہڈیاں

٦......پٹھے

۷......مردہ جانور اور پرندہ کا دودھ، انڈے اور چھوٹے بچھڑے اور بکری کے بچے کے معدہ کا ٹکڑا جس کو ''الأنفحة'' کہتے ہیں پاک ہیں۔

منافقت کی نشانیاں

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سات چیزیں دل میں نفاق پیدا کر دیتی ہیں:

۱......جماعت کا ترک کرنا۔

۲......جمعۃ المبارک کا ترک کرنا۔

۳......بہت لمبی لمبی مونچھیں رکھنا۔

٤......جھوٹ بولنا۔

۵......گیت گانے، گانا سننا۔

٦......خیانت (بددیانتی اور کرپشن کرنا)۔

۷......عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرنا۔

کس کس کی دید عبادت ہے؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سات چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے:

١......قرآن مجید کو دیکھنا اوراس کا دیدار کرنا عبادت ہے۔

٢......بیت اللہ شریف (خانہ کعبہ) کو دیکھنا عبادت ہے۔

٣......چاہ زمزم کو دیکھنا عبادت ہے۔

٤......عالم کے چہرہ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔

٥......ماں اور باپ کی زیارت کرنا عبادت ہے۔

٦......اچھی بیوی کی دید عبادت ہے اوراسی طرح بیوی کے لیے شوہر کو دیکھنا عبادت کا درجہ رکھتا ہے لیکن ذرا اعتدال اور دانش سے ورنہ دانش کی طرح شکوہ کرتے ہوئے ہاتھ ملو گے کہ

آنکھوں کی تشنگی بجھانے کا شکریہ
لیکن تیرا جمال تو بینائی لے گیا

٧......دولشکروں کی طرف دیکھنا (یعنی جب مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں جنگ کے لیے آمنے سامنے ہوں اور معرکہ حق وباطل برپا ہو) عبادت ہے۔

حجامت (پچھنے لگوانے) کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حجامت (سینگی اور پچھنے لگوانے کے باب) میں دس باتوں کا یادرکھنا ضروری ہے:

١......حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: جس شخص کا پچھنے لگوانے کا ارادہ ہو اسے چاہیے کہ وہ چاند کی سترہ تاریخ ٗ انیس تاریخ اوراکیس تاریخ میں سے کسی ایک تاریخ کو پچھنے اور سنگیاں لگوائے۔

٢......حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ مہینہ کی سترہ تاریخ اور منگل کے دن میں پچھنے لگوانا سال بھر کی بیماری کا علاج ہے۔

(دیکھئے بیہقی ج ٩ ص ٣٤٠ ٗ الکامل لابن عدی ج ٢ ص ١٤٤)

٣......حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ہفتہ اور بدھ کے دن پچھنے نہ لگواؤ اوراگر کسی بیماری نے ایسا کیا پھر اس کو مرض (پھلبہری) کی بیماری لاحق ہوگئی تو وہ اپنے نفس کو ہی ملامت کرے اور کوسنے دے۔

٤......''كان النبی ﷺ يأمر يأمن بمحجمة على اليا نوخ''۔

٥......حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ نہار منہ، پچھنے لگواؤ کیونکہ اس سے عقل زیادہ ہو گی اور یاداشت بڑھے گی۔ایک روایت میں یہ ہے کہ گرمی میں شکم سیر ہو کر پچھنے لگواؤ اور سردی میں جب نہار منہ ہو (ہائی بلڈ پریشر والے کے لیے گرمی میں پچھنے لگوانا ہلاکت سے محفوظ رکھتا ہے)۔

٦......حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پچھنے لگوانے کی حالت میں جو شخص آیت الکرسی پڑھ لے تو اس کو اتنا فائدہ ہوگا جیسا کہ اس نے دوبار پچھنے لگوائے ہوں۔

٧......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: پچھنے لگوانے والے شخص کا اپنے نکلنے والے خون کی طرف دیکھنا اس کو آشوب چشم کے مرض اور وبا سے محفوظ رکھتا ہے۔

٨......اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی دواء پیدا فرمادی ہے، مثلاً یہ تین بیماریاں ہیں فساد خون/ فشار دم (٢) صفرا یا سوداء تلخی مزاج (٣) بلغم۔اب تینوں امراض کی دواء اور علاج اس طرح ہے کہ خون کی خرابی اور فساد کا علاج اور دواء حجامت یعنی پچھنے اور سینگی لگوانا ہے اور صفراء وسوداء تلخی مزاج کا علاج سیر، چہل قدمی اور واکنگ ہے اور بلغم کا علاج گرم پانی سے نہانا اور بھاپ لینا ہے۔

٩......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: پچھنے لگوانے والا شخص پہلے دن تو مریض کی طرح ہوتا ہے (زیادہ کمزوری اور نقاہت محسوس کرتا ہے) دوسرے دن جیسے علیل ہوتا ہے (کچھ نڈھال سا ہوتا ہے) تیسرے دن جیسے تندرست ہوتا ہے

(یعنی خون نکلنے کے بعد کمزوری محسوس ہو تو پریشان نہیں ہونا چاہئے آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا)۔

۱۰ ......ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے جمعۃ المبارک دن پچھنے لگوانے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ دن کے اول حصہ میں اور وہ بھی بالخصوص کمزور آدمی کے لیے مکروہ سمجھتا ہوں البتہ دن کے آخر میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

برکت والی چیزیں

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دس چیزیں گھر میں رکھنا باعث برکت ہے:

۱ ......بکری رکھنا

۲ ......ہاتھ والی چکی (دیسی ہینڈ گرینڈر)

۳ ......ماچس

٤ ......گھوڑا گھر میں رکھنا باعث برکت ہے۔

٥ ......زکوٰۃ ادا کرنا (گھر میں) برکت کا باعث ہے۔

٦ ......اناج کو ناپ تول کر حساب سے خرچ کرنا باعث برکت ہے۔

۷ ......کھانا کھانے سے پہلے وضو کرنا (ہاتھ دھونا، کلی کرنا) باعث برکت ہے۔

۸ ......گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا گھر میں برکت کا باعث ہوتا ہے۔

۹ ......سحری کھانا گھر بار میں برکت کا باعث ہے (کیونکہ اس میں سنت رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی ہے)۔

۱۰ ......گھر میں مل جل کر اکٹھے ثرید (شوربے میں روٹی بھگو کر) کھانا باعث برکت ہے۔

باعث لعنت (رحمت سے محرومی والے) کام

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بارہ شخص لعنتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہوتے ہیں:

۱ ......شراب پینے والا شخص لعنتی ہوتا ہے۔

۲ ......قوم لوط والا عمل کرنے والا شخص لعنتی ہوتا ہے۔

۳ ......کسی جانور اور چار پائے کے ساتھ بدفعلی کرنے والا لعنتی ہوتا ہے۔

٤ ......اپنی محرمات (وہ عورتیں جن کے ساتھ دائمی طور پر نکاح حرام ہے) میں سے کسی کے ساتھ بدکاری کا ارتکاب کرنے والا لعنتی ہوتا ہے۔

٥ ......اپنے ماں باپ کو گالی دینے والا شخص لعنتی ہوتا ہے۔

٦ ......نرد اور شطرنج کھیلنے والا لعنتی ہے۔

۷ ......اللہ تعالیٰ کے راستہ سے لوگوں کو روکنے والا لعنتی ہے۔

۸ ......سود کھانے والا لعنتی ہوتا ہے۔

۹ ......محلل لہ (جس کے لیے حلالہ کیا گیا) لعنتی ہے۔

۱۰ ......عورت اور اس کی بیٹی کو عقد میں اکٹھا کرنے والا لعنتی ہے یعنی ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا جن میں سے ایک کو مرد فرض کریں تو ان دونوں کا آپس میں نکاح حرام ہو، کوئی مرد ان کو اکٹھے اپنے نکاح میں نہیں لا سکتا۔

۱۱ ......کسی کی زمین غصب کرنے والا لعنتی ہے۔

مسواک کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مسواک کرنے سے دس فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۱ ......مسواک منہ کو پاک صاف کر دیتی ہے۔

۲ ......مسوڑے پاک صاف ہونے سے دانتوں کی جڑیں مضبوط رہتی ہیں اور جڑیں کھوکھلی نہ ہونے کی وجہ سے دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔

۳ ......داڑھوں کا درد نہیں ہوتا (اگر ہوتا تھا تو مسواک کرنے سے ختم ہو جاتا ہے)۔

٤ ......مسواک کرنے سے کمر درد اور کان درد ختم ہو جاتا ہے۔

٥......مسواک کرنے سے نگاہ تیز ہو جاتی ہے۔

٦......مسواک کرنے سے دانت پیلے اور بدصورت نہیں ہوتے نیز دانت ملتے نہیں۔

٧......مسواک کرنے سے سر درد (مرگی) سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔

٨......مسواک کرتے رہنے سے قوت سماعت بڑھ جاتی ہے (آدمی بہرہ نہیں ہوتا)۔

٩......مسواک کرنے سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

١٠......مسواک کرنے سے رب تعالیٰ راضی اور خوش ہوتا ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "السواک، مطهرة للفم مرضاة للرب" کہ مسواک منہ کو پاک کرنے والی ہے اور رب کی خوشنودی کا باعث ہے۔

(نسائی ج ا ص ٥٠، مسند احمد ج ٦ ص ٤٧، ابن خزیمہ رقم الحدیث: ١٣٥)

(دانتوں میں) خلال کرنے کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دس چیزوں کے ساتھ خلال کرنا کسی بھی شخص کے لیے موزوں نہیں ہے:

١......کرنجوہ (ایک جڑ دار بوٹی ہے) سے۔

٢......انار کی شاخ سے (یا انار کے چھلکے سے)۔

٣......گل ریحان (نازبو) کی شاخ سے۔

٤......قصب یعنی سرکنڈے، نرکل، بانس اور بید کی شاخ اور لکڑی سے۔

٥......طرفا (ایک درخت ہے) کی لکڑی سے۔

٦......آس دار چینی کے درخت کی شاخ یا چھلکے سے۔

٧......عفص (درخت مازو اور کستنا جس کے پتے کاسنی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اس کی لکڑی بہت سخت ہوتی ہے اور کسیلی بھی اس سے دانت چھلنے کا اندیشہ ہے) کی لکڑی سے خلال کرنا۔

٨......جھاڑو (جو صفائی میں استعمال ہو رہا ہو) کے تنکے سے خلال کرنا غیر مناسب ہے۔

٩......دھنیا کے تنکے اور ڈنٹھل سے خلال کرنا۔

١٠......گلاب کی ٹہنی سے خلال کرنا (کیونکہ یہ بھی بہت سخت ہوتی ہے)۔

تفصیل

١......جو شخص قَتّ (کرنجوہ) کی شاخ سے خلال کرتا ہے اس کی دعا قبول نہیں کی جاتی۔

٢......جو انار کی لکڑی سے خلال کرتا ہے اس پر رحمت نازل نہیں ہوگی۔

٣......جو ریحان (نازبو) کی شاخ سے خلال کرے اس کا ایک گناہ لکھ لیا جاتا ہے۔

٤......جو قصب (نرکل، سرکنڈا، بانس، بید) سے خلال کرے اس کو نسیان یعنی بھولنے کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

٥......طرفا درخت کی لکڑی سے خلال کرنے والے شخص کی عقل میں کمی ہوتی ہے۔

٦......آس سے خلال کرنے والے شخص میں دو عادتیں نمایاں ہوتی ہیں، ایک وہ کنجوس ہوتا ہے اور دوسرے وہ بد اخلاق ہوتا ہے۔

٧......جھاڑو کے تنکے سے خلال کرنے والے شخص کو فالج ہونے کا ڈر ہے۔

٨......عفص (مازو) درخت کی لکڑی سے خلال کرنے سے دانت کھوکھلے ہونے اور کیڑا لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس سے ماس خورہ کی بیماری لگ جاتی ہے۔

٩......دھنیا کے ڈنٹھل سے خلال کرنے والے شخص کو دل کا درد ہونے اور دماغ کا نقص لاحق ہونے کا خدشہ ہے۔

١٠......گلاب کی لکڑی سے خلال کرنے سے ڈاڑھ درد کا اور آسیب یعنی بھوت پری چمٹنے کا اندیشہ ہے۔

سنتوں کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دس چیزیں رسول اللہ ﷺ اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام اور خصوصاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں، اسی بارے میں اللہ

تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ. (البقرہ:۱۲۴)

اور جب ابراہیم علیہ السلام کو ان کے رب نے چند کلمات کے ذریعے آزمایا تو انہوں نے ان کو پورا کر دیا۔

سر سے تعلق رکھنے والی سنتوں کا بیان

۱ ...... چیر نکالنا / مانگ نکالنا

۲ ...... مسواک کرنا

۳ ...... مونچھیں کاٹنا

٤ ...... کلی کرنا

٥ ...... ناک صاف کرنا، سنکنا

جن سنتوں کا باقی جسم سے تعلق ہے

۱ ...... ناخن قلم کرنا

۲ ...... بغلوں کے بال دور کرنا

۳ ...... زیر ناف بال مونڈنا

٤ ...... استنجاء کرنا

٥ ...... ختنہ کرانا

سلام کرنے کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ سلام دس طریقے کا ہوتا ہے:

۱ ...... بادشاہ کو سلام کرنا سلام طاعت کہلاتا ہے۔

۲ ...... عالم کو سلام کرنا سلام توقیر کہلاتا ہے۔

۳ ...... والدین کو سلام کرنا سلام خدمت کہلاتا ہے۔

٤ ...... رشتہ داروں کو سلام کرنا سلام صلہ رحمی کہلاتا ہے۔

٥ ...... صاحب خانہ کو سلام کرنا برائے اطلاع ہوتا ہے۔

٦ ...... ضعیف اور کمزور کو سلام کرنا اس کے لیے امن کی ضمانت دینا ہوتا ہے۔

۷ ...... ظالم کو سلام کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے یعنی جب تم ظالم کو سلام کرتے ہو تو اس کو کہتے ہو اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں پر مطلع ہے۔

۸ ...... بچوں کو سلام کرنا ان کو تعلیم دینا اور ان کو سلام کے آداب سکھانا ہے۔

۹ ...... اہل قبور کو سلام کرنا ان کے حق میں دعا ہے۔

۱۰ ...... عامۃ المسلمین کو سلام کرنا ان کو امن اور سلامتی کی ضمانت فراہم کرنا ہے یعنی جب آپ کسی کو "السلام علیکم" کہتے ہو تو گویا یہ کہتے ہو کہ میں مسلم ہوں اور تم میری طرف سے سلامت اور محفوظ ہو۔

کس کا کس کو سلام کرنا افضل ہے؟

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (دس شخصوں کے لیے) دس شخصوں کو سلام کرنا افضل ہے:

۱ ...... اونٹ سوار گھوڑے پر سوار شخص کو سلام کرے۔

۲ ...... گھوڑا سوار، دراز گوش پر سوار کو سلام کرے۔

۳ ...... دراز گوش پر سوار شخص پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

٤ ...... جوتے پہن کر چلنے والا برہنہ پا چلنے والے کو سلام کرے۔

٥ ...... کھڑے ہوئے شخص کو چاہئے کہ بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔

٦ ...... چھوٹے کو چاہئے کہ بڑے کو سلام کرے۔

۷ ...... چھوٹی جماعت کو چاہئے کہ بڑی جماعت کو سلام کرے۔

۸ ...... اگر کچھ لوگ جماعت کے پاس سے گزریں اور ان میں سے کوئی ایک شخص سلام کر دے تو سب کی طرف سے سلام ہو جائے گا۔

۹......اگر پوری جماعت میں سے ایک آدمی سلام کا جواب دے دیتا ہے تو سب کی طرف سے جواب ہو جائے گا۔

۱۰......سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا فرض ہے۔

نوٹ: لیکن اس سنت کا ثواب فرض سے زیادہ ہے۔

کن لوگوں کو سلام کرنا نامناسب ہے

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دس افراد کو سلام کرنا مناسب نہیں ہے، ان میں سے تین افراد کو سلام کرنا منع ہے اور تین کو حرام ہے اور چار کو خلاف ادب ہے:

۱......مجوسی (آتش پرست مشرک) کو سلام نہ کرے۔

۲......نصرانی کو سلام نہ کرے۔

۳......یہودی کو سلام نہ کرے کیونکہ اس کے لیے ممانعت وارد ہے۔

٤......شطرنج اور نردشیر کھیلنے والوں کو سلام نہ کرے۔

٥......ندارد (یعنی اصل کتاب سے محو ہے)۔

٦......مزامیر اور دوسرے (ناجائز ساز) بجانے والوں کے پاس مجمع لگا ہو تو ان کو سلام نہ کرے کیونکہ یہ لائق احترام نہیں ہیں۔

۷......جوان عورتوں کو سلام نہ کرے۔

۸......مجلس علم میں آئے اور عالم صاحب وعظ کہنے اور علمی گفتگو میں مشغول ہوں تو اس وقت سلام نہ کرے۔

۹......نماز پڑھتے ہوئے لوگوں کو سلام نہ کرے۔

۱۰......کوئی شخص ایسے وقت مسجد میں آتا ہے جب مؤذن نے اقامت پڑھنی شروع کر دی ہے تو سلام نہ کرے کیونکہ اس وقت لوگ اقامت کے جواب میں دعائیہ کلمات ادا کرنے میں مشغول ہوتے ہیں اور سلام سے ان کی دعا کا قطع کرنا لازم آئے گا۔

سلام کے مناقب (فضائل) کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سلام کی دس فضیلتیں اور درجات ہیں:

۱......سلام اللہ تعالیٰ کے اسم سے مشتق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک اسم مبارک ''السلام'' بھی ہے۔

۲......سلام مسلمان کی جان کے لیے سلامتی ہے۔

۳......سلام آسمان والوں اور زمین والوں کی دعائے سلامتی ہے۔

٤......سلام کرنے سے تکبر اور اکڑ ختم ہو جاتے ہیں۔

٥......سلام مسلمانوں کے لیے نور اور برکت ہے۔

٦......سلام کرنے سے سینوں سے کینہ اور دشمنی نکل جاتی ہے۔

۷......سلام کرنا نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے۔

۸......سلام کرنے والا شخص جب ''السلام علیکم'' کہتا ہے تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہے۔

۹......جو ''السلام علیکم و رحمة الله'' کہتا ہے، اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۱۰......جب کوئی کہتا ہے: ''علیک السلام ورحمة الله و برکاته'' تو اس کے لیے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جب ''وعلیک السلام ورحمة الله وبرکاته'' کہتا ہے تو بھی تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

اہل السنّت والجماعت کی نشانیاں

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ جس میں دس خصلتیں موجود ہوں وہ اہل السنّت والجماعت ہے:

۱......(اہل سنت وہ ہوتا ہے) جو جماعت کو نہیں چھوڑتا۔

۲......حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: (اہل سنت و جماعت) میرے صحابہ کرام علیہم

الرضوان کو گالی نہیں دیتے۔

۳......اہل سنت و جماعت وہ ہیں جو میری اس امت کے خلاف تلوار لے کر نہیں نکلتے (مسلح بغاوت نہیں کریں گے)۔

٤......جو تقدیر کو جھٹلانے والے نہیں ہوتے۔

٥......جو ایمان میں شک نہیں کرتے۔

٦......جو دین میں جھگڑا نہیں کرتے۔

۷......اہل قبلہ میں سے کسی فوت شدہ پر نماز جنازہ کو ترک نہیں کرتے۔

۸......سفر اور حضر میں مسح علی الخفین کے (بر سبیل انکار) تارک نہیں ہوتے۔

۹......کسی بر (نیک) اور فاجر کے پیچھے (بھی) جمعہ ترک نہیں کرتے۔

۱۰......اہل سنت و جماعت کی علامت یہ بھی ہے کہ وہ اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے اگر چہ وہ لوگ کبیرہ کے مرتکب ہی کیوں نہ ہوں سو جس شخص نے ان خصال میں سے کوئی ایک خصلت بھی چھوڑی اس نے سنت اور جماعت کی مخالفت کی ہے۔

جہنم کے پل کو عبور کرنے کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: روایت ہے کہ پل صراط پر سات مقامات پر ناکہ بندی ہوگی یعنی پل صراط کی کراسنگ کے دوران میں سات چیک پوسٹیں آتی ہیں۔

۱......پہلے ناکے/یا چیک پوسٹ پر مخلوق کو روک کر ان سے ایمان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر جواب مکمل ہوا تو دوسرے ناکہ (چوکی نمبر۲) کی طرف جانے کی اجازت ہو جائے گی۔

۲......اور ناکہ نمبر۲ پر روکا جائے گا اور نماز کے متعلق پوچھا جائے گا اور کاغذات مکمل ہوئے تو آگے جانے دیا جائے گا۔

۳......اور ناکہ نمبر۳ پر روک لیا جائے گا جہاں زکوٰۃ کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اگر

حساب کلئیر ہوا تو آگے جانے دیا جائے گا۔

٤......پھر ناکہ نمبر۴ پر روک لیا جائے گا اور وہاں روزوں کے متعلق ڈی بریفنگ ہوگی۔ اگر کاغذات درست پائے گئے تو پیش رفت کی اجازت مل جائے گی۔

٥......پھر ناکہ نمبر۵ پر بریک لگے گی اور اس چیک پوسٹ پر حج کے متعلق انٹرویو کیا جائے گا۔ اگر جواب درست ہوا تو آگے گزرنے کی اجازت مل جائے گی۔

٦......پھر ناکہ نمبر۶ پر روک لیا جائے گا اور غسل جنابت (ناپاکی کا غسل) کی بابت استفسار ہوگا۔ اگر دامن پاک ہوا تو آگے کے لیے کراسنگ سگنل مل جائے گا۔

۷......پھر ناکہ نمبر۷ پر روک تھام ہوگی اور امامت کے متعلق سوال جواب ہوں گے۔ اگر صحیح اور مکمل جواب دے دیئے تو جنت کی طرف جانے کا راستہ ہموار ہو جائے گا۔

امام ابو الطیب حمدان بن حمدویہ طرسوسی رحمہ اللہ تعالیٰ کی رباعیات

مسائل رباعیہ کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: چار چیزیں چار چیزوں کے بغیر جائز نہیں ہوتیں:

۱......نکاح، ولی کی اجازت، دو گواہوں کی گواہی اور میاں بیوی کی رضامندی کے بغیر جائز نہیں ہوتا۔

۲......نماز جمعہ کا قیام امام، صاحب سلطنت یا بادشاہ کے مجاز کے بغیر جائز نہیں ہے۔

۳......تیمّم نیت کے بغیر جائز نہیں ہوتا۔

٤......ہدیہ اور ہبہ کردہ چیز کو جب تک فارغ نہ کر دیا جائے اور اس کا قبضہ نہ دے دیا جائے جائز نہیں ہوگا۔

(اور باب) دوسری رباعی

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چار چیزیں چار سے کم نہیں ہوں گی:

۱......ایلاء کا وقت چار ماہ سے کم نہیں ہوگا۔

۲......لعان کے گواہ چار سے کم نہیں ہو سکتے۔

۳......زنا کے گواہ چار (مردوں) سے کم نہیں ہو سکتے۔

٤......صاع کا وزن چار امنان سے کم نہیں ہوتا۔

تیسری رباعی

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لڑکی کا بالغ ہونا چار طریق سے معلوم ہوتا ہے:

۱......احتلام ہو

۲......حیض آجائے

۳......حمل ٹھہر جائے

٤......جب پندرہ برس کی ہوجائے

بعض علماء بیان کرتے ہیں کہ عورتوں کے لیے چار مراحل حیاء والے ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ وہ بالغ ہوتی ہیں۔

۱......جب اسے احتلام ہو (تو ایک مرحلہ حیاء سے گزر گئی ہے)۔

۲......جب ماہواری آنا شروع ہوجائے تو وہ دوسرے مرحلہ حیاء سے گزرتی ہے۔

۳......اور جب مرد اس سے ہم بستری کرلے تو تیسرا حیاء کا مرحلہ بھی گزر گیا ہے۔

٤......اگر بدکار ہوجائے تو نعوذ باللہ بالکل بے حیاء ہوگئی اور گئی گزری ہوگئی۔

رباعی نمبر ٤

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (نکاح میں) کنواری لڑکی کی رضا مندی

چار طریق سے معلوم ہوتی ہے:

۱......سکوت ؎ خاموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری اور

؎ خاموشی کلام کر رہی ہے
جذبات کی مہر ہے سخن پر

۲......آنسو/گریہ

۳......مسکراہٹ

٤......کلام

رباعی نمبر ٥

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: چار افراد کی دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوتی

۱......مجنون (دیوانہ) کی طلاق۔

۲......بچے کی طلاق۔

۳......سوئے ہوئے شخص کی طلاق۔

٤......مجبور کردہ شخص کی دی ہوئی طلاق (مگر صحیح یہ ہے کہ جبری طلاق ہو جاتی ہے)۔

رباعی نمبر ٦

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: نشہ والے شخص سے چار باتیں صادر ہوں تو ان کو جائز قرار نہیں دیا جاتا:

۱......نکاح/ایجاب وقبول۔

۲......خرید وفرخت/سودا کرنا۔

۳......غلام کو آزاد کرنا۔

٤......طلاق دینا۔

رباعی نمبر ۷

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے ڈالتا ہے اور وہ عورت چاہتی ہے کہ کسی اور شخص سے نکاح کروں تا کہ پہلے شوہر کے لیے (اس کے ساتھ صحبت اور پھر طلاق وعدت کے بعد) حلال ہو جاؤں تو اس عورت کو مندرجہ ذیل چار مردوں میں سے کسی سے نکاح کرنا اس مقصد کے لیے جائز نہ ہوگا:

١ ...... عنین (جو میڈیکلی اَن فٹ اور نان مین ہو)

٢ ...... خصی مرد

٣ ...... مجبوب (سلسلہ بُریدہ)

٤ ...... ایسا بوڑھا شخص جو جماع کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔

رباعی نمبر ۸

اور اگر موصوفہ حسب ذیل چار مردوں میں سے کسی سے نکاح کرتی ہے اور ازدواجی عمل سے گزر جاتی ہے اور وہ طلاق دے دیتا ہے تو عدت کے بعد تو وہ پہلے شوہر کی طرف رجوع برائے نکاحِ جدید کرسکتی ہے۔

١ ...... نابینا مرد

٢ ...... غلام

٣ ...... مجنون (دیوانہ)

٤ ...... بوڑھا مرد جو جماع پر قادر ہو

اکراہ (جبر) کا بیان

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اکراہ (جبر) چار قسم کا ہوتا ہے:

١ ...... دھمکی دینا

٢ ...... مارنا پیٹنا

٣ ...... بیڑیاں پہنانا

٤ ...... حبس بے جا میں رکھنا اور جیل میں ڈالنا

عورتوں کے متعلق ایک اور باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چار باتیں عورتوں پر لازم نہیں ہوتیں:

١ ...... عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے (اِلاّ یہ کہ نفیر عام ہو)۔

٢ ...... عورتوں پر جمعہ فرض نہیں ہے۔

٣ ...... عورتوں پر مردوں کی طرح جہراً اذان کہنا فرض نہیں ہے۔

٤ ...... عورتوں پر جنازہ میں شریک ہونا فرض نہیں ہے۔

اور باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جن کی مقدار پندرہ سے کم نہیں ہوگی:

١ ...... دو حیضوں کے درمیان طہر (پاکی) کی مدت پندرہ ایام سے کم نہیں ہوگی۔

٢ ...... کوئی مسافر پندرہ ایام سے کم مدت کی نیت کے ساتھ مقیم نہیں بنے گا۔

٣ ...... جب خواب میں احتلام نہ ہو تو بچے کے بالغ ہونے کی مدت پندرہ سال سے کم معتبر نہ ہوگی۔

٤ ...... دن اور رات میں سنتوں کی نماز وتر سمیت پندرہ رکعت سے کم نہیں ہے۔

باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عمل چار ہی ہیں:

١ ...... نماز جو دین کا ستون ہے۔

٢ ...... زکوٰۃ جو دین کا (دوسرا) ستون ہے۔

٣ ...... اخلاص جو دین کا (تیسرا) ستون ہے۔

٤.....تقویٰ جو دین کا (چوتھا) ستون ہے۔

باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس گھر میں یہ چار چیزیں موجود ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے:

١.....کُتا

٢.....ہیجڑا

٣.....جنبی آدمی (جس پر غسل واجب ہو)

٤.....تصویر

نوٹ: شکاری کتا اور رکھوالی والا کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔

باب

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل کام کرنے کسی انسان کو زیب نہیں دیتے' ایسی حرکت کرنا ناجائز ہے۔

١.....مساجد میں تھوکنا۔

٢.....اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کے چہرے پر یا چہرے کی طرف منہ کر کے تھوکنا۔

٣.....اللہ تعالیٰ کے نامِ پاک کو تھوک سے مٹانا۔

کتاب الفرائض

(میت کی وراثت اور ترکہ کی تقسیم کا بیان)

مصنف ابو الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دس شخص وارث ہوتے ہیں:

١.....باپ

٢.....ماں

٣.....دادا

٤.....جدہ/ دادی/ نانی

٥.....بیٹی

٦.....پوتی

٧.....اخیافی بھائی/ ماں جایا بھائی

٨.....بہن

٩.....بیوی

١٠.....شوہر

مذکورہ بالا وارثوں کو میت کے ترکہ سے ملنے والے حِصَص کی تفصیل

١.....باپ کو فرض حصہ ٦/١ ملتا ہے اور اس کا کوئی حاجب نہیں ہوتا۔

٢.....ماں کا فرض مقرر حصہ ٣/١ ہوتا ہے اور اگر بیٹا یا پوتا ساتھ ہو یا بہن بھائی ساتھ ہوں تو اس صورت میں ٦/١ ہوگا اور میاں بیوی میں سے کسی ایک کے موجود ہونے کی صورت میں احدالزوجین کا حصہ نکالنے کے بعد باقی ماندہ میں سے ٣/١ ماں کو ملتا ہے۔

٣.....دادا کا مقررہ حصہ وہی ہے جو باپ کا' باپ موجود نہ ہو تو' ورنہ محروم۔

٤.....دادی کا فرض (مقررہ) حصہ ٦/١ ہے ماں نہ ہو تو' ورنہ محروم۔

٥.....بیٹی ایک ہو تو اس کو آدھا ترکہ ملتا ہے اگر زیادہ ہوں تو دو تہائی ملے گا اور اگر ان بیٹیوں کے ساتھ بیٹا بھی ہو تو ایک لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملتا ہے۔

٦.....بیٹیاں نہ ہوں تو پوتیاں ان کی جگہ ہوتی ہیں۔

٧.....اخیافی (ماں شریک بھائی) ایک ہی ہو تو اس کا حصہ ٦/١ مقرر ہے' جب ایک سے زائد ہوں تو پھر ٣/١ ہے اور اخیافی بہن بھائیوں کو باپ' دادا' بیٹے اور پوتے یعنی چار اشخاص کے ہوتے ہوئے وراثت سے حصہ نہیں ملتا۔

٨...... حقیقی بہن اور علاّتی (یعنی باپ شریک بہن) جب اکیلی ہو تو اس کو ترکہ میں سے نصف (یعنی ۱/۲) ملتا ہے۔ اگر ایک سے زائد ہوں تو اس صورت میں انہیں دو تہائی (یعنی ۲/۳) ملتا ہے اور ان کے حاجب چار اشخاص ہیں: باپ، دادا (دادا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حاجب ہے، جب کہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک دادا حاجب نہیں ہے بلکہ مقاسمہ کیا جائے گا)، تیسرا بیٹا اور چوتھا پوتا حاجب ہے۔

٩...... شوہر کا حصہ اگر اولاد نہ ہو تو نصف یعنی ۱/۲ ہوتا ہے اور اگر اولاد ہو تو پھر چوتھا یعنی ۱/۴ حصہ ہوگا۔

١٠...... بیوی کا حصہ ۱/۴ ہے اگر اولاد نہ ہو اور اگر اولاد ہے تو پھر ۱/۸ ہوگا۔

عصبات کے حصص کا بیان

مصنف ابوالطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عصبات چودہ ہیں:

١...... بیٹا

٢...... پوتا

٣...... باپ

٤...... دادا

٥...... حقیقی بھائی

٦...... علاّتی بھائی (یعنی باپ شریک بھائی)

٧...... حقیقی بھائی کا بیٹا

٨...... علاّتی بھائی کا بیٹا

٩...... حقیقی چچا/تایا

١٠...... علاّتی چچا

١١...... حقیقی چچا کا بیٹا

١٢...... علاّتی چچا کا بیٹا

١٣...... مولیٰ عتاقہ (یعنی وہ آقا جس نے اپنے غلام کو آزاد کیا تھا)

١٤...... مولائے موالات

اور عصبات کے بعد ذوی الارحام رشتہ داروں کا وراثت سے حصہ پانے کا نمبر آتا ہے، اسی ترتیب سے جس کا ذکر عصبات کے باب میں ہوا ہے جب ان میں سے کوئی وارث موجود نہ ہو۔

واللّٰہ سبحانہ وتعالٰی اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

تمت السباعیات بحمد اللّٰہ وعونہٖ وحسن توفیقہٖ.

اللہ پاک و برتر ہی حق اور درست بات کو زیادہ جاننے والا ہے اور اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور وہی تعریف کے لائق ہے کہ اس کی مدد اور حسن توفیق عطا فرمانے پر ''سباعیات'' کتاب مکمل ہوئی ہے۔

وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ وسلم بعدد کل حرف جری بہ القلم الی یوم الدین والحمد للّٰہ رب العالمین.

اور درود و سلام ہوں ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر اور آپ کی آل پاک اور تمام صحابہ کرام پر قیامت تک قلم سے لکھے جانے والے حروف کی تعداد کے مطابق اور ہم اس توفیق بخشی پر تمام جہانوں کے مالک اور پروردگار کی تعریف کرتے اور شکر ادا کرتے ہیں۔

۞۞۞۞۞

شرح صحیح مسلم (۷ جلد) اور تفسیر تبیان القرآن (۱۲ جلد) کی عالمگیر مقبولیت اور
شاندار پذیرائی کے بعد علامہ غلام رسول سعیدی دامت فیوضہم کا ایک اور
عظیم تخلیقی شاہکار
نعمۃ الباری
فی
شرح صحیح البخاری
جس کی تصنیف پر کام کا آغاز ہو چکا ہے
چند خصوصیات
☆ مروج اُردو زبان میں تمام احادیث کا آسان اور عام فہم ترجمہ،
☆ متقدمین کی شروح کی روشنی میں احادیث کی واضح تشریح،
☆ اُصولِ حدیث کے مطابق احادیث کی فنی تحقیق،
☆ ائمہ اربعہ کی اُمہات کتب سے ان کے مذاہب مع دلائل اور فقہ حنفی کی ترجیح،
☆ اختلافی مسائل پر مہذب علمی گفتگو
☆ مسائلِ حاضرہ اور تازہ ایجادات کے متعلق اسلام کا نقطۂ نظر،
☆ "شرح صحیح مسلم" میں جن احادیث کی مفصل شرح کی جا چکی ہے ان کا حوالہ دے دیا ہے اور اُن کی مختصر شرح کی گئی ہے،
☆ صحیح بخاری کی جن احادیث کی شرح "شرح صحیح مسلم" میں کم کی گئی ہے یا جو احادیث صحیح مسلم میں نہیں ہیں ان کی مفصل شرح کی گئی ہے،
☆ صحیح بخاری کی ہر حدیث کی مفصل تخریج اور باب کے عنوان کی حدیث سے مطابقت واضح کی گئی ہے،
☆ صحیح بخاری کی مکرر احادیث کا صرف ترجمہ کیا گیا ہے اور جہاں اس کی شرح کی گئی ہے، اس حدیث کا نمبر دیا گیا ہے،
☆ کتاب کے ابتداء میں ایک مقدمہ ہے جس میں حجیتِ حدیث اور اصطلاحاتِ حدیث کا مفصل ذکر ہے۔
پیش کش: فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور
فون: 092-42-7312173
فیکس: 092-42-7224899
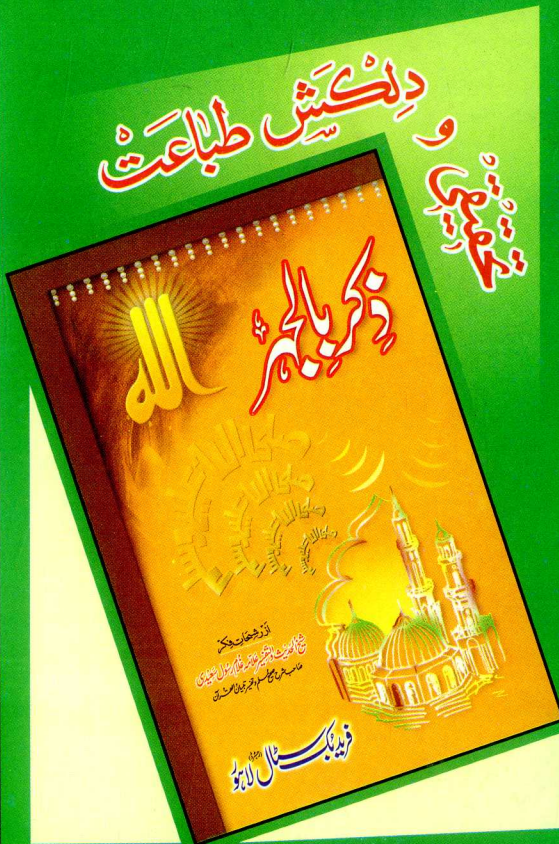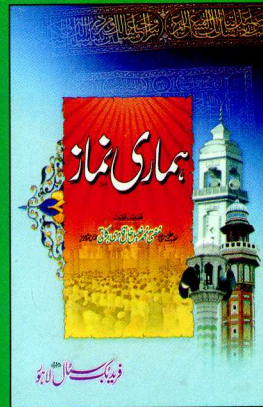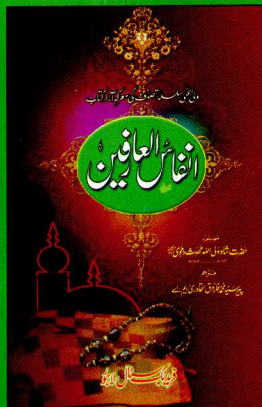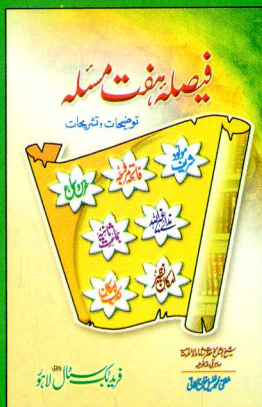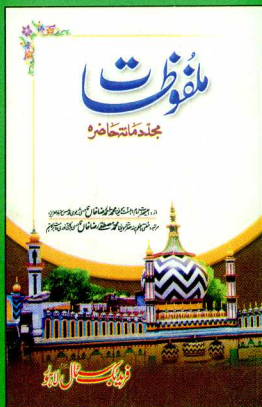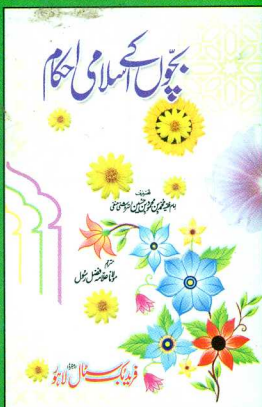
E-mail:info@faridbookstall.com
Web Site: www.faridbookstall.com